کنوز الاسرار

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

كنوزالاسرار

یکے از تصنیفات

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیرالدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دانشگاہ خانۂ حکمت پاکستان
INSTITUTE FOR SPIRITUAL WISDOM (I.S.W.) U.S.A.
www.monoreality.org

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISBN 190344023-8

Published by:
International Book House Gilgit

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	مُناجات بدرگاہِ حضرتِ قاضیُ الحاجات	ک
۲	اللہ تبارک وتعالیٰ کے زندہ اسمِ اعظم میں جملہ اسماء جمع ہیں	م
۳	کَنزُالاَسرار۔ قسط۔۱	۱
۴	" " " قسط۔۲	۳
۵	کَنزُالاَسرار۔ قسط۔۳	۵
۶	" " " قسط۔۴	۷
۷	کَنزُالاَسرار۔ قسط۔۵	۹
۸	" " " قسط۔۶	۱۱
۹	کَنزُالاَسرار۔ قسط۔۷	۱۳
۱۰	" " " قسط۔۸	۱۴
۱۱	کَنزُالاَسرار۔ قسط۔۹	۱۶
۱۲	" " " قسط۔۱۰	۱۸
۱۳	کَنزُالاَسرار۔ قسط۔۱۱	۲۰
۱۴	" " " قسط۔۱۲	۲۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۱۳	۲۴
۱۶	" " " قِسط۔ ۱۴	۲۶
۱۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۱۵	۲۸
۱۸	" " " قِسط۔ ۱۶	۳۰
۱۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۱۷	۳۲
۲۰	" " " قِسط۔ ۱۸	۳۴
۲۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۱۹	۳۶
۲۲	" " " قِسط۔ ۲۰	۳۸
۲۳	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۲۱	۴۰
۲۴	" " " قِسط۔ ۲۲	۴۲
۲۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۲۳	۴۴
۲۶	" " " قِسط۔ ۲۴	۴۶
۲۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۲۵	۴۸
۲۸	" " " قِسط۔ ۲۶	۵۰
۲۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۲۷	۵۲
۳۰	" " " قِسط۔ ۲۸	۵۴
۳۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۲۹	۵۶
۳۲	" " " قِسط۔ ۳۰	۵۸

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۳	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۳۱	۶۰
۳۴	" " " قِسط۔ ۳۲	۶۲
۳۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۳۳	۶۳
۳۶	" " " قِسط۔ ۳۴	۶۵
۳۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۳۵	۶۷
۳۸	" " " قِسط۔ ۳۶	۶۹
۳۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۳۷	۷۱
۴۰	" " " قِسط۔ ۳۸	۷۳
۴۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۳۹	۷۵
۴۲	" " " قِسط۔ ۴۰	۷۶
۴۳	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۴۱	۷۸
۴۴	" " " قِسط۔ ۴۲	۸۰
۴۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۴۳	۸۲
۴۶	" " " قِسط۔ ۴۴	۸۴
۴۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۴۵	۸۶
۴۸	" " " قِسط۔ ۴۶	۸۸
۴۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۴۷	۹۰
۵۰	" " " قِسط۔ ۴۸	۹۲

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۱	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۴۹	۹۴
۵۲	" " " قسط۔ ۵۰	۹۶
۵۳	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۱	۹۸
۵۴	" " " قسط۔ ۵۲	۱۰۰
۵۵	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۳	۱۰۲
۵۶	" " " قسط۔ ۵۴	۱۰۴
۵۷	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۵	۱۰۶
۵۸	" " " قسط۔ ۵۶	۱۰۹
۵۹	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۷	۱۱۱
۶۰	" " " قسط۔ ۵۸	۱۱۳
۶۱	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۹	۱۱۵
۶۲	" " " قسط۔ ۶۰	۱۱۷
۶۳	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۱	۱۱۹
۶۴	" " " قسط۔ ۶۲	۱۲۱
۶۵	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۳	۱۲۳
۶۶	" " " قسط۔ ۶۴	۱۲۵
۶۷	کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۵	۱۲۷
۶۸	" " " قسط۔ ۶۶	۱۲۹

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۶۷	۱۳۱
۷۰	" " " قِسط۔ ۶۸	۱۳۴
۷۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۶۹	۱۳۶
۷۲	" " " قِسط۔ ۷۰	۱۳۸
۷۳	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۷۱	۱۴۰
۷۴	" " " قِسط۔ ۷۲	۱۴۲
۷۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۷۳	۱۴۴
۷۶	" " " قِسط۔ ۷۴	۱۴۶
۷۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۷۵	۱۴۸
۷۸	" " " قِسط۔ ۷۶	۱۵۰
۷۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۷۷	۱۵۲
۸۰	" " " قِسط۔ ۷۸	۱۵۴
۸۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۷۹	۱۵۶
۸۲	" " " قِسط۔ ۸۰	۱۵۸
۸۳	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۸۱	۱۶۰
۸۴	" " " قِسط۔ ۸۲	۱۶۲
۸۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۸۳	۱۶۴
۸۶	" " " قِسط۔ ۸۴	۱۶۶

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۸۵	۱٦۸
۸۸	" " " قِسط۔ ۸٦	۱۷۰
۸۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۸۷	۱۷۲
۹۰	" " " قِسط۔ ۸۸	۱۷۴
۹۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۸۹	۱۷۵
۹۲	" " " قِسط۔ ۹۰	۱۷۷
۹۳	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۹۱	۱۷۹
۹۴	" " " قِسط۔ ۹۲	۱۸۱
۹۵	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۹۳	۱۸۳
۹٦	" " " قِسط۔ ۹۴	۱۸۵
۹۷	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۹۵	۱۸۷
۹۸	" " " قِسط۔ ۹٦	۱۸۹
۹۹	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۹۷	۱۹۱
۱۰۰	" " " قِسط۔ ۹۸	۱۹۳
۱۰۱	کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۹۹	۱۹۵
۱۰۲	" " " قِسط۔ ۱۰۰	۱۹۷
۱۰۳	دُرِ مکنون ظہیر کے بہت ہی پیارے نام پر ایک نامۂ کارنامہ	۱۹۹
۱۰۴	فرمانِ مُبارک اور نُورانی بدن یٰ جسمِ لطیف	۲۰۱

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۰۵	مُخمّس	۲۰۲
۱۰۶	بُروشسکی جدید مُخمّس کا ترجمہ (فرمائش منجانب عزیزانِ عربی)..	۲۰۳
۱۰۷	دورِ قیامت = دورِ تاویل = دورِ کشف	۲۰۵
۱۰۸	رَفیعُ الشّان ارشادات	۲۰۷
۱۰۹	اِمامِ زمان صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی جبینِ مُبارک میں نُور اور بہشت	۲۰۹
۱۱۰	فَنَا فِی الْاِمام کے اسرارِ عظیم	۲۱۱
۱۱۱	اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۲۴: ۳۵) کی آخری تاویل عالمِ شخصی میں ہے	۲۱۳
۱۱۲	فنافی الامام کے عظیم معجزات واسرار	۲۱۵
۱۱۳	حدیثِ قدسی میں عاشقانِ نور کے لئے فنافی الامام کی اشارت وبشارت	۲۱۷
۱۱۴	فنافِی الْاِمام میں کنزِ کُلّ ہے	۲۱۹

مُناجات بدرگاہِ حضرتِ قاضیُ الحاجات

میرے بیحد عزیز ساتھیو! تم سب شرق و غرب سے روحانی طور پر آکر جمع ہو جاؤ، تاکہ ہم سب یک دل اور یکجان ہو کر مناجات اور گریہ وزاری کریں کیونکہ ہم سب ایک ہیں اور جو بے شمار نعمتیں عطا ہوئی ہیں وہ بھی ہم سب کے لئے ہیں، آؤ عزیزان! ہم عاجزی اور عاشقی کے آنسوؤں کے ساتھ خداوندِ قُدّوس کے حضُور میں سجدۂ شکرانہ بجا لائیں، اگرچہ ہم کماحقہٗ اس کی لاتعداد نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

امامِ زمان صَلَواتُ اللہ علیہ کے تمام فرزندانِ روحانی سے میری جان قربان ہو! مولائے پاک کی پُرنور دعا اور روحانی تائید سے کنزُ الاَسرار کے مضمون کی سو قسطیں مکمل ہوئیں، اور اب اس مجموعے کا نام کُنُوزُ الاَسرار مناسب ہے، تاکہ اس نام سے قرآنِ حکیم اور روحانیت کی طرف ایک حسین اور دلکش دعوت ہو، یعنی دعوتِ فکر بھی اور دعوتِ عمل بھی۔

امامِ آلِ محمدؐ سلام اللہ علیہ کی غلامی اور پاک محبّت میرے لئے سب سے بنیادی معجزہ اور اساسی راز تھا، میں اب علم و معرفت کی روشنی میں اس حقیقت کو جانتا ہوں اور مانتا ہوں کہ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کا زندہ اسمِ اعظم موجود اور حاضر ہے، کہتے ہیں کہ امام کے سات سو حجابات ہیں، لہٰذا امام کے معجزات سب کے سب

حجابات میں ہیں، اور جو امامِ زمانؑ کا عارف ہو سکے وہی امامؑ کے معجزات کو دیکھ سکتا ہے، حضرتِ امامِ عالی مقام علیہ السّلام کے معجزات ظاہری اور حسّی نہیں ہُوا کرتے بلکہ یہ باطنی، روحانی، نورانی، علمی، عقلی اور عرفانی معجزات ہوتے ہیں، تاکہ امام کا عارف ایک ساتھ قرآن کے باطن کا بھی عارف ہو سکے، اِسی معنیٰ میں آیتِ شریفہ (۱۵:۵) کا مفہوم ہے کہ نور اور کتاب (قرآن) ایک ساتھ ہیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (۱۱: ۸۸)۔

اِملا از چیف ریکارڈ آفیسر　　نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

عرفت روحی امین الدّین　　جمعہ، ۲۶، اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اللہ تبارک وتعالیٰ کے

زندہ اسمِ اعظم میں جملہ اسماء جمع ہیں

سورۂ اعراف (۷: ۱۸۰) کے ارشاد میں اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماءُ الحُسنیٰ کے ذریعے سے پکارنے کا حکم آیا ہے، اور جیسا کہ عنوانِ بالا میں ہے کہ اللہ کے زندہ اسمِ اعظم (امامِ زمانؑ) میں کُلّ اسماء جمع ہیں، پس جو شخص امامِ زمان علیہ السلام کے عطا کردہ اسمِ اعظم پر نورانی عبادت کرتا ہے، وہ بحکمِ قرآن اسماءُ الحُسنیٰ پر اللہ تعالیٰ کی مقبول ترین عبادت ہے، آپ حضرت مولا علی علیہ السّلام کی تاویلات کو ضرور پڑھیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی عاشقِ صادق علیؑ مرتضیٰ صلوات اللہ علیہ کے بابرکت ارشادات کو بار بار نہ پڑھے۔

کتابِ ھٰذا کا جدید اِنتساب: الحمدُ للہ اب ہمارے عزیزوں میں حقیقی علم کی ہزار گونہ قدردانی ہے، چُنانچہ دانشگاہِ خانۂ حکمت ہیڈ کوارٹرز کراچی کی پریسیڈنٹ کمیٹی نے بار بار اس کتاب کے مضامین کی تعریف کی اور بالآخر اسکی سرپرستی کیلئے زبانی درخواست بھی کی گئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تجربہ کار بھی ہیں اور حقیقی علم کے قدردان بھی ہیں، انہوں نے اس اہم علمی ادارے کی گوناگون خدمات انجام دی ہیں، مشرق و مغرب کے تمام عزیزان کی گرانقدر خدمات کا کچھ اندازہ اُس وقت ہو سکے گا جبکہ اس ادارے پر کوئی مکمل تاریخ لکھی جائے گی، اِنْ شاءاللہ ہماری یہ اُمید دو طرح سے پوری ہو سکتی ہے، اوّل

یہ کہ کتابیں اور ان کے ترجمے تاریخ کا بنیادی حصّہ ہیں، دوم اس ادارے کے سکالرز جو درجۂ اوّل، دوم، سوم، چہارم، پنجم وغیرہ پر ہیں، یہ سب بجائے خود تاریخ ہیں، اور رسمی تاریخ بھی ضرور ہوگی، اِنْ شاءاللہ۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارا ہر کام امامِ زمانؑ کے معجزے سے ہوتا رہا ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعہ، ۲۶ ؍ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔۱

سوال منجانب عزیزانِ اٹلانٹا، امریکہ: سورۂ رحمان عروس القرآن میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمتوں کا ذکر آیا ہے، اس میں انسانوں اور جنات کو ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟ جواب: اس میں یہ عظیم حکمت ہے کہ انسان، جن اور فرشتہ الگ الگ بھی ہیں، اور ایک بھی ہیں۔

سوال منجانب عزیزانِ ہیوسٹن: اللہ جب کسی بشر سے کلام کرتا ہے تو حجاب کے پیچھے سے کلام کرتا ہے، لیکن قرآن اللہ ہی کا کلام ہے جس کو انسان کسی حجاب کے بغیر پڑھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، اس میں کونسا حجاب ہے؟ جواب: قرآن کا ظاہر گویا حجاب ہے، اور تاویلِ باطن گویا خدا کا پُرحکمت کلام ہے۔

سوال از عزیزانِ ڈالاس: امامِ زمانؑ کے نورِ باطن اور عوام کے درمیان کتنے حجابات ہیں؟ جواب: سات سو حجابات ہیں۔

سوال از عزیزانِ برمنگھم: آپ نے ایک نورانی خواب میں سمندر پر ایک تخت اور اُس پر ایک مقدس معجزانہ شخص کو دیکھا تھا، جب اس خواب کی تاویل آئی تو تب وہ پاک شخص کون تھا؟ جواب: وہ نور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امام (روحی فداہ) تھا۔

سوال: یہ پانی پر تخت تھا، یا کشتی تھی؟ جواب: ایک تاویل میں عرش = تخت تھا، اور دوسری تاویل میں کشتی تھی۔ سوال: عالمِ شخصی کے سفر کے دوران پانی پر ظہورِ عرش کا معجزہ کب ہوتا ہے؟ جواب: تقریباً آخری مرحلے میں یہ معجزہ ہوتا ہے۔

عزیزانِ آسٹن کا سوال: انسان کی خیالی پرواز برق سے بھی زیادہ تیز کیوں ہے؟ کیا کبھی یہ خیال روحانی جہاز کا کام کرے گا؟ جواب: سوال میں خود بخود جواب آرہا ہے۔

کسی عزیز نے کوئی سوال نہیں کیا، بلکہ میں نے خود ہی اسی علمی صورت میں اُن سب کو یاد کیا کیونکہ وہ سب چھوٹے بڑے میرے لئے یکسان لٹل اینجلز ہیں، اور میرے حُبِّ علی اور دُرِّ عَلَوِی ہی کی طرح بیحد عزیز ہیں بیحد عزیز، اسی طرح میرے لئے دُنیا میں بھی لٹل اینجلز کی ایک اضافی جنّت ہے، الحمدُ لِلّٰہ۔

نصیرالدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

کراچی

اتوار، ۱۷، فروری، ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲

عزیزانِ لندن کا سوال: بحوالۂ سورۂ رحمٰن (۵۵: ۳۳) گروہِ جن وانس جو فلکِ اعظم = کائنات کے دائرے میں مکان وزمان کی قیود کے پابند ہیں، وہ یہ چاہتے تھے کہ اس قید خانۂ کائنات سے نکل کر عالمِ لامکان کا نظارہ کریں، اور اسکی معرفت حاصل کریں، اس پر قرآن نے اُن کو بتا دیا کہ یہ کام تمہارے لئے ممکن نہیں مگر سلطان کے ذریعے سے۔ یہاں سلطان کے کیا معنی ہیں، یا اس لفظ سے کیا مراد ہے؟ جواب: یہ لفظ = اسم اپنے تمام معنوں کے ساتھ حضرتِ قائم القیامت کے حُجّت کا اسمِ مبارک ہے، جس کی تعریف سورۂ قدر میں ہے اور اس آیۂ مبارکہ کا یہ مطلب ہے کہ حُجّتِ قائم اور حضرت قائم کے زمانے میں جو روحانی قیامت برپا ہوگی، اسی سے جملہ جنّ وانس کو نجات ملے گی۔

سوال از عزیزانِ اسلام آباد: ہمیں یقین ہُوا ہے کہ قیامِ چین کے دوران امامِ مُبین علیہ السلام نے آپ کے لئے بے شمار معجزات کئے ہیں، کیا آپ ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ ان میں سب سے زیادہ حیران کُن معجزہ کونسا تھا؟ جواب: ان میں انتہائی زبردست معجزے دو تھے، ایک دفعہ بوقتِ شام حُجّتِ قائم علیہ السلام جُثّۂ ابداعیہ میں تشریف لائے اور کچھ وقت کے بعد میری

قیدِ تنہائی میں حضرتِ قائم علیہ السّلام جُثّۂ ابداعیّہ میں تشریف فرما ہُوئے یہ دیدارِ پاک چند لمحات کے لئے تھا۔

زِندانہ اُیَم یاد جہ مُو بیلیٹے تل آجَم
جنّت نگہ آر، دِین ہَی زِندانُ لوئیڈَم

عزیزانِ گلگت کا سوال: کیا جُثّۂ ابداعیّہ کی کوئی قابلِ فہم مثال ہو سکتی ہے؟ جواب: جی ہاں، فرض کرو کہ کوئی عظیم فرشتہ چند سیکنڈوں کے لئے آپ کے سامنے حاضر ہو کر پھر غائب ہو جاتا ہے، یا کوئی مومن جنّ جسمِ لطیف میں آپ کی کسی مدد کے لئے آتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔ مریم سلام اللہ علیہا کے سامنے فرشتہ ایک مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہُوا تھا، اور یہی جثّۂ ابداعیّہ کا معجزہ تھا (۱۹: ۱۷)۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
کراچی
اتوار، ۱۷، فروری ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۳

سوال منجانب عزیزانِ کراچی: لفظِ سفینہ کے دو معنی ہیں (۱) کشتی = ناؤ = جہاز، (۲) بیاض = نوٹ بُک، اب ایک قول سُن لیجئے: علم در سینہ است نہ در سفینہ، یعنی خاص بھیدوں سے بھرا ہُوا علم سینہ ہی میں رہتا ہے، وہ تحریر میں نہیں آسکتا ہے، لہٰذا یہ سچ ہے کہ علم کی بعض خاص باتیں سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پھر بھی میں نے کوشش کی ہے کہ حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ (ارواحنا فداہُ) کے بعض معجزات کو تحریراً ریکارڈ کیا جائے، یہ صرف اُن معجزات کی بات ہے، جو میں نے بحیثیت ایک درویش ذاتی طور پر دیکھے ہیں، لیکن میں ایسا کیوں کہتا ہوں، یہ میرا گمان ہے، مجھے صرف قرآن کا حوالہ دینا چاہیئے کہ حُجّتِ قائم اور حضرتِ قائم کا ذکرِ جمیل قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ موجود ہے۔

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے زمانۂ مبارک میں کیا کیا معجزات ہونے والے تھے، ان کے بارے میں کتابِ وجہِ دین میں بھی دیکھیں۔

ہمارے سب عزیزان کو بڑے عمدہ الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ اس مجموعی علمی خدمت کے سلسلے میں ہمارے کراچی کے عزیزان نے بڑا زبردست کام کیا ہے، اور کارنامۂ عظیم انجام دیا ہے۔

دورِ قیامت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دو اسمِ اعظم حُجّتِ قائم اور حضرتِ قائم ہیں، جن کے قرآنی نام الحیّ القیّوم (۲: ۲۵۵)۔ (۳: ۲)۔ (۲۰: ۱۱۱) اور ان دو اسموں کی جگہ دو پاک حرف: حٰمٓ سات بار آئے ہیں اور (ح = ۸، م = ۴۰ = ۴۸) یہ عددی تاویل، حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ کے لئے ہے، جو اڑتالیسواں امام ہیں۔ اور یہ ذکر قبلاً ہو چکا ہے کہ سورۂ قدر (۹۷: -) اور سُورۂ دُخان (۴۴: ۳) کے علاوہ قرآنِ حکیم کی وہ تمام آیاتِ کریمہ جن میں قیامت کا ذکر ہے، وہ سب کی سب حُجّتِ قائم اور حضرتِ قائم سے متعلق ہیں، یہ نکتہ ہمیشہ کے لئے یاد رہے کہ قرآنِ عزیز میں قیامت کے بہت سے نام ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پورے قرآن میں قیامت کا بیان پھیلا ہوا ہے، پھر حُجّتِ قائم اور حضرتِ قائم کا بیان کس طرح محدود ہو سکتا ہے اور روحانی قیامت کی کائنات تو بے پایاں ہے۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
کراچی

پیر، ۱۸ فروری ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۴

یہ سوال ہمارے ادارے کے تمام انٹرنیشنل لائف گورنرز کی جانب سے ہے:
یہ حقیقت تو سب کو معلوم ہے کہ ارکانِ تَصَوُّف چار ہیں: شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت، اور بعض ان کو چار منازِلِ اِسلام بھی کہتے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں اس حقیقت کی جانب کوئی لطیف اشارہ موجود ہے یا نہیں؟

جواب: سُورۂ مائدہ (۵: ۴۸) میں شِرْعَۃً وَّمِنْھَاجًا = خاص شریعت اور خاص طریقت (ترجمۂ اشرف علی تھانوی) کو دیکھیں اس حکمِ قرآن کے مطابق اگر شریعت کے باوجود طریقت بھی ہو سکتی ہے تو پھر حقیقت اور معرفت کے ہونے میں کیا حرج ہو سکتا ہے، دینِ اسلام جو دینِ فطرت ہے، اس میں لوگ علم و عمل کے مختلف درجات پر ہیں۔

سورۂ اَنعام میں ارشاد ہے: وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا۔ (۶: ۱۳۲) ترجمہ: ہر شخص کا درجہ اُس کے عمل کے لحاظ سے ہے۔ یہاں علم و حکمت کا ذکر عمل میں پوشیدہ ہے، ورنہ علم و حکمت کیونکر ضائع ہو سکتا ہے، قرآن و اسلام میں سیڑھی کی مثال کی بہت بڑی اہمیت ہے، اور سیڑھی سے دَرَجات مراد ہیں۔

سورۂ معارِج (۷۰: ۱-۴) دیکھئے کہ اللہ کے ناموں میں ایک نام ذِی

اَلْمَعَارِج بھی ہے، یعنی عُروج کی سیڑھیوں کا مالک، یا معراجوں کا مالک، ارواح وملائکہ کے لئے پچاس ہزار برس کا زمانہ درکار ہے تاکہ وہ دَرَجات کی ان سیڑھیوں سے چڑھ کر اللہ کے حضور پہنچ جائیں، اِس قرآنی حکمت کے بیان سے معلوم ہوا کہ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت حق ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔آئی)
پیر، ۱۸، فروری ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۵

سوال منجانب ریکارڈ آفیسر زاینڈ پرسنل سیکریٹریز: کیا آپ ہمیں بنی آدم کے بارے میں کوئی مفید علمی بات بتائیں گے؟ جواب: انشاء اللہ، بنی آدم دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک قسم میں روایتی، ظاہری، اور جسمانی بنی آدم ہیں، جن کا رشتہ تقریباً سات ہزار سال گزر جانے کی وجہ سے بعید پرانا ہو چکا ہے، اور دوسری قسم میں بنی آدم، آدم زمان یعنی امام حاضر کے فرزندانِ روحانی ہیں، جن کا روحانی رشتہ تازہ بتازہ، نو بنو ہے، اور یہ بڑا عجیب و غریب رازِ حکمت ہے کہ امامِ مبین صلوات اللہ علیہ جو آدمِ زمان ہے، اُس میں نورِ امامت کی منتقلی کے موقع پر کُل فرشتے اس کے لئے سجدہ کر رہے تھے، اور اس سُجود میں حضرتِ امامِ عالی مقام علیہ السلام کے جُملہ مُریدوں کی خوش نصیب روحیں بھی جمع تھیں، وہ فرشتوں کے ساتھ مل کر آدمِ زمان کے لئے سجدہ بھی کر رہی تھیں، اور اپنے روحانی باپ کی ہستی میں بھی تھیں، سُورۂ اعراف (۷: ۱۱) میں اِس عظیم راز کے لئے تلاش کریں، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اِس قانونِ الٰہی = سُنّتِ اللہ کو یاد رکھیں کہ ہر روحانی قیامت میں آپ سب کی نیک بخت روحوں کا تجدُّدِ امثال ہو جاتا ہے، یہ عظیم راز آپ سب کو مُبارک ہو! آمین! آمین! یا ربّ العٰلمین!

قرآنِ حکیم میں آدم اور بنی آدم کا لفظ کُل ۲۵ مرتبہ آیا ہے، آپ ان تمام آیاتِ کریمہ میں اَسرارِ معرفت کی تلاش کریں تاکہ آپ روحانی طور پر شادمان ہو جائیں گے۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
پیر، ۱۸ فروری، ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔۶

سوال منجانب وِزڈم سرچ: کیا آپ قرآنِ حکیم کی کوئی ایسی پُرحکمت آیت بیان کریں گے، جو آدمِ زمان کے فرزندانِ روحانی کی شان میں ہو؟ جواب: اِن شاءاللہ۔ سورۂ بنی اسرائیل (۱۷: ۷۰) کا ترجمہ ہے: یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں، اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رِزق دیا، اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔

اگر ہم یہاں اَنبیا و اَولیا اور عُرفاء کے تصوّر کو ذرا چھوڑ کر دُنیا بھر کے لوگوں کو یکسان بنی آدم قرار دیں تو پھر ایسے میں ان کی بزرگی، برتری اور فضیلت کس مخلوق کے مقابلے میں ہوگی؟ پس یہ امر واقعی ہے کہ برائے نام بنی آدم دنیا میں بڑی کثرت سے ہیں، اور جو لوگ حقیقی معنوں میں بنی آدم ہیں، وہ قلیل تعداد میں ہیں، اور یہ ترجمہ جس آیۂ کریمہ کا ہے، وہ حقیقی بنی آدم کی شان میں ہے، اور اس میں معرفت کے چند اسرارِ عظیم ہیں، اُن میں ایک بہت بڑا راز یہ بھی ہے کہ عرشِ سماوی جب پانی پر ہوتا ہے، تو یہ معرفت کا بہت بڑا امتحان ہے (۱۱: ۷)۔ (۳۶: ۴۱) اللہ تعالیٰ کا انتہائی عجیب و غریب معجزۂ رحمت ہے کہ عرشِ اعلیٰ کی عظمت و جلالت سے لوگ لرزتے تھے، اللہ کے لُطفِ عمیم نے لوگوں سے گویا فرمایا، تم سب ذرا آنکھیں بند کرو، پھر اِس کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز نے عرش

کو پانی پر کشتی کی شکل دیکر اہلِ بیتِ رسولؐ = امامِ زمانؑ کو کشتیبان بنایا اور تمام ذرّاتِ ارواح کو امامِ مُبین میں جمع کیا (۳۶: ۴۱)۔ الحمدُ لِلّٰہِ علیٰ منّہٖ واحسانہٖ۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
منگل، ۱۹، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۷

سوال منجانبِ لٹل اینجلز: کیا آپ ہمارے روشن مستقبل کی دعا کے ساتھ ساتھ کوئی نصیحت بھی کریں گے؟ جواب: اِن شَاءَ اللّٰہ، میرے گھر میں بفضلِ خدا آپ سب کے دو نمونے اور دو نمائندے ہیں، وہ حُبِّ علی ثانی اور دُرِّ عَلَوِی ہیں، ہیں یک حقیقت کے اصول کے مطابق ان کو آئینہ بنا کر آپ سب کا تصوّر کرتا ہوں، لِٹل اینجلز کے اس بہت پیارے نام میں یہ اور آپ سب ایک ہیں، اے کاش میری روح کے بے شمار چھوٹے چھوٹے ذرّات ہوتے تو میں اپنے بہت سے ذرّات کو سفیر بنا کر بہت سے عزیزوں کے ساتھ رابطہ کرتا۔ لیکن مومنین و مومنات کی دعا و خیر خواہی ایک ہمہ رَس اور ہمہ گیر طاقت ہے۔

اگر کوئی زمین کا جسمانی فرشتہ = اینجل عبادت، یا ذکر، یا تسبیح کرتا ہے، یا خدا کے زندہ اسمِ اعظم = امامِ زمان کو یاد یا اسکی کوئی تعریف نظم و نثر میں پڑھتا ہے تو ایسی پاکیزہ آواز اور لفظ صاحبِ عرش کے حضور تک بلند ہو جاتا ہے اور نیک عمل اُس کو اُٹھا کر لے جاتا ہے پھر وہاں اللّٰہ کا کوئی حکم یا کوئی فیصلہ بن کر کائنات کی طرف آتا ہے، لہٰذا ہر عبادت، ہر ذکر، ہر مناجات، ہر سجدہ اور ہر تسبیح امید و یقین کے ساتھ کرنا، میں بڑی عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ آپ سب کو تمام دُعاؤں کی بادشاہ دُعا یعنی امامِ مُبینؑ کی پاک نورانی دُعا جس میں آسمانی دُرود ہے، وہ حاصل ہوتی رہے، آمین!

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) منگل ۱۹، فروری ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۸

سوال منجانب جملہ ارکانِ ادارہ: آیا آدمِ اوّل میں الٰہی = خدائی روح پھونک دینے کے لئے روحانی قیامت برپا ہوئی تھی؟ جواب: جی ہاں۔ آدمِ اوّل کی روحانی قیامت کا اشارہ قرآنِ حکیم میں کہاں ہے؟ جواب: نَفَخۡتُ .... (۱۵: ۲۹) میں، نیز (۳۸: ۷۲) میں۔

سوال: آیا ہر نفسِ واحدہ کی روحانی قیامت میں نفوسِ خلائق = ارواحِ خلائق کا تجدّد ہوتا ہے؟ جواب: جی ہاں۔ کیا ہر نفسِ واحدہ وارثِ آدم ہوتا ہے؟ جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا ہر روحانی قیامت میں عہدِ الست کا تجدّد ہوتا ہے؟ جواب: جی ہاں۔

سوال: اللہ کی سُنّت میں تبدیلی ہے، یا اُس کا تجدّد ہوتا ہے؟ جواب: اللہ کی سنّت میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، بلکہ وقت آنے پر اُس کا تجدّد ہوتا ہے، اور یہ صرف اللہ کے خاص بندوں کے عالمِ شخصی کا معجزہ ہے۔

سُورۂ زُمَر (۳۹: ۶) کے ارشاد کا ترجمہ ہے: اُسی نے تم کو ایک جان = نفسِ واحدہ سے پیدا کیا، پھر وہی ہے جس نے اس جان سے اُس کا

جوڑا بنایا، یہاں خود بخود یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بنی آدم ماں (حوّا) کی پیدائش سے پہلے کیسے پیدا ہو گئے؟ جواب: یہ جسمانی پیدائش کی بات نہیں، بلکہ تجدّدِ ارواح کا ذکر ہے، کیونکہ ہر روحانی قیامت میں کُل ارواحِ خلائق کا تجدّد ہوتا ہے۔ الحمدُ للّٰہِ علیٰ منّہٖ و احسانہٖ۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
بدھ، ۲۰، فروری ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۹

سوال منجانب ہائی ایجوکیٹرز اینڈ ٹریننگ آفیسرز: سورۂ رعد (۱۳: ۷) میں ارشاد ہے: اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ، ترجمہ: سوائے اِس کے نہیں کہ تو ڈرانے والا ہے، اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔ ہزار حکمت (ح ۹۴۰) کو بھی دیکھیں۔ اِس آیۂ شریفہ کا تعلق سورۂ فاتحہ کے کس ارشاد سے ہے؟ جواب: آیتِ ششم سے۔ جس میں بالفاظِ دُعا یہ اشارۂ حکمت ہے کہ ہادیٔ برحق = امامِ زمان کی معرفت نصیب ہو! کیونکہ امامِ زمانؑ ہی صراطِ مستقیم اور سفینۂ نوحؑ = کشتیٔ نجات ہے (دیکھو: جواہرِ احادیث، ص ۶۲-۶۳) کتابِ لعل و گوہر ص ۱۳۵-۱۴۷ پر صِرَاطِ مُّسْتَقِيمٍ کا پُرحکمت مضمون ہے۔

سوال: سُورۂ ھُود (۱۱: ۵۶) میں ہے: اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ = یقیناً میرا ربّ سیدھی راہ پر ہے۔ اسکی تاویلی حکمت کیا ہے؟ جواب: حکمتِ اوّل، اس پاک ارشاد سے ھادیٔ برحق کی پُرنور ہدایت کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، حکمتِ دوم: اِس دُنیا میں ہمیشہ اللہ کا نورِ مُنزّل موجود ہے یہی نور اللہ کا دین، اللہ کا نمائندہ، اللہ کا راستہ، اور خدا کا نورِ ہدایت، اور اللہ کا اسمِ اعظم ہے، اور اہلِ ایمان کے لئے روحانی مُربّی ہے۔

حکمتِ سوم: حضرتِ مولانا امام محمّد باقر علیہ السّلام کے ارشادِ مبارک مَاقِیلَ فِی اللّٰہ کے مطابق صِراطِ مُستَقِیم پر حضرتِ ربّ کے ہونے کی تاویل یہ ہے کہ امامِ آلِ محمّد خود برائے اہلِ حق صِراطِ مُستَقِیم ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
بدھ، ۲۰، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۱۰

سوال چراغِ نورِ امامِ زمان (اَرْوَاحُنَا فِدَاہُ) کے پروانوں کی جانب سے:

پوچھنا یہ ہے کہ آیا حضرتِ امام علیہ السّلام کے کلامِ پاک میں تاویلی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے، یا یہ خود تاویل ہے؟ جواب: ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ یہ دَور کونسا ہے؟ اگر یہ بات دُرُست ہے کہ یہ دَور، اب دورِ قیامت = دَورِ تاویل ہے تو پھر امامِ زمانؑ کی تمام ترہدایات وتعلیمات خود تاویلات ہو سکتی ہیں، تاہم امامِ عالی مقام حکیم ہے، اور حکیم کے کلام میں ہمیشہ حکمت اور دانائی ہوا کرتی ہے۔

جیسے حضرتِ مولانا امام سلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب میں مُنہ کھولتا ہوں تو جواہرات کا ڈھیر لگ جاتا ہے۔ اس فرمانِ عالی کا ظاہری مطلب سب جانتے ہیں، لیکن اِس کی باطنی تاویل حظیرۂ قدس کے عظیم معجزات کے درمیان ہے، میں اپنے ایک شعر میں اِشارہ کرتا ہوں:

اے نصیرُ الدّین تجھ کو سِرِّ اعظم یاد ہے؟
عالمِ عُلوی میں تنہا ایک گوہر ہے کتاب

حضرتِ مولانا امام سُلطان محمّد شاہ (روحی فِداہُ) کا ایک اور ارشادِ مُبارک ہے:

مومن کی رُوح ہماری روح ہے۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّۂ اوّل، راجکوٹ ۲۰-۲-۱۹۱۰ء)۔

اگر صرف ایک مومن "ہمّت والا" ہو تو ہم اس اکیلے کو ایک لاکھ مومنوں کے برابر سمجھتے ہیں۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّۂ دوم، پونا ۲۱-۱-۱۹۱۲ء)۔

تم ہماری روحانی اولاد ہو، اور یاد رکھنا کہ "رُوح ایک ہی ہے"۔ (اس میں بہت بڑی تاویل ہے) (کلامِ امامِ مُبین حصّۂ اوّل، ممباسہ ۱۲-۱۱-۱۹۰۵ء)

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس، آئی)

جمعرات، ۲۱، فروری، ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط ۔ ۱۱

امامِ آلِ محمدؐ (روحی فداہٗ) کے علم و حکمت کی تجلّیات کے عاشقوں کا ایک عاقلانہ سوال: ہمارے مذہب میں کامیابی کا بڑا راز کیا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ، رسولِ پاکؐ اور صاحبِ امر = امامِ زمانؑ کی حقیقی اور کُلّی اطاعت (۴: ۵۹) اس کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے، لیکن پھر بھی یہ کام بے حد مشکل ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دُنیا میں بار بار شکوک و شبہات کا گھنا جنگل پیدا ہوتا رہتا ہے جس کو آتشِ عشق سے جلائے بغیر کوئی چارہ نہیں، اور امامِ زمانؑ کی آتشِ عشق کوئی مومن کہاں سے لائے؟ جواب: اللہ کے فضل و کرم سے بہت آسان ہے، امام علیہ السلام کا پاک عشق اس کی بے مثال خوبیوں، آپکی علمی کمالات اور باطنی معجزات سے پیدا ہوتا ہے، لہٰذا آپ قرآن و حدیث، اور ارشاداتِ ائمّۂ اہلِ بیت علیہم السّلام کی روشنی میں نورِ امامت کی تعریف کو پڑھیں اور پھر ذاتی طور پر اسمِ اعظم کے ذریعے خصوصی ریاضت، موت قبل از موت اور رُوحانی قیامت کے ذریعے سے عالمِ شخصی میں جائیں، خُدا کی قسم آپ کی رُوح میں امامِ زمان کا نور طُلوع ہو جائے گا، اور پھر آپ کا عالمِ شخصی معجزات ہی معجزات کا عالم ہوگا، اب علم الیقین، عین الیقین، اور حق الیقین کے بعد کوئی شک کہاں سے آئے گا؟

حضرتِ مولانا امام سُلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ کے تمام ارشادات کو عشق و محبّت سے پڑھیں۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعرات، ۲۱، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۱۲

سوال منجانب جملہ عزیزانِ علمی جو بفضلِ مولا علم پرور اور علم گستر ہیں، قرآنِ حکیم اور نورِ امامت کے سنگم کا کوئی عظیم راز بتائیں جس کو ہم کبھی فراموش نہ کرسکیں؟ جواب: اگرچہ میں نے یہ سب سے عظیم راز قرآنِ پاک کی طرف سے بیان کیا ہوا ہے، لیکن اب میں اسے مولا کے فرمانِ اقدس کے ساتھ بیان کرتا ہوں:

سورۂ ھود (۱۱:۷) میں جیسا کہ ارشاد ہے اس کا تاویلی مفہوم یہ ہے کہ عالمِ دین اور عالمِ شخصی کی تخلیق و تکمیل کے بعد عرشِ اعلیٰ کا ظہور علم کے سمندر پر ہوا، پھر معجزانہ طور پر عرش (تختِ الٰہی) اور سفینۂ نوح کا سنگم ہوا، یعنی یہ بحکمِ قرآن پانی پر عرش تھا (۱۱:۷) نیز یہ پانی پر کشتیٔ نجات تھی (۳۶:۴۱) اِس کشتی میں امامِ آلِ محمدؐ شاہ کریم الحسینی حاضر امام جلوہ فرما تھا، اور اس کی مبارک ہستی میں تمام ذرّاتِ ارواح جمع تھے، یہ ہُوا فنافی اللہ و بقاباللہ کے معنی میں عرش پر جا بیٹھنا، نیز بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوجانا۔

پاک مولا کا فرمان ہے:

تم عرشِ عظیم پر پہنچو، عرشِ عظیم پر پہنچنے کے لئے پاک ہونا ضروری ہے اس لئے تم اپنا دل ہمیشہ پاک رکھو، اگر تمہارا دل پاک ہوگا تو اس دُنیا میں ہی

عرشِ عظیم دیکھ سکو گے، یہ بہت دور نہیں ہے۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّہ اوّل، منجیوڑی ۴-۱۱-۱۹۰۳ء)۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعرات، ۲۱، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۱۳

سوال منجانب عزیزانِ شرقی و غربی: علم پروری اور علم گستری کے اس شاہانہ ٹائٹل کے لئے ہم اپنے مولائے پاک کے شکر گزار ہیں، اور آپ کیلئے ان شاء اللہ آنسوؤں کی زبانی دعا کریں گے۔ اُستادِ عزیز! ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی بتائی ہوئی حکمتوں کو یاد کرنے کے لئے جان و دل سے کوشش کریں گے، مولا ہماری مدد فرمائے! آمین!

اُستادِ عزیز! آپ نے پانی پر عرش یا سفینۂ نوح کا بڑا مبارک نورانی خواب کب اور کہاں دیکھا تھا؟ جواب: تاریخ مجھے یاد نہیں، ہاں اتنا ضرور یاد ہے کہ حاضر امام (رُوحی فداہٗ) ابھی تختِ امامت پر جلوہ افروز نہیں ہوئے تھے، اور میں سفرِ چین سے واپس ہُونزہ آیا ہُوا تھا، حاضر امام کی معرفت کچھ وقت کے بعد اس اشارۂ حکمت سے ہوئی کہ وہ صاحبِ کشتی یا صاحبِ عرش ایک اسمِ اعظم پڑھ رہا تھا، جس میں حاضر امام کے مبارک نام کا رازِ اعظم تھا۔ یعنی اَلْاَکرم اَلْاَکرم اَلْاَکرم اَلْاَکرم.......

ہم آپ سے یہ پُرخلوص سوال بھی کرتے ہیں کہ قرآنِ حکیم میں جنّ و اِنس کے سنگم کا ذکر کہاں ہے؟ جواب: اِس سنگم کا ذکر سورۂ رحمٰن میں ہے۔

امامِ زمان علیہ السلام اہلِ بیتِ رسول اور سفینۂ نجات = سفینۂ نوح ہے، بحوالۂ گنجینۂ جواہرِ احادیث ص ۶۲-۶۳۔

سُورۂ مومن (۴۰: ۱۵) میں ارشاد ہے: رَفِیۡعُ الدَّرَجٰتِ = بلند کرنے والا درجوں کو، عرش کا مالک، اِس پُرحکمت آیت میں فنا فِی اللہ وَبقا بِاللہ کا اِشارہ ہے اور یہ مرتبۂ حق الیقین ہے، جو حظیرۂ قدس کا مقام ہے حضرتِ آدم خلیفۃُ اللہ حظیرۂ قدس میں پہنچ کر صورتِ رحمان پر پیدا کیا گیا تھا، اور یہی معجزہ اُس کا مرتبۂ فنا فی اللہ وَبقا باللہ تھا۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعہ، ۲۲، فروری ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۱۴

سوال منجانبِ عاشقانِ مولائے پاک: اے کاش ہم کچھ مزید اسرارِ عرش تو جانتے؟ جواب: لُغات الحدیث جلدِ سوم ص۶۶۔۶۷ پر حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السّلام کا قول درج ہے: اللہ تعالیٰ نے عرش چار طرح کے انوار سے بنایا: نورِ سبز، نورِ زرد، نورِ سرخ اور نورِ سفید سے۔ اسی سے یہ چاروں رنگ دُنیا میں ہیں، عرش اُٹھانے والے آٹھ ہیں چار تو ہم (اہلِ بیت) میں سے ہیں، اور چار جن میں سے اللہ چاہے، دوسری روایت میں اُن کی تفسیر ہے: پہلے چار تو حضرتِ علی اور حضرتِ فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام ہیں، اور دوسرے چار: سلمان، مقداد، ابوذر اور عمّار ہیں۔ یہ بھی حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے۔

اِس میں اہلِ معرفت کے لئے کوئی شک ہی نہیں کہ سلمان، مقداد، ابوذر اور عمّار اپنے وقت میں حاملانِ عرش میں شامل ہوئے تھے، حضرتِ مولانا امام سلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ کے پاک ارشادات میں بار بار یہ اشارہ ملتا ہے کہ حقیقی مومنین کے لئے روحانی ترقی کے ابواب ہمیشہ مفتوح ہیں۔

حاملانِ عرش کی ایک تاویل یہ بھی ہے کہ وہ سات ہوتے ہیں مگر جب

کسی عالمِ شخصی میں روحانی قیامت برپا ہوتی ہے تو اُس وقت اللہ جس کو چاہے سات میں شامل کر دیتا ہے۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔ آئی)
جمعہ، ۲۲ فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۱۵

سوال منجانب لشکرِ اسرافیلی وعاشقانِ مولا: آیا اسرافیل = جدّ، فرشتۂ عشق سماوی ہے؟ جواب: جی ہاں۔ کیا ناقُور = صُورِ اسرافیل، خود امام کا نورانی معجزہ ہے؟ جبکہ مولا نے فرمایا کہ وہ خود ناقُور ہے؟ یقیناً کیونکہ وہ روحانی قیامت کو قائم کرنے والا سب سے عظیم معجزہ ہے، جس سے تمام ارواح وملائکہ حرکت میں آتے ہیں، اور عزرائیل اپنے لشکر کے ساتھ قبضِ روح کا کام شروع کرتا ہے۔

کیا یہ راز بھی ہے کہ ہر چیز صُورِ اسرافیل کی ہمنوائی میں اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح خوانی کرتی ہے؟ جواب: جی ہاں یہ حقیقت ہے (۱۷:۴۴)۔

یہ حدیثِ قُدسی ہم سب کے لئے ایک سدابہار باغِ بہشت ہے:

عَبْدِیْ! اَطِعْنِیْ، اَجْعَلْكَ مِثْلِیْ حَیًّا لَّا تَمُوْتُ وَعَزِیْزًا لَّا تَذِلُّ وَغَنِیًّا لَّا تَفْتَقِرُ = اے بندۂ من! میری (حقیقی وکُلّی) اطاعت کر، تاکہ میں تجھ کو اپنی مثال پر زندۂ جاوید لافانی بنالوں گا، ایسا صاحبِ عزّت بناؤں گا کہ تُو کبھی ذلیل نہ ہو، اور ایسا غنی بناؤں گا کہ مُفلسی قریب بھی نہ آسکے۔ اے صاحبانِ عقل! اِس حدیثِ قُدسی کا خطاب کس سے ہے؟ امامِ آلِ محمّد (ارواحنا فداہ) کی پُرحکمت تعلیمات نے آپ کو اور ہم کو اس قابل بنادیا ہے کہ آج ہم امید ویقین کے ساتھ ایسے اَسرار کو پڑھتے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ اِسے بار بار پڑھیں۔

الٰہی شکرِ نعمت کے لئے اب چشمِ گریاں دے!

ہمارے ارضی فرشتوں کے عاشقانہ آنسوؤں کا تصوّر! عاشقانہ اشک فشانی کا تصوّر! سجودِ شکر گزاری کا تصوّر! امامِ زمان کے کسی پاک دیدار کا تصوّر! نورِ مجسم کے پاک قدموں پر گر جانے کا تصوّر!

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ (ایس آئی)

سنیچر، ۲۳، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۱۶

سوال ہمارے اہلِ مناجات کی جانب سے ہے، جو ذکر و عبادت اور عشقِ سماوی کے زیرِ اثر مقدّس اور معجزانہ گریہ وزاری کا تجربہ رکھتے ہیں اور اس معجزے کے دوران وہ سعادتمندان سربسجود بھی ہو جاتے ہیں، سوالِ علمی یہ ہے: کیا عرشِ الٰہی جسمانی ہے؟ جواب: نہیں جسمانی بالکل نہیں، بلکہ روحانی اور نورانی ہے، کیونکہ وہ فرشتۂ عقلِ کُلّ ۔ نورِ محمّدی ۔ قلمِ اعلیٰ، اور نُورالانوار ہے، اس کے گُوناگون معجزاتی تجلّیات و ظہورات ہیں، لہٰذا قرآن و حدیثِ صحیحہ میں جو جو تعریفیں عرش کے بارے میں ہیں وہ سب حقیقت ہیں، کیونکہ عرش کوئی مقرّر اور محدود جسمانی چیز نہیں ہے، وہ تو کلمۂ کُن کا سب سے عظیم معجزہ ہے، اس لئے وہ سب سے وسیع کائنات بھی ہو سکتا ہے، اللہ کے مُبارک ہاتھ میں لپیٹی ہوئی کائنات بھی، گوہرِ عقل بھی، پانی پر تخت بھی، پانی پر بھری ہوئی کشتی بھی، کشتی میں کشتیبان بھی، نورِ اخضر بھی، نورِ اصفر بھی، نورِ احمر بھی، اور نورِ ابیض بھی اور صِبْغَةُ اللہ (رنگِ خدا) (۲: ۱۳۸) بھی ہے۔

عرش حظیرۂ قدس بھی ہے، جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نفسِ واحدہ میں جمع کر کے تمام لوگوں کو اپنا پاک دیدار دیتا ہے اور پوچھتا ہے کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، اسی طرح آنحضرتؐ میں فنا ہو کر تمام روحیں معراج پر گئی تھیں اس کا

ثبوت سورۂ نجم (۵۳: ۱-۲) کا ارشاد ہے: وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۔ قسم ہے تارے کی جب کہ وہ غروب ہوا، تمہارا رفیق (محمدؐ) نہ بھٹکا ہے نہ بہکا ہے۔

میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ اس ارشاد میں اشارۂ حکمت یہ ہے کہ کُلّ روحیں آنحضرتؐ میں فنا ہو کر حضورِ اکرمؐ کے ساتھ حظیرۂ قُدس کی معراج پر گئی تھیں، یہاں اس حقیقت کی پانچ حکیمانہ شہادتیں ہیں، آپ کو کسی وقت اِس کی وضاحت کریں گے، اِنْ شَاءَ اللہ۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
عید الاضحیٰ سنیچر، ۲۳ فروری ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۱۷

سوال منجانب متعلمین علم و حکمت: بحوالۂ قرآن (۱۷ : ۱۰۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نو معجزات عطا ہوئے تھے، کیا آپ ان کے نام بتا سکتے ہیں؟ **جواب:** انشاء اللہ، وہ یہ ہیں: عَصَا، یَدِ بَیضا، سِنین (قحط)، نَقْصِ ثمرات (پھلوں کا نقصان)، طوفان، جراد (ٹڈی دَل)، قُمَّل (جُوں) ضَفادِع (مینڈک)، دَم (خُون)۔

کتاب قصص القرآن جلد اوّل ص۴۵۱ پر ہے کہ ان ۹ (نو) آیات = (معجزات) میں سے عَصَا اور یدِ بَیضا آیاتِ کُبریٰ ہیں، اور باقی سات آیاتِ (معجزاتِ) عذاب ہیں، اہلِ دانش سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ فرعون اور اُس کی قوم پر معجزاتِ عذاب کیوں نازل ہوئے تھے؟ اس بیان کا مقصد یہ ہے کہ بعض معجزات عذاب کی صورت میں بھی ہوتے ہیں، وہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کی غرض سے ہوتے ہیں۔

پس زیادہ دانا مومن وہ ہے، جو گریہ وزاری میں اپنی دعا کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر بنا لیتا ہے آپ بار بار مناجات کرتے ہوئے بڑی کثرت سے خدا کو یاد کریں، بڑی کثرت سے، نتیجے کے طور پر آپ میں جو فرشتہ ہے، وہ آپ کے لئے نیک توفیقات کا وسیلہ بن جائے گا اور جو جنّ ہے اس کا

مُنہ وسوسوں سے اتنی دیر کے لئے بند ہو جائے گا، جتنی دیر آپ خدا کو یاد کر رہے ہیں۔

سُورۂ شمس (۹۱: ۸) میں ہے: پھر خدا نے انسان کی جان میں اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری اِلہام کر دی، یعنی ایک جنّ اور ایک فرشتہ مقرر فرمایا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس، آئی)
کراچی
اتوار، ۲۴، فروری ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۱۸

سوال منجانب عاشقانِ مولائے زمان (ارواحنا فداہٗ) اگرچہ ہم اس تعلیم کو تو قبول کر چکے ہیں کہ ہر شخص کے دو قرین (ساتھی) ہیں، ایک جنّ اور ایک فرشتہ، اس کی شہادت کے لئے آپ نے ایک آیت (۹۱: ۸) کو پیش کیا ہے، آیا آپ اِس باب میں کوئی اور قرآنی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟

جواب: اِنْ شَاءَ اللّٰہ۔ سُورۂ زُخْرُف (۴۳: ۳۶) میں ارشاد ہے: وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۔ اور جو شخص خدائے رحمان کے ذکر سے اندھا ہو جاتا ہے ہم اس کے لئے ایک شیطان (جنّ) مقرر کر دیتے ہیں، پس وہی اس کا ہمنشین ہوتا ہے۔ اس آیت کی باطنی تاویل یہ ہے، کہ ہر شخص میں ایک جنّ (شیطان) اور ایک فرشتہ پہلے ہی مقرر ہیں، اور اِس قانونِ فطرت سے جن مومنین کو آگہی نصیب ہو جاتی ہے اُمید ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بزرگ نام یعنی اسمِ اعظم (امامِ زمانؑ) کی نورانی رسّی کو لمحہ بھر کے لئے بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے، تاکہ جنّ کو دل کے کان میں کچھ کہنے کے لئے ذرا بھی موقع نہ ملے، اور اس کے مقابلے میں ہر وقت اور ہمیشہ فرشتہ ہی غالب رہے، اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ یہ کام ہر دانا مومن کے ہاتھ میں ہے۔ یہ تو آپ سب جانتے ہیں کہ فرشتہ

کس قسم کے قول وفعل کو پسند کرتا ہے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
کراچی
اتوار، ۲۴، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۱۹

کتابِ عشقِ سماوی: صہ ۱۱۳۔ اُس نے کہا :۔ "میں تیرا دل ہوں"
سلمان غریبم قلبِ تو.....

اس قالبِ خاکی میں دِلِ عالمِ اکبر ہے
دل دائرۂ کُل ہے، اور ارض وسما ہے دل
اس مرتبۂ دل کو عارف ہی سمجھتا ہے
گر پاک کرے کوئی تب عرشِ خدا ہے دل
اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں
دل عُقدۂ لاینحل اور عُقدہ کُشا ہے دل

جن لوگوں نے اللہ اور رسول اور صاحبانِ امر کی ہدایات و تعلیمات کی اطاعتِ حقیقی کرتے ہوئے اَسماءُ الحُسنیٰ = اِسمِ اعظم (۷ : ۱۸۰) سے اللہ کو پُکارا اور اُصولی ریاضت کی تو اُن کی روحانی قیامت برپا ہوجاتی ہے، اور ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (۴۱ : ۳۰) اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو، نہ غم کرو، اور خوش ہوجاؤ اُس جنّت کی بُشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم اِس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی، وہاں جو کچھ تم چاہوگے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تمنّا کروگے تمہاری ہوگی، یہ ہے سامانِ

ضیافت اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے (۴۱: ۳۰-۳۲)۔

آیۂ اطاعت (۴: ۵۹) اسماءُ الحُسنٰی (۷: ۱۸۰) انہی اسماء میں اِسمِ اعظم ہے، اور وہ اللہ کا حقیقی، نورانی اور زندہ اسمِ اعظم امامِ زمانؑ ہے، جو ظاہر ہونے کے باوصف لوگوں سے سات سَو حجابات میں محجوب ہے، جس شخص کی نظر سے بذریعۂ علم و معرفت رفتہ رفتہ یہ سات سَو حجابات غائب ہو جاتے ہیں وہی شخص امامِ مُبین کے عظیم معجزات و اَسرار کو دیکھ سکتا ہے، اور خزائنِ قرآن کے ابواب اس کے لئے مفتوح ہو جاتے ہیں۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر، ۲۵، فروری ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۲۰

سوال از جانبِ علی لشکر: بہشت میں ہر کامیاب لطیفہ۔ نورانی شخص یہ پسند کرے گا کہ اُس کی کتابِ اعمال (RECORD OF DEEDS) یا نورانی مُووِی کو سب لوگ دیکھیں، کیا قرآنِ حکیم میں کوئی ایسی آیت وارد ہوئی ہے؟ جواب: جی ہاں سُورۂ حاقّہ (۶۹: ۱۹) میں ہے: اُس وقت جس کا نامۂ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا لو دیکھو، پڑھو میرا نامۂ اعمال، میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔

سوال: کیا بہشت میں کتابِ اعمال ہوگی یا نورانی مُووِی؟ جواب: دونوں چیزیں ہو سکتی ہیں، کیونکہ خزائنِ الٰہی میں دونوں کا ریکارڈ موجود ہے، اور دونوں وہیں سے اس دُنیا میں آئی ہیں۔ اور تمام ممکن چیزیں خزائنِ الٰہی سے آتی ہیں (۱۵: ۲۱)

بحوالۂ اُردو جامع انسائیکلوپیڈیا جلدِ دوم ص۱۱۳۶ قرآن حکیم میں ستّر ہزار عُلُوم ہیں، کتاب الاتقان حصّۂ دوم ص۳۱۹ پر بھی عُلُوم القرآن کی یہی تعداد (ستّر ہزار) درج ہے۔

سُورۂ اعراف (۷: ۵۳) میں خوب غور سے دیکھنا ہوگا کہ قرآن کی تاویل روحانی قیامت کی صورت میں آنے والی تھی، اس لئے وہ حُجّتِ قائمؑ اور حضرتِ قائمؑ کے مبارک زمانے میں آچکی ہوگی، اب صرف نتیجے کے طور پر دُنیا میں کوئی

مفید تبدیلی مُتوقّع ہے، اور مادّی سائنس کی مزید ترقّی کے ساتھ ساتھ روحانی سائنس یا ظہوراتِ معجزات کا یقین کیا جا سکتا ہے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

پیر، ۲۵، فروری، ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔۲۱

بحوالہ المیزان فی تفسیر القرآن، الجزء الخامس، ص۲۷۰:
قَالَ الصّادِق علیہ السّلام : لَوْلَا أَنّ الشّیَاطِینَ یَحُومُونَ حَوْلَ قُلُوبِ بَنِی آدَمَ لَرَأَوا مَلَکُوتَ السّمٰوٰتِ وَالأَرضِ۔
ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر شیاطین بنی آدم کے دلوں کے گرد نہ پھرتے ہوتے تو آدمیوں کو آسمانوں اور زمین کی روحانی سلطنت نظر آتی۔

ساتھ ہی ساتھ رسولِ اکرم صلعم کا یہ ارشاد بھی ہے: لولا تَکثِیر فِی کَلامِکُم وَتَمرِیج فِی قُلُوبِکُم، لَرَأیتُم مَا أَرَی وَلَسَمِعتُم مَا أَسمَعُ = اگر تمہاری اپنی باتوں میں کثرت نہ ہوتی اور تمہارے دل غافل اور بے قابو نہ ہوتے تو تم وہ کچھ دیکھتے اور سنتے جو میں دیکھتا ہوں، اور سنتا ہوں۔

سورۂ عنکبوت (۲۹: ۶۹) میں ارشاد ہے: وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهدِیَنَّهُم سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ المُحسِنِینَ۔ ترجمہ: جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے، اور یقیناً اللہ نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے۔

بحوالہ سورۂ احزاب (۳۳: ۴۱-۴۲): یَاۤأَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔
ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام
اسکی تسبیح کرتے رہو۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
پیر، ۲۵ فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲۲

علم وحکمت کا سوال، منجانب عزیزانِ من جن کی خدمات اور قربانیاں علم کے لئے بے شمار ہیں۔ بحوالہ کتاب صنادیقِ جواہر ص ۳۵۰-۳۵۱۔

سوال۔ ۴۷۸: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ اس سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے پانچ ارشادات ہیں: (الف) اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوری (ب) اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ القَلَمَ (ج) اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ العَقلَ (د) اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اللَّوحَ (ھ) اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الرُّوحَ۔ آپ یہ بتائیں کہ پانچ مختلف چیزیں ایک ساتھ اوّل کس طرح ہو سکتی ہیں؟ کیا قلم اور لوح عقل وجان کے بغیر ہیں؟۔ جواب: (۱) یہ ایک ہی حقیقت ہے جس کے ازلی نام یہاں پانچ ہیں، اس کا تذکرہ کسی بھی نام سے ہو سکتا ہے، چنانچہ آنحضرتؐ نے موقع ومحل کے مطابق اس کا ایک نام ظاہر فرمایا (۲) قلم اور لوح عقل وجان کے سوا نہیں ہیں، یہ نبیؐ اور علیؑ کے نورِ واحد کے اسمائے ازل ہیں۔

سوال۔ ۴۷۹: آپ نے تو بتایا تھا کہ نورِ محمدؐ قلم ہے اور نورِ علیؑ لوح، کیا یہ ضروری نہیں کہ یہ دونوں چیزیں الگ الگ ہوں؟ اگر نورِ نبیؐ عرش ہے اور نورِ امامِ مبینؑ کرسی، تو کیا یہ دونوں درجے جدا جدا نہیں ہیں؟۔ جواب: (۱)

عالمِ شخصی کے بہت سے مراحل کے بعد حظیرۃ القدس/ عالمِ وحدت آتا ہے، جس کے بارے میں عُرفاء یہ کہتے ہیں کہ وہاں ایک ہی عظیم فرشتہ قلم بھی ہے اور لوح بھی، یہی مَلَک محمدؐ و علیؑ کا نورِ واحد بھی ہے، اور عقلِ کُلّ و نفسِ کُلّ بھی یہی ہے (۲) یقیناً نورِ نبیؐ عرش ہے اور نورِ علیؑ کُرسی، لیکن یہ نورِ واحد ہے اور فرشتۂ واحد، جو عرش بھی ہے اور کُرسی بھی، بلکہ وہی عظیم فرشتہ روحانی آسمان بھی ہے اور زمین بھی۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
منگل، ۲۶ فروری ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط ۔ ۲۳

سوال منجانبِ مرکزِ علم و حکمت (لندن): کیا آپ نے ایک بڑا عجیب و غریب نورانی خواب تاشقورغان (سریقول) میں دیکھا تھا، سال شاید ۱۹۴۹ء تھا، اِس خواب میں آپ کی جسمانی قربانی ہو چکی تھی، سر ایک دیوار کے ساتھ آویزان، اور جسم زمین پر پڑا ہُوا تھا، آپ کی باشعور رُوح یا انا فضاء میں کچھ بلندی پر تھی، یہ فضاء چمکتے ہُوئے ذرّات سے پُر تھی، آپ کسی خوف کے بغیر یہ منظر دیکھ رہے تھے، کیا آپ تصدیق کرتے ہیں کہ آپ نے امامِ مُبین کا یہ معجزہ ہم کو بتا دیا تھا؟ جواب: جی، جناب یہ بالکل سچ اور ناقابلِ فراموش معجزہ ہے، لیکن اِس کی تاویل الگ ہے، مگر یہ یاد نہیں کہ میں نے اسکی تاویل کے لئے کہیں کوشش کی ہے یا نہیں۔

اُستاذِ عزیز کیا یہ بات درست ہے کہ آپ نے اپنے قریبی عزیزوں کو حُجّتِ قائمؑ اور حضرتِ قائمؑ کے خاص اسرار سے آگاہ کر دیا ہے، تاکہ یہ گواہی جماعت کے خاص افراد میں مُنتقل ہو جائے؟ جواب: جی ہاں میں نے ایسا کیا ہے، کتابِ وجہِ دین سب کے سامنے ہے۔

میں عرصۂ دراز تک امام علیہ السّلام کے روحانی ۔ باطنی ۔ نورانی معجزات کو تحریر میں لانے سے ڈرتا رہا، آخرکار وہ وقت گزر گیا، اور ھادیٔ زمان کی جانب سے توفیق و ہمّت عطا ہوئی، پس میں نے امامِ مُبین کے بیشمار

معجزات میں سے چند کو ظاہر کرنے کے لئے سعی کی ہے، قرآن اور اسلام میں شہادت (گواہی) بڑی اساسی اور اصلی چیز ہے، پس اگر میں نے امامِ آلِ محمدؑ کا کوئی معجزہ دیکھا ہے اور کسی خوف کی وجہ سے اسکی شہادت (گواہی) کو چھپاتا ہوں، تو یہ امام کے عاشقوں پر بڑا ظلم ہے، لہٰذا اب دورِ قیامت یعنی دورِ تاویل ہے تو اس میں اپنی بساط کے مطابق حضرتِ امام علیہ السّلام کے معجزات کو دوستوں پر ظاہر کرنا ہوگا، اِنشاءاللہ۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
منگل، ۲۶ فروری ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲۴

سوال منجانبِ اہلِ دانش: آپ نے امامِ وقت علیہ السّلام کا اوّلین معجزہ کب اور کہاں دیکھا تھا؟ جواب: سال ۱۹۴۶ء شہرِ پونا میں، اسی سے متعلق میرا ایک بروشسکی مصرع ہے: ؎ جار جلوۂ اوّل غنُم لو زلزلہ ئیدثم = جب مجھ کو پہلا دیدار ہُوا تھا تو اُس وقت میں نے معجزۂ زلزلہ دیکھا تھا۔

سوال: حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے آپ کو کب اور کہاں اسمِ اعظم کے سِرِّ اعظم سے آگاہ فرمایا تھا؟ جواب: ڈائمنڈ جوبلی کا زمانہ تھا، اور بندۂ ناچیز کو اسمِ اعظم کا عطیہ حسن آباد زیارت (بمبئی) میں ملا تھا۔ سوال: آپ کو نورِ باطن یا اسمِ اعظم کی پہلی روشنی کب نظر آئی تھی؟ اور کہاں؟ جواب: کھارادر پرانا جماعت خانہ میں (سال ۱۹۴۸ء)۔

آپ نے اپنے دوستوں کو درسِ محنت دینے کی غرض سے اپنی ایک مثال پیش کی ہے، وہ یہ ہے کہ شروع شروع میں آپ کا یہ خیال تھا کہ میری محنت کے بغیر اسمِ اعظم خود از خود معجزات کرے گا، حالانکہ آپ کا یہ خیال درست نہ تھا، پھر آپ کو احساس ہُوا کہ مولائے پاک (ارواحنا فداہٗ) کی روشن ہدایات میں محنت، محنت اور ہمیشہ محنت کا حکم ہے، پس آپ نے کہا ہے: میں

اپنے آپ سے بڑا شرمندہ ہو گیا، اور عزم مُصمّم کر لیا کہ اب مجھے شب خیزی اور سخت ریاضت سے کام لینا ہے، میں نے رات کے وقت کمرہ اور بستر کو خیر باد کہا، جماعتخانہ کی سیڑھیوں پر بسیرا لینے لگا، پرندہ پاؤں پھیلا کر نہیں سویا کرتا، وہ کسی درخت کی نازک ٹہنی پر صرف بسیرا لیتا ہے، جماعت خانہ کی سیڑھیوں میں ایمانی جماعت کے پیروں سے میرے لئے برکت جمع ہوئی تھی، پس میں تقریباً ایک چلّہ پاک جماعت خانہ کی نورانی عبادت میں ٹھیک طرح سے حاضر رہا، پھر بفضلِ مولا پہلی روشنی نظر آئی، اور اسکی مقناطیسی کشش کی کیا تعریف کر سکتا ہوں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
منگل ۲۶، فروری ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲۵

سوال منجانبِ عاشقانِ نُورِ امامِ زمان روحی فداہ: قرآنِ حکیم کا کوئی بھی لفظ معنوی حقیقت اور تاویلی حکمت کے بغیر نہیں ہے، پس آپ یہ بتائیں کہ بحوالۂ سورۂ بقرہ (۲: ۱۳۸) صِبْغَةَ اللّٰہ (رنگِ خدا) سے کیا مُراد ہے؟

جواب: اس سے نورِ عبادت = نورِ اسمِ اعظم مراد ہے، جس کا ظہور چار رنگوں میں ہوتا ہے، نُورِ اخضر (سبز نور) نُورِ اصفر (زرد نور) نُورِ احمر (سُرخ نور) نُورِ اَبیَض (سفید نور) یہ چار رنگ کے انوار دراصل عرشِ عظیم ہی کے ہیں، اور وہاں سے ان کی نہریں عالمِ شخصی اور دنیا تک جاری ہیں، پس آیتِ صِبْغَةَ اللّٰہ (۲: ۱۳۸) میں اللہ کی عبادت کا بھی ذکر ہے، اور سب سے کامیاب عبادت تو اسماءُ الحُسنیٰ (۷: ۱۸۰) اسمِ اعظم ہی سے ہوتی ہے، پھر اس کا مطلب یہ ہُوا کہ جب بھی اسمِ اعظم کی ابتدائی روشنی نظر آئے گی اس میں زبردست دِلکشی کیوں نہ ہو جبکہ وہ رنگِ خدا ہے۔

سوال: بحوالۂ سورۂ نمل (۲۷: ۶۰) حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ = باغاتِ خوشنُما = انتہائی مُسرّت بخش باغات، کیا یہ صرف دُنیائے ظاہر کے باغ ہیں، یا عالمِ شخصی میں بھی باغات ہیں؟ جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے عالمِ شخصی میں جو باغات بنائے ہیں وہ چار رنگ کے

انوار سے ہیں: یعنی نورِ سبز، نورِ زرد، نورِ سُرخ اور نورِ سفید پر مبنی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَوَّلِ بِلَا اَوَّلٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَالْاٰخِرِ بِلَا اٰخِرٍ يَكُوْنُ بَعْدَهٗ۔

ترجمہ: جس جس پہلو سے تعریف ممکن ہے اس کا سزاوار وہ معبود ہے جو سب سے اوّل ہے بغیر کسی اوّل کے جو اس سے پہلے ہو، اور سب سے آخر ہے بغیر کسی آخر کے جو اس کے بعد ہو۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

بُدھ، ۲۷ فروری ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲۶

سوال منجانب صاحبانِ عقل: اگر عرفاء جیتے جی مر کر زندہ ہو جاتے ہیں، تو کیا وہ اس دُنیا میں اپنے رَبّ کو دیکھ سکتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے، تو پھر اِس کا قرآنی ثبوت کیا ہے؟ جواب: سُورۂ شوریٰ (۴۲: ۵۱) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا۔ ترجمہ: کسی بشر کے لئے یہ قانون نہیں کہ جب اللہ اُس کو دیدار دیتا ہے تو اسی حال میں اللہ اس سے کلام بھی کرے، مگر ہاں وحی ہوگی یعنی دیدار ہی میں بہت سے اشارے ہیں، اور جب بھی کلام ہو تو وہ حجاب کے پیچھے سے ہوگا۔

اِس آیۂ شریفہ میں یہ روشن دلیل ہے کہ خدا کے دوستوں کو دنیا ہی میں اپنے رب کا پاک دیدار ہوتا ہے، کیونکہ قرآنِ حکیم کا ارشاد ہے: وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (۱۷: ۷۲)۔ ترجمہ: اور جو اس دُنیا میں اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ اب آپ اس قانونِ قرآن کی روشنی میں سوچ کر یہ بتائیں کہ دُنیا ہی میں نورِ الٰہی کا دیدار اور معرفت ممکن ہے یا نہیں؟ جب خدا ظالم نہیں ہے تو امرِ ناممکن کی وجہ سے کسی کو آخرت میں کیسے اندھا بنائے گا؟ ہاں یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے اپنے پاک نور کو اپنا مظہر اور نمائندہ بنا کر ہمیشہ دُنیا میں رکھا ہے، اور اللہ

ذاتِ سُبحان کو نہ تو کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی معرفت ممکن ہے، پس امامِ مُبین اللہ کا نور ہے، لہٰذا اسی کا دیدار اللہ کا دیدار ہے اور اسی کی معرفت حضرتِ ربّ کی معرفت ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

بُدھ، ۲۷ فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲۷

سوال منجانبِ جملہ عزیزانِ من اب جو سوال ہوگا، وہ سب سے اہم، سب سے اساسی، سب سے عظیم، سب سے مشکل، اور سب سے مفید ہے، وہ ہے: آیا امامِ زمانؑ اللہ کی تاویل ہے؟ اگر آپ جواباً یہ کہتے ہیں کہ ہاں یہ حقیقت ہے تو اس پر بزرگانِ دین کی شہادتیں کہاں ہیں؟

جواب: کتابِ سرائر ص ۲۲ پر ہے: فاللّٰہُ تعالیٰ خالِقُ آدمَ بِیدِہٖ مِن الطّینِ اللازِبِ، وھُو واقِعٌ علیٰ امامِ الزمانِ اِذْ ھُوَ مَنْصُوبٌ مِنْ قِبلِ اللّٰہِ وعامِلٌ بِاَمرِ اللّٰہِ، وَقع عَلَیہِ اِسمُ اللّٰہِ= اللہ تعالیٰ نے بدستِ خود آدم کو چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا، یہ فعل امامِ زمانؑ پر واقع ہوتا ہے جبکہ وہ اللہ کی جانب سے مقرّر ہے، اور وہ خدا ہی کے حکم سے کام کرتا ہے، لہٰذا اُس پر اسمِ "اللہ" کا اطلاق ہو جاتا ہے۔

ص ۲۹: فقالَ (اِنِّی جاعِلٌ فِی الارضِ خلیفۃً ۲: ۳۰) وَ ھٰذا الخِطاب مِن امامِ الزمان الذی ھُو القائمُ لِاَھلِ زمانِہٖ مَقام اللّٰہ، اِذ کَانَ اللّٰہ نَصبَہٗ وَاَقامَہٗ، فَسُمِیَ بِاللّٰہِ اِذْ ھُوَ مِن فعلِ اللّٰہ۔

کتابِ وجہِ دین (ص ۱۳۹) سورۂ اخلاص سے تاویلی اسرار کو سمجھنے

کے لئے کوشش کریں، خصوصاً ہُویت، اور لفظِ اللہ کے چار حروف = عقلِ کُلّ، نفسِ کُلّ، ناطق، اساس۔

کتاب زادُ المُسافِرین ص۱۸۳ پر جو حدیثِ قدسی ہے، اس کے تحت دیکھیں۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
جمعرات ۲۸، فروری ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۲۸

سوالِ کُلّی منجانب جُملہ عزیزانِ قلبی و رُوحی جو قسط ۲۷ کے ساتھ پیوستہ ہے:

بحوالہ ہزار حکمت (ح : ۶۶۸) حضرتِ امام محمّد باقر علیہ السّلام کا ارشادِ مُبارک ہے: ماقِیلَ فِی اللہِ فَھُوَ فِینَا = جو بات اللہ تعالیٰ کے متعلّق کہی گئی ہے وہ ہم پر صادق آتی ہے۔ اِس ارشادِ مُبارک میں یہ حقیقت چمک رہی ہے کہ امامِ زمان یقیناً اللہ کی تاویل ہے، مذکورہ کتاب (ح : ۶۶۴) کو بھی پڑھ لیں۔

کتابِ ہزار حکمت (ح : ۶۲۱) میں حدیثِ شریف ہے: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ = علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ یہاں اِس حقیقت کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ یقیناً علی وَجہُ اللہ ہے، اور اِس میں بہت سی عظیم حکمتیں ہیں، پس یہ حقیقت ہے کہ امامِ زمان علیہ السّلام اللہ کی تاویل ہے، آپ ہزار حکمت میں: ح: ۶۲۰ ۔ ۶۲۴ کو دیکھیں۔

حضرتِ مولا علی صلوٰتُ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: اَنَا النُّوْرُ الَّذِی اقْتَبَسَ مِنْہُ مُوسٰی فَھُدٰی یعنی میں وہ نور ہوں جس سے موسیٰ نے روشنی طلب کی، تو ہدایت پائی۔ کوکبِ دُرّی، بابِ سوم، منقبت ۔ ۳۰۔

سورۂ نمل (۲۷: ۸) فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ = وہاں جو پہنچا تو ندا آئی کہ مُبارک ہے وہ جو آگ = نور میں ہے اور جو اس کے ماحول میں ہے (یعنی قریب ہے) پاک ہے اللہ جو عوالمِ شخصی کا پروردگار ہے۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
جمعہ، یکم مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔۲۹

سوغاتی اور نمائندہ سوال: برائے عاشقانِ امامِ زمانِ اقدس واطہر (ارواحنا فداہ)۔

جب مولا علی علیہ السّلام کا فرمانِ مبارک ہے: اَنَا النُّوْرُ الَّذِی اقْتَبَسَ مِنْہُ مُوسیٰ فَھُدٰی = یعنی میں وہ نور ہوں، جس سے موسیٰؑ نے روشنی طلب کی تو (کُلّی) ہدایت پائی۔

سوال: کیا اِس کا واضح مطلب یہ نہیں ہے کہ یہی پاک نور حضرت موسیٰؑ کی تمام زندگی پر محیط تھا، اور اہلِ دانش جانتے ہیں کہ قرآنِ حکیم میں سب سے طویل قصہ حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ ہارون علیہما السّلام کا ہے، پس عاشقانِ نور کو میرا عاجزانہ مشورہ ہے، کہ وہ قرآنی آئینۂ موسیٰؑ و ہارونؑ میں محمدؐ و علیؑ کے نورِ پاک کو دیکھنے کے لئے سعیٔ بلیغ کریں۔

سوال: حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کو ایک آگ نظر آئی تھی (۲۰: ۱۰)(۲۷: ۸)(۲۸: ۲۹) کیا یہ مادّی آگ تھی؟ آیا یہ عالمِ شخصی کا مُشاہدہ یہ معجزہ تھا؟

جواب: یہ نورِ علی تھا، جس کا مشاہدہ آفاق وانفس دونوں میں ہوتا ہے۔

مولوئ معنوی جلال الدین رومی کہتے ہیں: کوکبِ دُرّی ص۱۳۱

ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
ہم عابد و ہم معبد و معبود علی بُود
موسیٰ و عصا و یدِ بیضا دِ نبوّت
در مصر بفرعون کہ بنمود علی بُود

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
جمعہ، یکم مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۳۰

سوغاتی اور نمائندہ سوال برائے عاشقانِ مولائے زمان علیہ السّلام (روحی فداہ)۔

بحوالۂ کتاب کوکبِ دُرّی بابِ دوم منقبت ۹۸ میں یہ حدیث شریف ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے مولا مرتضیٰ علیؑ کے چہرۂ مبارک کے نور سے ستّر ہزار فرشتے پیدا کیے، آیا یہ تاویل درست ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ ہر امام زمانؑ کے نور سے اسی طرح اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے؟ جواب: جی ہاں یہ تاویل درست اور حقیقت ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَاطَبَنِیْ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ بِلُغَۃِ عَلِیٍّ قُلْتُ یَارَبِّ خَاطَبْتَنِیْ اَمْ عَلِیٌّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اَنَا شَیْءٌ لَسْتُ کَالْاَشْیَآءِ اُقَاسُ بِالنَّاسِ وَ اُوْصَفُ بِالشُّبْہَاتِ خَلَقْتُکَ مِنْ نُوْرِیْ وَخَلَقْتُ عَلِیًّا مِنْ نُوْرِکَ فَاطَّلَعْتُ عَلٰی سِرِّ قَلْبِکَ فَلَمْ اَجِدْ فِیْ قَلْبِکَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَخَاطَبْتُکَ بِلُغَتِہٖ وَلِسَانِہٖ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبُکَ، ترجمہ: مناقب خطیب بحر المناقب اور خلاصۃ المناقب میں مرقوم ہے کہ رسولؐ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج مجھ سے علیؑ کی زبان میں

خطاب فرمایا، میں نے عرض کی اے پروردگار تُو نے مجھ سے بات کی ہے یا علیؑ نے؟ فرمایا، اے محمدؐ، میرا وجود اشیاء کی طرح نہیں ہے، جو آدمیوں پر مجھے قیاس کیا جائے، اور تشبیہات سے میرا وصف بیان کیا جائے، میں نے تجھ کو اپنے نُور سے پیدا کیا ہے اور علیؑ کو تیرے نُور سے، اور میں تیرے دِل کے اسرار پر واقف ہُوا، پس تیرے نزدیک علیؑ سے بڑھ کر کسی کو دوست نہ پایا، اس لئے اس کی لغت اور زبان میں گفتگو کی، تاکہ تیرا دل تسلّی پائے اور اُنس پکڑے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
جمعہ، یکم مارچ ۲۰۰۲ء

کنزُالاَسرار۔ قسط۔ ۳۱

سوالِ سوغاتی یعنی تحفہ بے مثل از سفرِ عالمِ شخصی برائے عزیزانِ قلبی

وَرُوحی:۔

حَدِیثِ معراج میں لفظِ سَرِیر کا اصل ترجمہ تخت تھا، اِس صورت میں یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ جَلّ شَانَہٗ نے آنحضرتؐ کے پاک وپاکیزہ دل کے تخت پر علیؑ کو دیکھا اِسی وجہ سے خدا نے علیؑ ہی کی آواز میں اپنے محبُوب رسولؐ سے کلام کیا، کیا یہ خیال درست ہے؟ **جواب:** جی ہاں بالکل درست ہے، اور مولای روم نے بھی یہی کہا ہے:

محمّد بُود قبلہ گاہِ عالم
ولی بر تختِ دل سلطان علی بُود

ترجمہ: محمّد سارے جہان کے لئے، قبلہ اور کعبہ کا درجہ رکھتے تھے، لیکن ان کے دل کے تخت پر علی بادشاہ تھا۔ کتاب سلسلۂ نُورِ امامت صہ ۹۶ پر بھی یہ شعر ہے۔

لفظ سَرِیر (واحد) تخت، اور اس کی جمع سُرُر، قرآن (۱۵: ۴۷) میں موجود ہے، وہ ارشاد یہ ہے: اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (۱۵: ۴۷) ترجمہ: وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔ اِس میں سلاطینِ

بہشت کا ذکر ہے، کیونکہ سَرِیر = تخت، بادشاہ = سُلطان کے سوا نہیں ہوتا ہے، اگر ہوتا ہے، تو وہ بحقیقت سریر = تخت نہیں ہے، آمنے سامنے کی تاویلی حکمت ہر تبہ یا یک حقیقت ہو سکتی ہے۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
سنیچر ۲، مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۳۲

سوالِ سوغاتی۔ تحفۂ لاثانی از سفرِ روحانی: حدیثِ معراج کی برکت سے ایک خاص الخاص اعلیٰ سطحی سوال دل میں آیا، وہ اور اس کا جواب عزیزانِ قلب وجان کے لئے تحفہ ہے، گر قبول افتد زہے عزّ وشرف! وہ پُرحکمت سوال یہ ہے کہ قرآنِ حکیم کے پانچ مقامات پر یہ ذکر آیا ہے کہ اہلِ جنّت مسندوں یعنی سریروں پر ہوں گے، آیا اِس میں ان لوگوں کا ذکر ہے، جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ بے پایان سے سلاطینِ بہشت بناتا ہے؟ جواب: جی ہاں، یقیناً لفظِ تاج یا تختِ بادشاہی کی دلیل ہے، اور قرآنِ عزیز کے وہ پانچ مقام یہ ہیں: (۱۸: ۳۱)۔ (۳۶: ۵۶)۔ (۷۶: ۱۳)۔ (۸۳: ۲۳)۔ (۸۳: ۳۵)، اِن مقامات میں سے ایک مثال سورۂ یاسین (۳۶: ۵۵-۵۶) اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِہُوۡنَ ھُمۡ وَاَزۡوَاجُھُمۡ فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوۡنَ، ترجمہ: تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک شغل میں ہیں باتیں کرتے (بہشت کے بہترین مشاغل روحانی، علمی، حکمتی، عقلی، عرفانی، کشفی، تجلیاتی، اور معجزاتی وغیرہ ہیں)۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

سنیچر ۲، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۳۳

سوالِ سوغاتی = تحفۂ لاثانی از سفرِ عرفانی:

حضرتِ مولانا امام سلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ہے، تم نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ (کلامِ امامِ مُبین، حصۂ اوّل منجیوڑی۔ ۲۸-۱۲-۱۸۹۳ء)۔

کیا آپ نورانی بدن کے بارے میں کچھ وضاحت کریں گے؟ جواب:

جی اِنْ شَاءَ اللہ، نورانی بدن کے کئی نام ہیں: جسمِ لطیف = مخلوقِ لطیف = روحانیین = جُثّۂ ابداعیّہ، اگر میں کہوں جِنّ تو اس سے لوگ ڈرتے ہیں، حالانکہ جِنّ اچھے بھی ہوتے ہیں، اور بُرے بھی، اور اچھے مومن جِنّ فرشتے ہوتے ہیں، اور بڑی عجیب بات ہے کہ لوگ لفظِ پری کو پسند کرتے ہیں، جبکہ لفظِ جِنّ کو پسند نہیں کرتے، حالانکہ یہ ایک ہی مخلوق ہے، جس کا نام عربی میں جِنّ اور فارسی میں پری ہے۔ پس جو لوگ اللہ، رسولؐ اور امامِ زمانؑ کی حقیقی اطاعت کر کے نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جائیں گے، وہ سلاطینِ بہشت ہوں گے، درحالے کہ نورانی بدن = جثۂ ابداعیہ خود حضرتِ سُلیمان علیہ السّلام ہی کی طرح روحانی بادشاہ اور اپنا نورانی بدن، کائنات میں پرواز کرنے والا سلیمانی تخت، اپنی ہستی، نورانی محل، اپنی بے شمار لحاقی روحیں، لشکر وغیرہ ہوں گے۔

مادّی سائنس کی روزافزوں ترقّی کے تناظر میں کہ کس طرح بہت سی الگ الگ مشینیں رفتہ رفتہ مل کر ایک ہوتی جارہی ہیں، ہم اسی دلیل سے نورانی بدن کے بارے میں یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے آپ میں سب کچھ ہے، جیسا کہ حکیمِ نامور پیر ناصرِ خسرو فرماتے ہیں:

زنُورِ اُو تو ہستی ہمچو پرتَو
حجاب از پیش بردار و تُو اوشو

تُو اُس کے نُور کا عکس یا تصویر ہے، حجاب کو سامنے سے ہٹا کر تُو وہ ہو جا۔ جیسا کہ میرا شعر ہے:

تُو ھُو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہاں تُو ہے۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
سنیچر ۲، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزُالاَسرار۔ قسط۔ ۳۴

نُمائندہ سوال برائے عزیزانِ حلقۂ حکمت:

سوال: قرآنِ حکیم یاحدیثِ قدسی، یا حدیثِ نبوی میں یہ اشارہ کہاں ہے کہ انسان جسمِ لطیف میں پرواز کرے گا؟ جواب: خداوند تعالیٰ اپنے جن نیک بندوں کے لئے ایک نورُ مقرر فرماتا ہے (۲۸:۵۷) اس کے بہت سے عظیم مقاصد میں سے ایک مقصد چلنا بھی ہے، اور چلنے میں روحانی ترقی بھی ہے اور علمی و عرفانی اِرتقا بھی ہے، اور فرشتہ بن کر پرواز کرنا بھی۔

حضرتِ مولانا امام سُلطان محمّد شاہ صَلَواتُ اللہ عَلیہ کے ارشاداتِ عالی کو پڑھیں اور خوب غور کریں کہ مومن کی روح کس طرح فرشتہ ہو سکتی ہے؟ فرشتہ تو ہمیشہ پرواز کرتا ہے۔

عملی تصوّف کی پیاری کتاب میں معجزۂ نوافل کو پڑھیں: تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے، جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے، اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، یہاں زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے! جب خدا سالک کا روحانی پاؤں بن جائے اور عقلی پاؤں بن جائے تو کیا اس میں چلنے اور پرواز کرنے کے

معنی ایک نہیں ہوتے؟ ہاں یہاں روحانی پرواز، جسمِ لطیف کی پرواز اور عقلی پرواز کے معانی جمع ہیں، حاضر امام (روحی فداہٗ) کا فرمانِ اقدس ہے:
آپ کو دانا ہونا ہے اور دانائی سے سوچنا ہے مولانا حاضر امام صلوات اللہ علیہ نے بار بار ارشاد فرمایا ہے: دانا ہو جاؤ، دانائی اور حکمت سے کام لو! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاکیدی فرمان تھا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)
اتوار، ۳ مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۳۵

نمائندہ سوال برائے عزیزان و رفیقانِ روحانی: حضرتِ مولانا امام سلطان محمدّ شاہ علیہ السّلام (ارواحنا فداہٗ) نے فرمایا: تم ہماری روحانی اولاد ہو، اور یاد رکھنا کہ "روح ایک ہی ہے"۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّہ اوّل۔ ممباسہ۔ ۱۲۔ ۱۱ - ۱۹۰۵ء)۔

حُجتِ قائم علیہ السلام کا یہ بابرکت اور پُرحکمت فرمان تاکیدی، تاویلی اور کلیدی نوعیّت کا ہے، لہٰذا آپ یہ بتائیں کہ اِس فرمانِ مُبارک کا تعلق قرآنِ حکیم کی کس آیۂ کریمہ کے ساتھ ہے؟

جواب: اس کا براہِ راست تعلق آیاتِ نفسِ واحدہ کے ساتھ ہے، اور وہ پانچ ہیں: (۱:۴) (۹۸:۶) (۱۸۹:۷) (۲۸:۳۱) (۶:۳۹)۔

اگرچہ یہ آیاتِ شریفہ پانچ ہیں، لیکن ان کا پُرحکمت مضمون و بیان ایک ہی ہے، اور وہ نفسِ واحدہ ہی ہے، سب سے اوّلین نفسِ واحدہ حضرتِ آدم خلیفۃُ اللہ علیہ السّلام تھا، بحوالہ کتابِ سرائر، ص ۲۲:

وَاِنَّ آدَمَ فِی نَفْسِ الْحَقِیْقَۃِ بِشَرْحِ التَّاْوِیْلِ اِنَّمَا کَانَ اَحَدُ مُسْتَجِیْبِی اِمَامِ الزَّمَانِ، مُتَحَمِّلُ الذِّکْرِ، وَکَانَ مُجْتَھِدًا شَدِیْدَ الْاِجْتِھَادِ۔ آدم دراصل امامِ زمان کے مُستجیبان میں سے

ایک مُستجیب تھا، اور اُس کو اسمِ اعظم کا ذکر عطا ہُوا تھا، اور وہ اِس مُبارک ذکر میں بڑی سخت کوشش کرتا رہتا تھا۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

اتوار ۳، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۳۶

حضرتِ مولانا امام سُلطان محمد شاہ صلوٰتُ اللہ علیہ (روحی فداہُ) کا پُرحکمت فرمان ہے: مومن کی رُوح ہماری رُوح ہے۔ (کلامِ امامِ مُبین۔ حصّہ اوّل۔ راجکوٹ۔ ۲۰-۲-۱۹۱۰ء)۔

سوال: کیا آپ اِس فرمانِ اقدس کی حکمت بیان کر سکتے ہیں؟ جواب: جی ہاں، اِن شاءَاللہ! آپ علیہ السّلام نفسِ واحدہ تھے اور حُجّتِ قائم بھی، نفس = جان = رُوح، واحدہ بروزنِ فاعلہ، بمعنیٔ فاعلہ اور فاعل یعنی وہ رُوح جو اپنی ذات میں ایک ہے، اور تمام ارواح کو بھی اپنے ساتھ ایک کر لیتی ہے، اِس کی تاریخی مثال آدم ہے کہ آدم میں بذریعۂ حشرِ رُوحانی کُلّ ارواح جمع ہوئی تھیں، اور اللہ تعالیٰ نے اِن جُملہ ارواح کو آدم کی ذُرّیّت بنا دیا تھا اس مثال سے نفسِ واحدہ کے وہ معنی درست ثابت ہُوئے جو یہاں اوپر بیان ہوئے ہیں۔

مولائے پاک کا یہ فرمان کہ "مومن کی روح ہماری رُوح ہے"، کئی حکمتوں کا حامل ہو سکتا ہے، منجملہ یہ اِشارہ نمایاں ہے کہ آپ سب میں مولا کی ایک نمائندہ رُوح ہے، پھر آپ کے لئے فنا فی الامام کا عظیم الشّان مرتبہ ممکن ہے اور یہ فنائے مُبارک تاویلاً فنا فی اللہ ہی ہے لیکن اس کی شرائط کیا کیا ہیں، ان کو سمجھنے اور بجا لانے کے لئے مولائے پاک کے ارشادات کو بار بار

پڑھیں، بار بار، کیونکہ امام کے ارشادات کا بار بار مطالعہ ایک فرشتگانہ عبادت ہے، اس سے آپ میں عالی ہمتی آئے گی، اور عشق پیدا ہوگا، علم و حکمت اور ذکر و عبادت سے اپنے آپ کو تیار کریں۔ آمین! ثُمَّ آمین!

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر ۴، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۳۷

سوالِ عقیدتمندانہ و عاشقانہ، دربارۂ سلسلۂ آلِ ابراہیم آلِ محمدؐ: تمام عُلمائے کرام اِس تاریخی حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں کہ آلِ ابراہیمؑ کے دو سلسلے چلے آئے تھے، ایک سلسلہ حضرتِ اسماعیلؑ کی اولاد کا تھا، اور دوسرا سلسلہ حضرتِ اسحاقؑ کی اولاد کا، آپ یہاں ہمیں یہ بتائیں کہ اِن دونوں سلسلوں کی رسمی وراثت آنحضرتؐ کو کن واسطوں سے مِل گئی تھی؟ جواب: یہاں یہ امر ضروری ہے کہ آنحضرتؐ کا سلسلۂ نسب لکھا جائے اور وہ یہ ہے: محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لُوّی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ابنِ خزیمہ ابنِ مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ بحوالۂ کتاب سیرۃُ النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم (جلدِ اوّل۔ صہ ۱۰۸) از علّامہ شبلی نعمانیؒ و علّامہ سیّد سُلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرتِ اسماعیلؑ کی اولاد سے امامانِ مُستقر ہوئے، اور اسی سلسلے کا آخری امام حضرتِ ابوطالب علیہ السّلام تھا، آپ کا نام عمران تھا، خاندانی نام عبد مناف، رسول کی کفالت کی وجہ سے ذوالکفل بھی کہلاتے تھے، آپ نے رسولؐ کے لئے کئی حیثیتوں میں کام کیا، آپ نے حضرتِ محمدؐ کو ذِکرِ اسمِ اعظم

کا باطنی طریقہ سکھایا، یہ ہُوا آنحضرتؐ کو خاندانِ اسماعیلؑ سے وراثت کا ملنا، اسی طرح خاندانِ اسحاقؑ سے نبوّت و رسالت کی میراث بھی آپؐ کو مل گئی تھی، یہ امانت بحیراؑ سے ملی تھی، ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کے دادا ہاشم کو اولادِ اسحاقؑ کی نبوّت و رسالت مل چکی تھی۔

نصیرالدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر، ۴ مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۳۸

سوالِ عرفانی برائے برادران وخواہرانِ روحانی: سورۂ زُخرُف (۴۳: ۲۸) میں ارشاد ہے: وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ مفہوم: اور ابراہیمؑ نے امامت کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا۔ اگرچہ کتابِ سرائر صرف اسی طرح سے ہے، پھر بھی ضروری سوال یہ ہے کہ یہ کونسا کلمہ ہے جس کے ساتھ امامت کا تعلق ہے؟ جواب: یہ کلمہ اسمِ اعظم ہے جس کے ذریعے سے حضرتِ ابراہیمؑ نے بحکمِ خُدا نُورِ امامت کو اپنی اولاد میں منتقل کر کے باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تھا، تاکہ ہر زمانے میں لوگ اپنے امامِ وقت سے رجوع کریں، اور یہ سُنّتِ الٰہی زمانۂ آدم سے چلی آئی تھی، سُورۂ نِساء (۴: ۵۴) میں ارشاد ہے: فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا = یقیناً ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں ایک بہت بڑی سلطنت دی۔

آلِ ابراہیمؑ امامانِ مستقر از سِلسلۂ اولادِ اسماعیلؑ ہیں اور امامانِ مُستودع از سِلسلۂ اولادِ اسحاقؑ، چونکہ ائمۂ مستودع کو تنزیلِ ظاہر کا کام کرنا تھا، اس لئے وہ مشہور ہو گئے، لیکن امامانِ مُستقر تاویلِ باطن کے لئے مقرر ہوئے تھے لہٰذا وہ مخفی رہے، پس آلِ ابراہیمؑ کے امامانِ مُستقر کا سِلسلہ کتابِ سرائر سے اس

طرح مُرتّب ہُوا ہے: حضرتِ اسمَاعیل اماوِاساس ابنِ ابراهیو کے بعد امام قیدار ابنِ اسمَاعیل، امَام الحمل ابنِ قیدار، امَام سلامان ابنِ الحمل، امَام نبت اِبنِ سلامان، امام الهُمیسع ابنِ نبت، امام أدد ابنِ الهُمیسع، امام آد ابنِ أدد، امَام عدنان ابنِ آد، امَام معد ابنِ عدنان، امَام نزار ابنِ معد، امَام مضر ابنِ نزار، امَام الیاس ابنِ مضر، امَام مدرکة ابنِ الیاس، امام خُزیمة ابنِ مدرکة، امام کنانة ابنِ خُزیمة، امام نضر ابنِ کنانة، امام مالك ابنِ نضر، امام فهر ابنِ مَالك، امَام غالب ابنِ فهر، امَام لُؤیّ ابنِ غالب، امَام کعب ابنِ لُؤیّ، امام مرّة ابنِ کعب، امَام کلاب ابنِ مرّة، امَام قصی ابنِ کلاب، امَام عبد مناف ابنِ قصی، امَام هاشو = عمرو = هاشوُ الاکبر = العلا ابنِ عبد مناف، امام عبدُ المطلب = عامر = شیبة ابن هاشو، امام مُقیو ابوطالب = عمران = عبد مناف = ذوالکفل ابن عبدُ المطلب۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔ آئی)

بدھ ۶، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزُالاَسرَار۔ قِسط۔ ۳۹

سوالِ مُعظّم عرفانی برائے برادران وخواہرانِ روحانی :۔

مسئلہ : حضرتِ امام عبدالمطلب علیہ السّلام نے جو بارہ نقیبان مقرّر کئے وہ کون کون تھے ؟ جواب : وہ یہ حضرات تھے :۔ ۱۔ عمربن نفیل ۲۔ اُبَی بن کعب ۳۔ زید بن عمر ۴۔ عبداللہ بن عثمان ۵۔ حارث بن عبدالمطلب ۶۔ حمزۃ بن عبد المطلب ۷۔ زبیر بن عبدالمطلب ۸۔ ابوطالب = عمران بن عبدالمطلب ۹۔ عبداللہ بن عبدالمطلب ۱۰۔ صُہیبُ الرّومی ۱۱۔ زید بن اسامۃ ۱۲۔ ورقۃ بن نوفل۔

ان بارہ نقیبوں میں سے پانچ نقیب خود امام عبدالمطلبؑ کے بیٹے تھے حارث، حمزۃ، زُبیر، عبداللہ، ابوطالب = عمران = عبدمناف = ذوالکفل۔

رسولِ پاک صلعم کے پانچ حدودِ عالمِ روحانی : نورِ قلم = فرشتۂ عقل، نورِ لَوح = فرشتۂ نفسِ کُل، جدّ، فتح، خیال۔ انکی مثال عالمِ جسمانی میں : حضرتِ ابوطالبؑ (مثلِ عقلِ کُل) حضرتِ خدیجۃ (مثلِ نفسِ کُل) زید بن عمرو (مثلِ جدّ) عمرو بن نفیل (مثلِ فتح) میسرۃ (مثلِ خیال)۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)

بدھ ۶، مارچ ۲۰۰۲ء

نوٹ : بحوالۂ کتابِ سرائر، ص ۸۰-۸۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۴۰

سوال و جوابِ علمی و عرفانی برائے برادران و خواہرانِ روحانی:۔
مسئلۃ: آیا یہ بات حقیقت ہے کہ حضرت عبدُالمطلب سیّدُ الوادی شیبۃ الحمد نورِ امامت کی روشنی میں یہ جانتے تھے کہ ابرھہ اور اس کے لشکر پر عذابِ الٰہی نازل ہونے والا ہے، اسی وجہ سے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ہاتھی والوں سے دور ہو کر معجزۂ الٰہی کو دیکھیں؟ جواب: جی ہاں، یہ حقیقت ہے۔ سوال: آیا قرآنِ حکیم میں کوئی ایسا اشارہ ہے، جس سے اس حقیقت کی تصدیق ہو جاتی ہے؟ جواب: جی ہاں، سورۂ انفال (۸: ۳۳) میں ارشاد ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ .... ترجمہ: اُس وقت تو اللہ اُن پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا جب تک کہ تُو اُن کے درمیان موجود تھا۔ (اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دے دے۔)

سوال: اللہ تعالیٰ کے جس ظاہری معجزے نے ہاتھی والوں کو تباہ و برباد کر دیا، آیا اس میں صرف دنیا کے کچھ پرندے اور زمین کی کنکریاں تھیں؟ جواب: یہ کلمۂ کُن (ہو جا) کا ابداعی معجزہ تھا اور اللہ

تعالیٰ جو مُبدِع (ابداع کرنے والا) ہے، وہ جس صورت میں بھی ظہورِ معجزہ چاہے اسی صورت میں معجزہ کر سکتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کی چڑیوں نے ہی منکرین اور ان کے ہاتھیوں کو نیست و نابود کر دیا، اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائیؒ (ایس، آئی)

جمعرات ۷، مارچ ۲۰۰۲ء

کَنزُالاَسرَار۔ قِسط۔ ۴۱

سوالِ مُعظّم عرفانی برائے برادران وخواہرانِ روحانی :۔

مَسْئَلہ : پانچ اُولی العَزم رُسُل کون ہیں؟ جواب : نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، اور محمّد صلعم۔ (تاویلُ الدّعائم۔۲، ص ۶۹)

مَسْئَلہ : آیا قرآنِ حکیم میں بارہ نقیبان کا ذکر آیا ہے؟ جواب : جی ہاں، قرآن (۵ : ۱۲) میں بارہ نقیبان کا ذکر ہے۔ سوال : مُتعلّقہ آیتِ مُبارکہ (۵ : ۱۲) کی روشنی میں نقیبان کی کیا تعریف ہوسکتی ہے؟ جواب : ان سے اسمِ اعظم کا پُختہ عہد لینا، اور جیتے جی مرکر زندہ ہوجانے کی معرفت کا حصول، اور یہ روحانی قیامت ہی سے ممکن ہے، یہ کلیدی حکمت لفظِ بَعَثْ = بَعَثْنَا میں پوشیدہ ہے۔

آپ نے قصیدہ ہجِّ یمین میں اپنے محبوبِ جان = حاضر امام سے کہا ہے کہ تو ہوائی گھوڑے پر سوار ہوکر غیبی برکت کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے میرے پاس آجانا۔

سوال : یہ ہوائی گھوڑا کیا ہے؟ جواب : یہ برقی بدن = جُثّۂ اِبداعیّہ ہے۔

سوال : یہ انتہائی عظیم معجزہ کب اور کہاں ہوا کہ آپ کا نورانی

معشوق ہوائی گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے پاس آیا؟ جواب: شہر یارقند (چین) میں یہ معجزہ ہوا تھا، مجنون سے تاریخیں نہ پوچھو۔

جب جب دیوانہ نصیرؔ محفلِ عشق میں آتا ہے تو آتشِ عشق اُچھالتا رہتا ہے تا آنکہ مجلسِ عُشّاق میں آگ لگ جاتی ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہُونزائی (الیس آئی)

جُمُعَۃُ المُبارک ۸، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرَار۔ قِسط۔ ۴۲

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے عزیزانِ روحانی:۔

مسئلۃ: حُدودِ دین میں مَریَم سَلامُ اللہ علیہا کا کیا درجہ تھا؟ جواب: وہ حجّت تھی۔ سوال: آیا زکریا امامِ مستودع تھا؟ اگر جواب مُثبت ہے تو بتائیں کہ اس کو یہ مرتبہ کس سے ملا تھا؟ جواب: پدرِ مریم (عمران) سے۔ اسرار، ص ۲۰۷) (ص ۲۰۱)۔

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو مبعوث کیا، ان میں سے دس صاحبانِ کتاب تھے، پانچ سُریانی زبان میں: وہ آدمؑ، شیثؑ، ادریسؑ، نوحؑ اور ابراہیمؑ تھے، اور پانچ عربی زبان میں تھے: ھُودؑ، صَالحؑ، اسماعیلؑ، شُعیبؑ، اور مُحمّد صلعم۔ (اسرار ص ۲۰۰)

اَلحُجَّۃُ مِنَ الاِمَامِ، وَالنَّقِیبُ مِنَ الحُجَّۃِ، وَالجناحُ مِنَ النَّقِیبِ، وَالمُستَجِیبُ مِنَ الجناحِ، فَھٰؤُلاءِ ذُرِّیَّۃً بَعضُھَا مِن بَعضٍ وِلادَۃ رُوحانِیَّۃ۔ (ص ۱۶۰)

ایک بروشسکی شعر کا ترجمہ: نور میں معجزات ہی معجزات ہیں، میں نے صاحبِ نور = امامِ زمان علیہ السّلام ہی سے قرآنِ حکیم کے اسرار کو سیکھ لیا۔

ایک شعر کا ترجمہ یہ بھی ہے: کل میں نے امامِ زمان کے ایک جان نثار عاشق کو دیکھا جو مولائے پاک کے مقدّس دیدار کی سرمستی اور شادمانی میں زار و قطار رویا کرتا تھا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعۃ المبارک، ۸، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزُالاَسرار۔ قسط۔ ۴۳

سوالِ معظمِ عرفانی برائے برادران وخواہرانِ روحانی:۔

مسئلۃ: یُوشع بن نون کا سلسلۂ نسب کس کے ساتھ مل جاتا ہے؟ جواب: یُوشع بِن نون بِن افراہیم بِن یُوسف علیہ السلام، اس نے حضرتِ موسیٰؑ کی قابلِ قدر شاگردی اور خِدمت کی تھی، بالآخر خدا کے حکم سے موسیٰؑ نے اپنے آخری وقت میں یوشع بِن نون کو امامِ مُستودع بنایا تاآنکہ فرزندِ ہارون بالغ ہوجانے پر یہ بہت مقدّس امانت اس کو دی جائے۔ (سرائر ص ۱۷۶)

اس کے بعد حضرتِ موسیٰؑ ایک دن اکیلا صحرا کی طرف نکلا، وہاں دیکھا کہ ایک شخص ہے جو ایک قبر بنا رہا ہے، پس موسیٰؑ نے پوچھا کہ آیا تم چاہتے ہو کہ میں اِس کام میں تمہاری مدد کروں؟ اس نے کہا: ہاں، تو موسیٰؑ نے مدد کی اور قبر تیار ہوئی، پھر وہ شخص یہ ارادہ ظاہر کرنے لگا کہ قبر میں اُترے اور لیٹ کر اندازہ کرے، موسیٰ نے کہا یہ کام میں کرتا ہوں، اس شخص نے کہا ٹھیک ہے تم اس میں اُتر کر اندازہ کرو، کہتے ہیں کہ قبر بنانے والا جبرائیلؑ تھا پس جب موسیٰؑ اس قبر میں اُتر کر لیٹ گیا، تو اسکی روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف قبض کرلیا، اور جبرائیلؑ نے اس کے جسم کو دفن کردیا۔

یہ اَولیاء اللہ کے عجیب و غریب اسرار ہیں، ان میں عظیم تاویلی حکمتیں ہو سکتی ہیں۔

سورۂ فجر (۸۹: ۲۲) میں ارشاد ہے: وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۔ ترجمہ: اور تمہارا ربّ جلوہ فرما ہوگا اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔ یہ صرف ترجمۂ تنزیل ہے، اور اسکی تاویل یہ ہے کہ حضرتِ قائمُ القیامتؑ عالمِ شخصی میں جلوہ فرما ہو جائے گا یا جلوہ فرما ہو گیا، اسی کے نورِ واحد میں سب فرشتے جمع ہیں، صَفًّا صَفًّا میں وحدت کا اشارہ ہے۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
سنیچر، ۹ مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۴۴

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے عزیزانِ قلبی و روحانی:۔

مسئلۃ: ارشاد ہے: وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ (۳۶: ۶۸) تاویلی مفہوم: اور جس کو ہم بڑی لمبی عمر دیتے ہیں تو اُس کو عالمِ امر سے عالمِ خلق کی طرف سرنگون کر دیتے ہیں اس میں دو عظیم حکمتیں ہیں، ایک حکمت یہ ہے کہ عالمِ امر اور عالمِ خلق کے درمیان دائرۂ اعظم ہے، جس پر جو بھی گردش کرتا ہے وہ بڑی لمبی عمر پاتا ہے، لیکن مثال کے طور پر جب آسمان کی طرف جاتا ہے تو سر آسمان کی جانب ہوتا ہے، کیونکہ منزل آسمان میں ہے، اور جب زمین کی طرف آتا ہے تو سر زمین کی طرف ہوتا ہے، اس لئے کہ منزل زمین پر ہے، جیسے شکمِ مادر سے جب بچّہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا سر زمین کی جانب ہوتا ہے، اسی لئے مولانا رومی کہتے ہیں:

گر ہمی پُرسی زحالِ زندگی
نُہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام

ترجمہ: اگر تم میری زندگی کا حال پوچھتے ہو تو وہ یہ ہے کہ میں نو سو ستّر بار پیدا ہو چکا ہوں۔

اے پسر در آسمانِ ہفتمین

با مَلائِک بارھا پرّیدہ ام

ترجمہ : اے لڑکے! میں آسمانِ ہفتم میں بارہا فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا رہ چُکا ہوں۔

قرآن فرماتا ہے کہ اگر اللہ اپنی رحمتِ بے پایان سے کسی کو نور مقرر کر دیتا ہے تو وہ نور سلامتی کے راستوں پر چلنے کے لئے ہوتا ہے (۵: ۱۵-۱۶)۔ سلامتی کا گھر کسی باغ یا کسی گھر میں قید ہو جانے کا نام نہیں، بلکہ خدا کی خوشنودی سے اس کی خدائی میں سیر کرنے کو سلامتی کہتے ہیں جس طرح تصوُّف میں ہے کہ سَیر اِلی اللہ اور سَیر فی اللہ، یعنی اوّل تو خدا کی طرف سفر ہے، اور پھر خدا میں سفر کرنا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

اتوار، ۱۰ مارچ ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۴۵

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے برادران وخواہرانِ روحانی :۔

مَسئَلة : اِن حکمتوں کے لئے سورۂ یُوسف (۱۲ : ۱۰۵۔ ۱۰۸) میں دیکھیں : یہاں حکمتِ اوّل یہ ہے کہ کائنات کی ہر ہر چیز بزبانِ حال انسان سے کہتی ہے کہ مجھ میں عقل و دانش سے خوب غور کرو، حکمتِ دوم یہ ہے کہ قیامت انسانوں کی غیر شعوری میں اچانک آسکتی ہے، حکمتِ سوم یہ ہے کہ رسولِ اکرمؐ اور آپؐ کے برحق جانشین = امامِ زمانؑ کی دعوت جو اللہ کی طرف ہے، وہ بصیرت اور حقیقت پر مبنی ہے، اس لئے یہ امر ضروری ہے کہ تمام اہلِ ایمان بصیرت اور معرفت کے ساتھ اس دعوت کے راستے پر چلیں۔

اِسی لئے حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلواتُ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :۔ کہ ہمارا مذہب روحانیت کا مذہب ہے اس لئے تمہیں اس کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے۔ (کلامِ امامِ مُبین حصۂ دوم۔ زنجبار۔ ۱۹۔۲۔۱۹۲۵ء)

"فَنا فِی اللہ" کی تاویل = "فَنا فِی الاِمام" ہے، کیونکہ یہ دینِ اسلام کا سب سے بلند ترین درجہ امامِ زمانؑ ہی کی حقیقی اطاعت اور محبّت = عشق سے حاصل ہو جاتا ہے۔

حضرتِ امام باقر علیہ السّلام کے فرمانِ مُبارک کو ہرگز ہرگز

بھول نہ جانا: "مَا قِيلَ فِي اللهِ فَهُوَ فِينَا"...... اسی روشن دلیل کی وجہ سے فنا فی اللہ کی تاویل، فنا فی الامام ہو جاتی ہے۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
اتوار ۱۰، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۴۶

سوالِ معظمِ عرفانی برائے معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلۃ: سورۂ نمل (۲۷: ۱۷) میں ارشاد ہے: وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔ ترجمہ: سلیمان کے لئے جنّ اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے تھے اور وہ پورے ضبط میں رکھے جاتے تھے۔ سوال: سلیمان کے یہ لشکر جمع ہونے سے پہلے کہاں تھے؟ اور یہ کس طرح جمع ہو گئے؟ جواب: دراصل یہ حضرتِ سلیمان کی روحانی قیامت کا بہت بڑا راز ہے، چُنانچہ بحکمِ خدا اسرافیل نے صُور پھونکا جس سے روحانی قیامت برپا ہونے لگی اور تمام لشکرِ ارواح جمع ہو گئے۔

مسئلۃ: آیا ہر روحانی قیامت میں یہی لشکر جمع ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، کیونکہ روحانی قیامت خود روحانی جنگ بھی ہے جس سے نہ صرف عالمِ شخصی فتح ہو جاتا ہے، بلکہ ساری کائنات بھی مسخّر ہو جاتی ہے۔

سوال: آیا قرآنِ حکیم میں کوئی ایسی آیت ہے، جس کی روشنی میں ہم یہ یقین کریں کہ روحانی قیامت میں حضرتِ سُلیمان کی روحانی سلطنت ہے؟

جواب: جی ہاں، وہ آیۂ شریفہ یہ ہے: سُورۃ سبا (۳۴: ۱۳) اِعْمَلُوْٓا

اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ۔ تاویلی مفہوم: اے داؤدِ زمان کے فرزندانِ روحانی! تم اپنی نعمتوں کی شکرگزاری پر عمل کرو کیونکہ میرے شکرگزار بندے کم ہیں۔

نصیرالدّین نصیر (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
اتوار ۱۰، مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۴۷

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی :۔

مسئلۃ : آدمِ سراندیبی نہ کسی نبی کا جسمانی فرزند تھا اور نہ کسی امام کا، مگر وہ امامِ زمان کا ایک مُستجیب تھا، جس کو اسمِ اعظم کا بابرکت ذکر عطا ہوا تھا، اس کو زمین پر خلیفۃُ اللہ کا مرتبہ دیا گیا، اس میں کیا حکمت ہے ؟

جواب : اس میں بے شمار حکمتیں ہیں، مگر سب کی سب ایک جیسی ہیں، یعنی بے شمار ادوار میں آدمِ سراندیبی کی طرح بے شمار آدم ہوئے ہیں، کیونکہ اللہ کی لاتبدیل سُنّت کے تناظر میں یہ آدم نیا نہیں ہو سکتا ہے، جیسا کہ قرآنی ارشاد ہے : (۲۴ : ۵۵) ترجمہ : اللہ نے وعدہ فرمایا ہے، تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو بحقیقت ایمان لائیں اور کما حقہٗ نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، الخ۔

سُورۂ انعام (۶ : ۱۶۵) کو بھی پڑھ لیں، ان دونوں آیتوں میں غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی قدیم اور لازوال بادشاہی میں بہت سے آدموں کا تصوّر ملتا ہے۔

سورۂ ابراہیم (۱۴: ۳۴) ترجمہ: اللہ نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا، اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ (ہزار حکمت، ح: ۱ ص ۲۵)۔

اللہ تعالیٰ امامِ زمان کے چہرۂ مبارک کے نور سے ستّر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے جو ستّر ہزار زندہ کائناتیں ہیں، اِن شاء اللہ اہلِ حقیقت کی خلافت وسلطنت انہی کائناتوں میں ہوگی۔ آمین!

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر ۱۱، مارچ ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۴۸

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلۃ: حضرتِ مولانا امام سلطان محمدّ شاہ صلوٰتُ اللّٰہ علیہ کی والدۂ محترمہ نوابہ عالیہ شمسُ الملک کا دینی مرتبہ کیا تھا؟ جواب: آپ حجت تھیں، ہمارے علاقے کے دینی بزرگ ان کو حجّت مانتے تھے، اور یہی یقینی حقیقت ہے۔

سوال: آیا قرآنِ حکیم میں کوئی ایسی آیت ہے جس کی حکمت سے یہ معلوم ہو جائے کہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور عُرفاء روحانی قیامت کو خوش آمدید کہتے ہیں، کیونکہ اسی میں ان کی ملاقات فرشتوں سے ہوتی ہے، اور اسی میں ان کو حضرتِ ربّ کی رُؤیت اور معرفت حاصل ہو جاتی ہے؟ جواب: جی ہاں، وہ ارشاد سورۂ فجر (۸۹: ۲۷۔۳۰) ہے جس میں ان تمام حضرات کا ذکر ہے، جن کو نفسِ مُطمئن (اطمینان والی روح) کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے، اور ان سے خدا فرماتا ہے کہ اب تم میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور میری جنّت میں داخل ہو جاؤ، یہ ایک ساتھ دو امر اس لئے ہیں کہ خدا کے خاص بندے اور حظیرۂ قدس کی جنّت ایک ہیں، پس جو بھی حظیرۂ قدس میں داخل

ہوجاتا ہے، وہ خدا کے خاص بندوں میں بھی شامل ہوجاتا ہے، الغرض نفسِ مُطمئن روحانی قیامت کا میوۂ شیرین ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر ۱۱، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۴۹

سوالِ مُعظّمِ عِرفانی برائے اِضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی:۔
مسئلۃ: بحوالۂ آلِ عمران (۳: ۱۲۴-۱۲۵) تین ہزار یا پانچ ھزار فرشتوں کی تعداد کی معرفت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور یہاں یہ سوال بھی ہے کہ صاحبِ نشان فرشتوں سے کیا مراد ہے؟ جواب: بے شمار فرشتوں کا مجموعہ اور زندہ قلعہ ایک ہی فرشتہ ہوتا ہے، اور اس میں سے اللہ جتنے فرشتوں کو چاہے تو اپنی قدرت سے ظاہر کر سکتا ہے، صاحبانِ نشان فرشتوں کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے کسی حربی علامت کے ساتھ تصوّر یا خیال یا خواب میں یا بیداری میں نظر آتے ہیں، جو بصورتِ امام یا بصورتِ قائم ایک ہی فرشتہ ہوتا ہے، مگر اس میں ہزاروں فرشتے مخفی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ، رسولِ کریمؐ، اور امامِ مُبینؑ کے معجزات کو چُھپانا عاشقوں پر اور اپنے آپ پر بڑا ظلم بھی ہے، اور ناشکری بھی ہے۔

میں نے اب سے کافی پہلے خلیفہ اجابت شاہ ابن خلیفہ رضا شاہ کی ایک بیاض ۔ نوٹ بک میں دیکھا تھا کہ حضرتِ سلطان حُجّتِ قائم کا ایک انقلابی فرمان تحریر تھا: "اب ہم ذُوالفقارِ آہنی سے نہیں بلکہ ذوالفقارِ علمی سے

جنگ کریں گے"۔ شاید اس سے قبل یا بعد میں میں نے ایک نورانی خواب میں شمشیر بدست فرشتۂ علم کو مرحوم حاجی قدرت اللہ بیگ کی صورت میں دیکھا تھا، یقیناً یہ ہمارے عزیز ساتھیوں کی علمی فتح کی خوشخبری تھی، کافی وقت سے یہ بات میرے پاس امانت رہی ہے، مگر اب میں اسے تحریر میں لانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ مجھے مرحوم پروفیسر موسیٰ بیگ ابنِ لُطفِ علی نے بتایا تھا کہ مولانا حاضر امام نے حاجی قدرت اللہ بیگ کے حق میں فرمایا تھا، وہ ایک دانا شخص ہے، اُس لیڈروں کی میٹنگ میں خود حاجی صاحب حاضر نہ تھے، خدا کرے کہ ہم رفتہ رفتہ امانتوں کے بوجھ کو اپنے اوپر سے کم از کم کرتے جائیں۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

منگل ۱۲، مارچ ۲۰۰۲ء

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۵۰

سوالِ مُعظَّمِ عِرفانی برائے اِضافۂ مَعلُوماتِ برادران وَخواھرانِ رُوحانی:۔

کتابِ کوکبِ دُرّی، بابِ سوم منقبت ۹۷: حضرتِ مولانا علی صلوات اللہ علیہ کا ارشادِ مُبارک ہے: اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ اِسْمًا مِنَ الْعِظَامِ۔ یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس اسمائے اَعظمِ الٰہی سے بہتّر ۷۲ اسم ہیں۔

مَسْئَلَۃ: سُورۂ فتح (۴۸: ۲۶) وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی۔

سوال: اس کا تاویلی مفہوم کیا ہے؟ جواب: تاویلی مفہوم یہ ہے: اور ان کے دل ودماغ میں کلمۂ تقویٰ لازم کردیا، یعنی عزرائیلی اسمِ اعظم کو چسپان یعنی خودگو یعنی خودکار کردیا۔

وضاحت: سالکینِ دینِ مُبین میں سے جب کسی مومنِ سالک پر روحانی قیامت واقع ہوجاتی ہے، تو اس میں پہلے اسرافیلی معجزہ شروع ہوجاتا ہے، پھر عزرائیلی معجزہ، پس یہ دونوں معجزے ساتھ ساتھ جاری وساری رہتے ہیں، حضرتِ عزرائیل علیہ السلام کے لئے ایک اسمِ اعظم خودگُو (خود بولنے والا) ہوجاتا ہے، وہ قبضِ رُوح کے لئے بدن اور خلیات میں نہیں اُترتا ہے، صرف

اس کے لشکر سارے بدن میں داخل ہو کر قبضِ روح کا کام کرتے ہیں، حضرتِ اسرافیل علیہ السّلام کا معجزہ ناقور میں ہوتا ہے، اس کے بے شمار لشکر ناقوری تسبیح خوانی میں ہمنوائی کرتے ہیں، اس قیامتی طوفان کا مکمل بیان ہمارے لئے ممکن نہیں کیونکہ وہ حضرتِ قائمُ القیامت ؑ کے طوفانی معجزات ہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل (۱۷: ۴۴) کو غور سے پڑھو، اس میں یہ ذکر ہے کہ کائنات اور اجزائے کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں مگر ناقوری تسبیح کے ساتھ ہمنوائی کرتی ہے، جس میں اللہ کی حمد ہے، منقبت ۵۶: مولا مرتضیٰ علی ؑ نے فرمایا: اَنَا النَّاقُوْرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ (۷۴: ۸) = جب صُور میں پھونک ماری جائے گی۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

بدھ، ۱۳، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔۵۱

سوالِ مُعظّمِ عِرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواھرانِ رُوحانی:۔

مسئلۃ: آیا عُرفاء کے عالمِ شخصی میں تمام پیغمبروں کے معجزات تازہ بتازہ ریکارڈ اور محفوظ ہیں؟ جواب: جی ہاں۔

مسئلۃ: آیا عارف کا عالمِ شخصی آیۂ امامِ مُبین (۳۶: ۱۲) کی عملی تفسیر و تاویل ہے؟ جواب: جی ہاں، چونکہ یہ عملی تفسیر و تاویل خود امامِ زمانؑ ہی کر رہا ہوتا ہے، لہٰذا یہ امامِ زمان علیہ السّلام ہی کا زندہ اور تابندہ معجزہ ہوا کرتا ہے۔

سوال: حضرتِ ھُود علیہ السّلام کی نافرمان قوم کا نام عاد ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے برحق پیغمبر کے لئے یہ معجزہ کیا کہ ایک شدید طوفانی آندھی کا عذاب مسلسل سات رات اور آٹھ دن (۶۹: ۷) تک قومِ عاد کے لوگوں پر مسلط رہا اور وہ برباد ہوگئے، اس میں کیا حکمت ہے، کہ تقریباً یہی مدت معجزۂ عزرائیلی کے تسلسل کی بھی ہے؟ جواب: اِس میں کئی حکمتیں ہیں جو سوچنے سے آپ کو معلوم ہو سکتی ہیں، اور خاص بات یہ ہے کہ پیغمبروں کے تمام معجزات عالمِ شخصی میں تازہ بتازہ ریکارڈ اور محفوظ ہیں۔

اِنہی علوم کو عُلُومُ التّاوِیلِ المَحضِ المُجرّد کہتے ہیں (اسرارِ

ص۲۸) قرآنِ حکیم یٰسٓ وا کے عنوان کے تحت اور سیٓ وا کے عُنوان کے تحت تقریباً چودہ = ۱۴ مقامات پر سوالاً بھی اور حُکماً بھی لوگوں کو پُرزور توجہ دلاتا ہے کہ وہ زمین یعنی عالمِ شخصی میں چل پھر کر اگلے لوگوں کے انجام کو دیکھیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعرات، ۱۴، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۵۲

سوالِ مُعظَّمِ عِرفانی برائے اضافۂ معلُوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی:۔ مسئلة:

خشتِ اوّل چُون نہد معمار کج
تا ثریّا میرود دیوار کج

سوال: کیا آپ قِصّۂ آدم کا بُنیادی حِصّہ دوبارہ بتائیں گے؟

جواب: اِن شاءَاللہ۔

آدم کا مخصوص نام: تخوم بن بجلاح بن قوامہ بن ورقۃ الرّدیادی، قبیلہ ریاقۃ، اسمِ امامِ العصر مولانا ھُنَید، آدم کے ضِدّ (ابلیس) کا نام: حارِث بن مُرّہ، آدم کا پہلا اساس مولانا ھابیل، دوسرا اساس مولانا شیث = ھِبَۃُاللہ تھا۔

آدم کی جسمانی پیدائش سراندیپ کے مُضافات میں جزیرۂ بُوران، شہرِ سُوباط میں ہُوئی تھی (سرائر ص ۲۷) سراندیپ لفظِ سِرَن دیپ کا مُعرّب ہے، ڈاکٹر مُحمّد مُعین پروفیسر آف تہران یونیورسٹی، فرہنگ فارسی جلدِ پنجُم (اعلام) ص ۷۴۴ پر سراندیپ = سری لنکا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: روایات میں ہے کہ آدم ابوالبشر بہشت سے سراندیپ میں اُتارا گیا تھا (ہُبوط

ہوا تھا) اور کہتے ہیں کہ وہاں آدم کا نقشِ پا موجود ہے۔

قرآنی مینار ص ۱۹۶، اور قانونِ کُل ص ۴۱ پر بھی دیکھیں۔

حضرتِ ادریس علیہ السّلام امام تھا، بعد ازان متوشالح ابنِ ادریس امام ہوا، پھر لامک بن متوشالح، پھر اخنوخ بن لامک، پھر نوح بن اخنوخ، اور نوح کے بعد سام، سام کے بعد اَرفَخشَد۔

ہم اپنے بزرگانِ دین کی علمی جلالت و برتری کے لئے سرِ تسلیم خم کر کے سلامِ عقیدت ادا کرتے ہیں، اور اگر ان کی کوئی پُر حکمت کتاب ہے تو اس پر بوسہ کر کے سینے سے لگا لیتے ہیں، ان کے مرتبۂ علمی کی تعریف سے ہماری زبان قاصر اور عاجز ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعرات، ۱۴ / مارچ ۲۰۰۲ء

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۵۳

سوالِ مُعظّمِ عِرفانی برائے اضافۂ معلُوماتِ برادران وَخواہرانِ رُوحانی:۔

مَسئَلة: آدم اور آنحضرتؐ کے درمیان چالیس ۴۰ حُدودِدِین کونسے ہیں؟ جواب: وہ حدُود یہ ہیں: آدم، اُس کا وَصی، اور اُس کے دَور کے چھ امام، نوح، اُس کا وَصی، اوراس کے دور کے چھ امام، ابراہیم، اُس کا وَصی اوراس کے دور کے چھ امام، موسیٰ اوراُس کا وَصی، اوراس کے دَور کے چھ امام، عیسیٰ، اُس کا وَصی، اوراُس کے دَور کے چھ امام۔ یہ مجمُوعاً چالیس حُدُود ہو گئے۔ سُورۂ اَحقاف (۴۶: ۱۵) جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مرتبۂ نبوّت سے سرفراز فرمایا تو اُس وقت آپؐ کی عمر چالیس سال کی ہُوئی تھی، اور تاوِیلاً آدم سے تب تک چالیس حُدُود مکمّل ہوئے تھے، جن کا یہاں ذکر ہُوا۔ کتابِ سرائر: ۸۳۔

یہ سِلسِلۂ نُور کی ایک عظیم الشّان اُصولی اور عَددِی تاریخ ہے جو قرآنی حکمت کے مطابق ہونے کی وجہ سے بےمثال اور لازوال ہے۔

قرآنِ حکیم نے سِلسِلۂ نُور کا جولاہوتی نظام بتادیا ہے، وہ لاجواب اور معجزاتی ہے، وہ ہے نُورٌ عَلیٰ نُورٍ = ایک نُورِ مُجَسّم کے بعد دوسرا نُورِ مُجسّم۔

آیا سِلسِلۂ نُور کا یہ قانون اَظهرمِنَ الشّمس نہیں ہے؟ کیا اِس

یں کہیں یہ اشارہ بھی ہے کہ نورِ مُجسّم کبھی ہوگا، اور کبھی نہیں ہوگا؟ جواب: نہیں اِس میں ہمیشہ نورِ موجود ہونے کے معنی ہیں، اَلحَمدُ لِلّٰہ، اِس روشن حقیقت کو ہم سب سمجھتے ہیں۔

قرآنِ حکیم، حدیثِ شریف، اور ارشاداتِ ائمۂ آلِ محمّدؐ کی برکت سے امام شناسی جو نور شناسی ہے وہ بفضلِ خُدا آسان ہوگئی ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحسَانِہٖ۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

جمعہ، ۱۵ مارچ ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۴

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی:۔

مسئلہ: آیا "نُورٌ عَلٰی نُورٍ" (۲۴: ۳۵) ہر نبی اور ہر امام کی شان میں ہے؟ جواب: جی ہاں، یقیناً یہ ایک چراغ سے دُوسرا چراغ روشن کرنے کی مثال پر ہے، کیونکہ قرآنِ حکیم میں جتنی آیاتِ نور ہیں ان سب میں جو اعظمُ الآیات ہے، وہ روشن چراغ کی مثال میں ہے، پس تمام انبیاء وائمہ علیہم السّلام ایک ہی سِلسِلۂ نور کی کڑیاں ہیں، اور ان میں سے کوئی بھی سِلسِلۂ نور سے الگ نہیں ہے، جبکہ نورِ محمّدی نورِ اوّل ہونے کی وجہ سے تمام انوار کا سرچشمہ ہے، جیسے حضورِ اکرمؐ کا ارشاد ہے: اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی = اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔ اسی نور کی اوّلیت کے ساتھ کئی نام ہیں، ہم نے لکھا ہے، جیسے عقلِ اوّل = عقلِ کُل = قلم وغیرہ۔

کتابِ کوکبِ دُرّی باب دوم منقبت۔ ۱ اور ۲ میں جو دو حدیث ہیں، ان کا مفہوم ایک ہی ہے، وہ یہ ہے کہ محمّدؐ وعلیؑ کا نورِ واحد جو آفرینشِ آدم سے بہت پہلے تھا، اس کو اللہ نے آدم کی پُشت میں رکھا، پھر یہ نور بحکمِ خدا پُشت بہ پُشت مُنتقل ہو کر عبدُالمطلب کی پُشت میں آیا، پس اللہ نے اس نور کو دو حصّوں

میں کر دیا، پھر نور کا ایک حصہ عبداللہ میں آیا، اور دوسرا حصہ ابوطالب میں، چنانچہ عبداللہ سے نورِ محمدؐ میں آیا اور ابوطالب سے نورِ علی میں آیا، پس رسول نے فرمایا: فَعَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ = پس علی مجھ سے ہے، اور میں علی سے ہوں، بحوالۂ کوکبِ دُرّی بابِ دوم منقبت ۱ اور ۲۔ مولا علی کا ارشادِ پاک ہے: اَنَا وَ مُحَمَّدٌ نُوْرٌ وَاحِدٌ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ = میں اور محمدؐ ایک نور ہیں، اللہ کے نور سے۔ فَآدَمُ، وَشِیْث وَنُوْح وَسَام وَابراھیم وَاِسماعیل وَمُوسیٰ وَیوشع وَعیسیٰ وَشمعون وَمُحَمَّد وَاِنَّا کُلُّنَا واحد = ہم سب حاملانِ نور ایک ہی ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

سنیچر ۱۶، مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط ۔ ۵۵

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔ مسئلۃ: کتاب العلاج کے حوالے سے بتائیں کہ عقلی بیماری کا علاج کس طرح ہو سکتا ہے؟ جواب: از کتاب العلاج مدی، بعنوان طِبّ قرآنی:۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (صحیح بخاری، سورۂ احزاب)

درودِ شریف کے بغیر طِبِّ قرآنی کا دروازہ نہ تو مفتوح ہو جاتا ہے، اور نہ ہی کوئی دعا بارگاہِ خداوندی تک جا سکتی ہے، اسی درود کا ایک عظیم راز اور ایک نہایت شیرین بہشتی میوہ ہے، جس کی معرفت کے لئے آپ سورۂ احزاب (۳۳: ۴۳) میں دیکھیں۔

۲۔ سب سے بڑی بیماری: خوب یاد رہے کہ اگر کسی انسان میں جہالت و نادانی ہے تو یہی سب سے بڑی بیماری ہے، کیونکہ یہ عقلی بیماری ہے، اور عقل انسان میں سب سے خاص اور سب سے عظیم چیز ہے، پس سب سے پہلے عقلی بیماریوں کا علاج سیکھنا ازبس ضروری ہے اس لئے کہ عقل کے بیمار

رہنے سے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عذاب ہو سکتا ہے۔

۳۔ قلبِ سلیم کے معنی؟ قلبِ سلیم سے ایسی عقل مراد ہے جو ہر طرح کی عقلی بیماریوں سے صاف پاک ہو (۲۶ : ۸۹، ۳۷ : ۸۴) چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام بفضلِ خدا ایسی صحیح، سلامت اور صحتمند عقل کے وسیلے سے اپنے ربّ کے قربِ خاص میں آئے تھے، اور یہ سارے لوگوں کے لئے عملی ہدایت کا بہترین نمونہ ہے، پس عقلی بیماری کو محسوس کر کے اس سے شفایاب ہونا ہر مومن کیلئے ازحد ضروری ہے۔

۴۔ اشک افشانی: خوفِ خدا یا عشقِ الٰہی سے بار بار اشکبار ہو جانا بہت بڑی عبادت بھی ہے، اور تمام ظاہری، باطنی، اخلاقی، روحانی، اور عقلی امراض کے لئے بڑا زبردست اور نہایت مفید علاج بھی ہے، کیونکہ ایسی خالص اور عاجزانہ و عاشقانہ گریہ وزاری میں روحانی طبیب کا دستِ مُبارک کام کرتا ہے، جس کی وجہ سے رفتہ رفتہ ہر بیماری دور ہو جاتی ہے۔

۵۔ کَرْب = سخت غم: سخت غم (کَرْب) کی دوا بھی روحانی طبیب (اللہ تعالیٰ) کے پاس موجود ہے، ارشاداتِ قرآنی کے لئے دیکھ لیں: ۶ : ۶۴، ۲۱ : ۷۶، ۳۷ : ۷۶، ۳۷ : ۱۱۵، سورۂ مومن (۴۰ : ۶۰) میں ارشاد ہے: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ = اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو تاکہ میں (تمہاری دعا کو) قبول کروں۔ خداوندِ قدوس کو کس طرح پکارنا چاہئے؟ ایسی دعا و درخواست کی کیا کیا شرطیں ہیں؟ یہ سب کچھ قرآنِ حکیم میں مذکور ہے۔

۶۔ اسماءُ الحُسنیٰ: سورۂ اعراف (۷ : ۱۸۰) میں ارشاد ہے کہ خدائے پاک و برتر کو اس کے اسماءُ الحُسنیٰ سے پکارنا بیحد ضروری ہے، جن کی حکیمانہ تعریف قرآنِ عزیز کے چار مقامات پر آئی ہے: ۷ : ۱۸۰، ۱۷ : ۱۱۰، ۲۰ : ۸، ۵۹ : ۲۴،

پس ہوشمند مومن وہ ہے جو ہر بیماری، ہر مشکل، ہر حاجت، اور ہر آزمائش میں گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایان رحمت سے قبول فرمائے، اگر قبولیت کے لئے کچھ وقت لگتا ہے، تو اس میں بھی یقیناً خداوند تعالیٰ کی کوئی حکمت ہو سکتی ہے، لہٰذا مایوسی منع ہے۔

۷۔ تضرّع = عاجزی اور زاری: قرآنِ حکیم نے تضرّع کو بہت بڑی اہمیّت دی ہے، کیونکہ یہ بہت سے ظاہری اور باطنی امراض کے لئے دوا اور شِفا ہے، جس کی کئی مثالیں قرآنِ حکیم میں موجود ہیں، آپ ان حوالوں میں دیکھیں:
۶:۴۲، ۶:۴۳، ۲۳:۷۶، ۷:۹۴، ۶:۶۳، ۷:۵۵، ۷:۲۰۵، آپ ان آیاتِ کریمہ کو یقین سے پڑھیں، اور غور سے دیکھیں کہ تضرّع یعنی گڑگڑانے سے عذابِ الٰہی بھی ٹل جاتا ہے۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
سنیچر ۱۶، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۶

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی، بر مسئلۂ ضروریّہ: بحوالۂ سورۂ توبہ (۹: ۳۲) اور سورۂ صف (۶۱: ۸): ترجمۂ آیت (۹: ۳۲) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر ماننے والا نہیں ہے خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

ترجمۂ آیت (۶۱: ۸) یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

یہاں بڑا اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے کس نور کو بجھانا چاہتے ہیں؟ نورِ ازل کو؟ جواب: نہیں۔ نورِ عرش کو؟ جواب: نہیں۔ نورِ سمٰوات کو؟ جواب: نہیں نہیں۔ نورِ ارض۔ نورِ مُنزّل۔ نورِ امامِ مبین؟

جواب: جی ہاں، یہ بات ہے۔

سورۂ نور (۲۴: ۳۵) میں ہے: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، زمانۂ نبوّت کے اعتبار سے اس آیت کی کیا تاویل ہوسکتی ہے؟ جواب: اس کی تاویل یہ ہوسکتی ہے کہ زمین پر محمد رسول اللہؐ، اور علی امامِ مبینؑ خدا کا نورِ مجسم

تھے، اور یہی حقیقت قرآنِ حکیم کی بہت سی آیات میں ہے۔

سُورۂ حدید (۵۷: ۳) میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے چار اسمائے صفات اٹل حکمت کے ساتھ آئے ہیں، کہ کوئی بھی بڑے سے بڑا عالم ان کے معنی کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا ہے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)
سنیچر ۱۶، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۵۷

سَوالِ مُعظّمِ عِرفانی برائے اِضافۂ معلُوماتِ برادران دخواہرانِ رُوحانی:

مسئلۃ: بحوالۂ سُورۂ حدید (۵۷: ۱۲۔ ۱۳) اور سُورۂ تحریم (۶۶: ۸) مومنین اور مومنات کے آگے اور دائیں جو نور دَوڑتا ہے، وہ کونسا نوُر ہے؟ اور یہ معجزہ کب اور کہاں ظہور پزیر ہوتا ہے؟ جواب: جب روحانی قیامت کے ذریعے سے عالمِ شخصی کے مراحل طے ہوجاتے ہیں اور حظیرۂ قدس آتا ہے، تو وہاں امامِ زمان علیہ السّلام کا نورِ پاک مومنین اور مومنات کے آگے اور دائیں سعی کرتا ہے، یعنی دَوڑتا ہے، جس میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

سوال: مذکورِ بالا نور امامِ زمان کا ہے یا مومنین و مومنات کا ہے؟

جواب: امامِ زمانؑ کا ہے اور اُس کے فرزندانِ روحانی کا ہے، جب ایک ہی مادّی سورج پورے نظامِ شمسی کے لئے کافی ہوتا ہے، تو کیا اللہ کا نُورِ اَعظم جو امامِ زمان میں ہے، وہ روحانی باپ اور اس کے روحانی بچوں کے لئے کافی نہیں ہوسکتا ہے؟ جواب: کیوں کافی نہیں ہوسکتا۔

سُورۂ تحریم (۶۶: ۸) یَقُولُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا = اے ہمارے پروردگار تُو ہمارے لئے ہمارا نور کامل کردے۔ سوال: کیا یہ نور فوری طور پر کامل نہیں ہے؟ جواب: نور ضرور کامل ہی ہے، لیکن مومنین و مومنات کو ابھی

بہت سے تاویلی اسرار کو جاننا باقی ہے، جب آسمان میں ماہِ کامل یعنی چودھویں کا چاند ہوتا ہے تو پھر اس حال میں مطلع ابر آلود نہیں ہونا چاہئے، ورنہ ماہِ تمام کا نظّارہ نہ ہو سکے گا۔

الغرض کسی سالک کے لئے یہ ترقی کافی نہیں ہے کہ اُس نے حظیرۂ قدس تک رسائی کی اور آفتابِ نور کے طلوع وغروب کو دیکھ لیا، حالانکہ اُس نے وہاں یہ عجیب واقعہ دیکھا کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو گیا، یہ اُس کے لئے اشارہ ہے کہ ابھی ابھی قیامت قائم ہوئی، پھر روحانی قیامت اور عالمِ شخصی کے تمام تاویلی اسرار جاننے کے لئے کئی سال لگ سکتے ہیں، اور ان جملہ اسرارِ معرفت کو قرآنی تاویل کے ساتھ ملانا بھی ہے پس ہر دم خداوندِ قدّوس کی یاری چاہئے، وَهُوَ الْمُسْتَعَان۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
اتوار ۱۷، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۸

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی :۔
مسئلة: قرآنِ حکیم باطن میں ایک اعلیٰ رُوح اور ایک نور ہے، اس کا قرآنی حوالہ کیا ہے؟ جواب: ۴۲: ۵۲۔ قرآنِ حکیم امامِ زمانؑ کے نُور میں بصورتِ نورانی معجزات موجود ومحفوظ ہے، اس کا ذکر کس آیت میں ہے؟ جواب: ۲۹: ۴۹۔ حکیم پیر ناصر خسرو کے نزدیک الکوثر سے کیا مراد ہے؟ جواب: اساس = علیؑ۔
وجہِ دین میں شب قدر کی کیا تاویل ہے؟ جواب: حُجّتِ قائم علیہما السّلام۔
بہشت کی کیا تاویل ہے؟ جواب: کلمۂ باری = کلمۂ امر (کُن = ہوجا)۔
مسئلة: بحوالۂ سُورۂ ھُود (۱۱: ۱۷) پس کیا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو (یعنی آنحضرت صلعم) اور ایک گواہ اس کے پیچھے ہی پیچھے آتا ہو جو اسی میں سے ہو (یعنی مولانا علی علیہ السّلام)، اور اس کے پہلے سے موسیٰؑ کی کتاب (یعنی ہارونؑ) امام اور رحمت ہو۔
اس آیۂ کریمہ میں اگر چشمِ بصیرت سے دیکھا جائے تو عظیم اور پُرنور حکمتیں ہیں۔
رسولِ پاکؐ اپنے ربّ کی طرف سے یقیناً روشن دلیل پر تھا، علیؑ جو آپؐ کے

نورٗ سے ہے وہ آپؐ کے بعد گواہ ہے اور وہ آپؐ کی کتاب (قرآنِ ناطق) اور رحمت ہے، جس طرح موسیٰؑ کی کتاب امام ہارونؑ باعثِ رحمت تھا۔ اِس تاویلی حکمت کی تصدیق حدیثِ مماثلتِ ہارونی سے ہو جاتی ہے۔

سُورۂ آلِ عمران (۳: ۳۳-۳۴) اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌۚ۔ ترجمہ: اللہ نے آدمؑ اور نُوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام دُنیا والوں پر ترجیح دے کر (اپنی رسالت کے لئے) منتخب کیا تھا، یہ ایک سلسلے کے لوگ تھے، جو ایک دُوسرے کی ذُرّیّت سے پیدا ہوئے تھے، اللہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر، ۱۸ مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۵۹

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی:۔

مسئلة : درجاتُ الائمّة کس طرح ہیں ؟ جواب: الاِمامُ المُقیم، الاِمامُ الاَساس، الاِمامُ المُتم، الاِمامُ المُستقر، الاِمامُ المُستَودع۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو تمام دُنیا والوں پر ترجیح دے کر اپنی نبوّت، رسالت، امامت اور اساسیت کے لئے منتخب کیا۔ اِس آسمانی انتخاب میں آنحضرتؐ کا اسمِ گرامی کہاں ہے؟ جواب: یہ الٰہی انتخاب حضرتِ سیدُ الانبیا والمرسلینؐ کے نورِ پاک کی برکت سے ہُوا کیونکہ بحکمِ خُدا حضورِ انورؐ کا نور آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، آلِ ابراہیمؑ، عمرانؑ یعنی ابوطالبؑ اور آلِ ابوطالبؑ کے سلسلے میں پُشت بہ پُشت منتقل ہوتے ہوئے آیا ہے، پس ان تمام مقدس ہستیوں میں محمدؐ و علیؑ کا نور تھا، خصوصاً آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ میں محمدؐ و علیؑ کا ذکر ہے، یہ بات خوب یاد رہے کہ عمران تین ہیں، اوّل مُوسیٰؑ کا باپ، دوم مریمؑ کا باپ، سوم ابوطالبؑ جس کا نام عمرانؑ اور کُنیت ابوطالبؑ ہے۔ ابوطالبؑ ہی نے بمرتبۂ امامِ مقیم آنحضرتؐ کو اسمِ اعظم کی تعلیم

دی تھی، اور سلسلۂ اولادِ اسماعیلؑ کی میراث = امامت، اساسیت وغیرہ آنحضرتؐ کو پہنچا دی تھی، بحوالۂ کتابِ سرائر ص ۸۲-۸۳، نیز ص ۲۳۵۔

جس طرح بُحیراؑ نے اولادِ اسحاقؑ کی میراث = نبوّت، رسالت آنحضرتؐ کے سپرد کر دی تھی، پس حضورؐ کے پاس اسماعیلؑ اور اسحاقؑ دونوں کے مرتبے جمع ہو گئے، اور آپؐ نبی، رسول، امام، اور اساس ہو گئے ص ۸۳۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر ۱۸، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۰

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلہ: حضرتِ عبدالمطّلب میں محمدؐ و علیؑ کا نور تھا، اسی وجہ سے ابرہہ کے فیلِ اعظم نے سجدہ کیا تھا، یہ روایت کس کتاب میں ہے؟ جواب: اَلْمِلَل وَالنِّحَل ص ۶۶۴-۶۶۵ اور حیاتُ القلوب ص ۳۴ پر دیکھیں۔

سوال: آیا امامِ مبینؑ کے معجزات میں یہ معجزہ بھی ممکن ہے کہ ہوا، پانی وغیرہ جیسی بے زبان چیزوں کی آواز میں کچھ بولی ہو، پرند خصوصاً مرغا کچھ بولے، اور گھوڑا کچھ بات کرے؟ جواب: یہ معجزہ نہ صرف ممکن ہے، بلکہ امرِ واقعی اور حصّۂ معرفت ہے، اگر یہ معجزات نہ ہوں تو پھر آفاقی معجزات بہت ہی کم ہوں گے، مگر یہ بات نہیں ہے۔

مسئلہ: سرائر ص ۱۶۸ پر ہے: ترجمہ: روایت ہے کہ یوشع بن نون اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بحیرۂ قلزم کی سطح پر چلنے لگا تھا، کیا یہ معجزہ انسانِ کامل کے لئے ممکن ہے؟ جواب: اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہے تو کوئی خدا کا دوست گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا میں بھی چل سکتا ہے، یہ جسمِ لطیف

کا معجزہ ہے۔

آپ قرآنِ حکیم میں آفاق و اَنفُس کے معجزات سے متعلق آیاتِ کریمہ کو پڑھنا، اور تفسیر و تاویل کے طور پر حُجّتِ قائم صلواتُ اللہ علیہ کے ارشادات کو بھی پڑھتے رہنا، آپ حقیقی علم اور خصوصی عبادت کے ذریعے سے امامِ زمانؑ کے نورِ اقدس کے بہت ہی قریب ہو جائیں مگر خیال رہے کہ معجزات سے پہلے امتحانات بہت زیادہ ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)

کراچی، منگل ۱۹ مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۶۱

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلہ: جماعت خانۂ قرانگغوتوغراق، یارقند (صین = چین) میں آپ نے حجّتِ قائم علیہ السّلام کے عظیم معجزات کو بارہا دیکھا ہے، کیا آپ ان میں سے چند کا یہاں ذکر کر دیں گے؟ جواب: اِنْ شَاءَ اللّٰہ، ایک دفعہ جماعت خانہ نے وہی ذکرِ جلی کر کے سُنایا جو ہم اکثر جماعت کے ساتھ کرتے رہتے تھے، ایک دفعہ صرف جماعت خانہ ہی میں زلزلۂ روحانی آیا، جس میں روحانی قیامت کی علامت ہوتی ہے، ایک شب یہ احساس و ادراک ہوا کہ کچھ روحانی لشکر جماعت خانہ کے گرد طواف کر رہے تھے فوجی انداز سے چلنے کی وجہ سے میں ان کے پیروں کی آواز سُن رہا تھا، ان میں میرے والد صاحب بھی تھے، میں ان کی جوشِ وجذبے کی آواز کو نمایاں طور پر سنتا تھا، اس وقت میرے والدِ محترم ہونزہ میں موجود تھے۔ یہ جماعت خانہ عجیب و غریب روحانی برکتوں سے مملو اور معجزاتی تھا اس کی تعمیر ۱۹۴۹ء میں تنہا ایک عاشقِ مولا نے ذاتی اخراجات سے کروائی تھی، جس کا پیارا نام عزیز محمّد خان (بای = امیر) ابنِ عزیز آخوند تھا، اب وہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ بہشتِ برین میں ہے، وہ بڑا دیندار حقیقی مومن اور عاشق

جان نثار تھا مجھے یہ اندازہ ہے کہ مولا نے اس کو حدودِ دین میں شامل کر لیا تھا، کیونکہ جماعت خانہ اور مذہب کے لئے اسکی بے شمار خدمات اور قربانیاں تھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرتِ قائم القیامت علیہ اَفْضَلُ التَّحِیّۃِ والسلام کا حُجّتِ اعظم جُثّۂ ابداعیہ میں ظہُور فرما ہوا یہ معجزہ ظاہر میں انتہائی حیرانِ کُن اور بڑے بڑے عجائب و غرائب کا مظہر ہوتا ہے اور اگر آپ اس معجزے کو قرآنی تاویل کی روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں تو اسکی بلندی اور عظمت کا آپ کو بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے، میرا خیال ہے کہ میں نے رفتہ رفتہ امامِ زمانؑ کے بہت سے معجزات کو تحریری شکل میں لایا ہے اور میری بہت سی نظموں میں اکثر انہی معجزات کے اشارے ہیں، نیز میرے قریبی عزیزوں سے بھی آپ امامِ زمانؑ کے معجزات کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
کراچی
منگل، ۱۹، مارچ ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۲

سوالِ مُعظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی:۔

مسئلہ: سورۂ توبہ (۳:۹) الحجُّ الاکبر = حجِّ اکبر کی کیا تاویل ہے؟ جواب: جب حدودِ دین میں سے کسی کے عالمِ شخصی میں روحانی قیامت برپا ہو جاتی ہے تو یہ حجِّ اکبر ہے، جس طرح حضرتِ ابراہیمؑ کو خدا نے حکم دیا تھا کہ حجّ کے لئے لوگوں میں اعلانِ عام کرے یعنی روحانی قیامت کے لئے سب لوگوں کو جمع کرلیں (۲۲: ۲۷)۔

سورۂ نمل (۲۷: ۸۲) میں دابّۃُ الارض کا ذکر ہے، ترجمہ: اور جب ہماری بات (یعنی وعدۂ قیامت کی بات) پوری ہونے کا وقت اُن پر آپہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے (یعنی زمینِ دعوت سے) ایک جانور (یعنی معجزۂ امامِ زمانؑ) ظاہر کریں گے، جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (یعنی امامِ زمانؑ) پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

کتابِ کوکبِ دُرّی، بابِ سوم منقبت ۲۲ میں مولا علی علیہ السلام کا ارشاد ہے: اَنَا دابّۃُ الارض، یعنی میں ہوں دابّۃُ الارض، جو علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

مولا کا ارشاد ہے: اَنَا الَّذِی اَقُوْمُ السَّاعَۃَ ۔ یعنی میں ہوں وہ شخص جو قیامت کو برپا کرتا ہوں (منقبت ۵۳) مولا وہ کتابِ ناطق نورانی اور لدُنّیؔ ہے، جس میں کوئی شک نہیں، بلکہ یقین ہی یقین ہے۔ مولا اَسماءُ الحُسنیٰ کا اسمِ اعظم ہے (۱۸۰:۷) مولا خود روحانی قیامت ہے۔ مولا ناقورِ اسرافیل ہے۔ مولا قائمُ القیامت ہے۔ مولا لَوحِ محفوظ ہے۔ مولا حامِلِ عرش ہے، مولا راسِخُ فی العلم ہے، یعنی علمِ الٰہی میں پختہ کار۔ مولا مُؤَوّلِ یعنی صاحبِ تاویل ہے۔ آپ کتاب کوکبِ دُرّی کے باب اوّل، دوم اور سوم کو خوب غور سے پڑھنا۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)، کراچی

بدھ ۲۰، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۳

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اِضافۂ معلوماتِ برادران وخواھرانِ رُوحانی:۔

مسئلۃ: سُورۂ مؤمنُون (۲۳: ۱۰۱) ترجمہ: پھر جُونہی کہ صور پُھونک دیا گیا، ان کے درمیان پھر کوئی رِشتہ نہ رہے گا اور وہ نہ ایک دُوسرے کو پوچھیں گے۔ اسکی کیا تاویلی حکمت ہے؟ جواب: ہر روحانی قیامت کے لئے ایک نفسِ واحدہ ہوا کرتا ہے، تمام ارواحِ خلائق اُسی کی ذُرّیت قرار پاتی ہیں، اسی طرح سوائے رسولؐ اور امامؑ کے سب کا سابقہ رِشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: بحوالہ سُورۂ حدید (۵۷: ۲۸) ترجمہ: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول (مُحمّد صلعم) پر ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دُہرا حِصّہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نُور بخشے گا، جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے قصور معاف کر دے گا اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

مسئلۃ: کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کونسا نُور ہے؟ اور اسکی روشنی میں کہاں کہاں چلنا ہے؟ جواب: یہ امامِ زمانؑ کا نُور ہے، اور اس کی روشنی میں خدا کی ساری خُدائی میں چلنا ہے، جب خدا اپنے کسی بندۂ مقرّب کا پاؤں ہو جاتا ہے

تو ظاہر ہے کہ اُس کی سَیر گاہ لامحدود ہو جاتی ہے، جیسے سلامتی کی راہوں میں چلنے کا تصوّر لامحدود ہے (۱٦:۵)۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

کراچی

بدھ، ۲۰، مارچ ۲۰۰۲ء

نوروز مبارک ہو! آمین!

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار۔ قسط ۔ ۶۴

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ رُوحانی:۔

سُورۂ بقرہ (۲:۲۶۱) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

ترجمہ: جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے (نیک) عمل کو چاہتا ہے، افزونی عطا فرماتا ہے، وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔

سوال: کیا اللہ کا یہ قانونِ افزونی ہر نیک کام کے لئے ہے؟

جواب: جی ہاں، جی ہاں۔

سوال: آیا یہ قانونِ رحمت روح کے پھیلاؤ کے لئے بھی ہے؟

جواب: جی ہاں یقیناً۔

سُورۂ بقرہ (۲:۲۴۵) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَ

اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ۔

ترجمہ: تم میں کون ہے جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تاکہ اللہ اُسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی، اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)
کراچی
جمعرات ، ۲۱، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۶۵

سَوالِ مُعظّمِ عِرفانی برائے اِضافۂ معلوماتِ برادرانِ وَخواہرانِ رُوحانی :۔

مَسئَلَہ : چار ارکانِ تَصوّف کیا ہیں؟ جواب : شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت۔

جیسا کہ رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَسلّم کا ارشاد ہے:
اَلشَّرِیعَۃُ اَقوَالِی، وَالطَّرِیقَۃُ اَفعَالِی، وَالحَقِیقَۃُ اَحوَالِی، وَ المَعرِفَۃُ اَسرَارِی۔ یعنی شریعت میرے اقوال کا نام ہے، طریقت سے میرے افعال مراد ہیں، حقیقت میرے احوال کا نام ہے، اور معرفت سے میرے اسرار مراد ہیں۔

مَسئَلَہ : سابق مُوکھی "تَولّدُ شاہ ابنِ خَلیفہ عافیت شاہ" ساکنِ مُرتضیٰ آباد ہونزہ کے گھر میں امامِ زمان علیہ السّلام نے آپ کو طبِّ روحانی کا ایک عظیم معجزہ دکھایا تھا اِس کا ظہور کس طرح ہُوا تھا؟ جواب : سابق مُوکھی تَولّدُ شاہ صاحب میرے چچازاد بھائی ہیں، ایک دفعہ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے، اور کہنے لگے دیکھیں کہ میرا بیٹا برکت علی سفر سے آیا ہے اور اس کا پاؤں اتنا سُوجھا ہوا ہے، برکت علی کے پاؤں کو فیل پا کی بیماری ہُوئی تھی، لہٰذا اس کا پاؤں

ہاتھی کے پاؤں جیسا ہو گیا تھا، ہم دونوں بھائی تضرّع اور گریہ وزاری کرنے لگے، کافی دیر تک مناجات کرنے کے بعد میرا عالمِ خیال بیداری ہی کی طرح بالکل روشن اور صاف نظر آیا اور اس میں میرے قبیلے کی ایک ماں : مم رُوزی جو صفِ اوّل کی ایک مؤمنہ اور لیڈی والنٹیئر تھی، سامنے آئی، یہ مم رُوزی کی صورت میں فرشتہ تھا، جس کے ہاتھ میں ایک پیاز تھا، اسی دوران ایک درختِ بادام نظر آیا جس پر بادام ہی بادام تھے، پس ہمیں گریہ وزاری اور مناجات کا معجزانہ جواب مل گیا، میں نے بھائی سے کہا مُبارک ہو! مولائے پاک نے ہماری عاجزانہ مناجات سُن لی، اب کچّے پیاز کو کوٹ کر روغنِ بادام کے ساتھ برکت علی کے پاؤں پر لگانا، چونکہ یہ امامِ زمان کا طبّی معجزہ تھا، اس لئے برکت علی کا پاؤں ایک ہفتے کے اندر اندر بالکل ٹھیک ہو گیا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

جمعہ ۲۲، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ٦٦

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلہ: کیا جنّات میں بھی عددِ دین ہوتے ہیں؟ جواب: جی ہاں یقیناً ہوتے ہیں، جنّات کے بارے میں معلومات کا ایک عظیم ذخیرہ: سورۂ احقاف (۴۶: ۲۹-۳۲):۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

ترجمہ: (اور وہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے) جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ قرآن سنیں، جب وہ اُس جگہ پہنچے

(جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے، انہوں نے جا کر کہا، "اے ہماری قوم کے لوگو، ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہِ راست کی طرف، اے ہماری قوم کے لوگو، اللہ کی طرف بُلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اُس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں عذابِ الیم سے بچا دے گا" اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی بل بوتا رکھتا ہے کہ اللہ کو زِچ کر دے، اور نہ اس کے کوئی ایسے حامی و سرپرست ہیں کہ اللہ سے اس کو بچا لیں، ایسے لوگ کھُلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

نصیرالدین نصیر (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

اتوار، ۲۴، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ٦٧

سوالِ معظمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلہ: آیا سورۂ جنّ (۷۲:۔) میں اسرارِ جنّ کا ایک عظیم خزانہ موجود نہیں ہے؟ جواب: یقیناً عظیم خزانہ موجود ہے، ترجمۂ سورۂ جنّ:۔

اے نبیؐ، کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سُنا، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: "ہم نے ایک بڑا عجیب و غریب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم اُس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم ہرگز اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے" اور یہ کہ "ہمارے ربّ کی شان بہت اعلیٰ و ارفع ہے، اُس نے کسی کو بیوی یا بیٹا نہیں بنایا ہے۔" اور یہ کہ "ہمارے نادان لوگ اللہ کے بارے میں بہت خلافِ حق باتیں کہتے رہے ہیں" اور یہ کہ "ہم نے سمجھا تھا کہ انسان اور جنّ کبھی خدا کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے" اور یہ کہ "انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا" اور یہ کہ "انسانوں نے بھی وہی گمان کیا جیسا تمہارا گمان تھا کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا" اور یہ کہ "ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہریداروں سے پٹا پڑا ہے اور شہابوں کی

بارش ہو رہی ہے"، اور یہ کہ "پہلے ہم سُن گُن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے، مگر اب جو چوری چھُپے سُننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہابِ ثاقب لگا ہوا پاتا ہے"، اور یہ کہ "ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی بُرا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا اُن کا ربّ اُنہیں راہِ راست دکھانا چاہتا ہے"، اور یہ کہ "ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں، ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں"، اور یہ کہ "ہم سمجھتے تھے کہ نہ زمین میں ہم اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں"، اور یہ کہ "ہم نے جب ہدایت کی تعلیم سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے، اب جو کوئی بھی اپنے ربّ پر ایمان لے آئے گا اُسے کسی حق تلفی یا ظلم کا خوف نہ ہوگا"، اور یہ کہ "ہم میں سے کچھ مسلم (اللہ کے اطاعت گزار) ہیں اور کچھ حق سے منحرف، تو جنہوں نے اسلام (اطاعت کا راستہ) اختیار کر لیا اُنہوں نے نجات کی راہ ڈھونڈھ لی، اور جو حق سے منحرف ہیں وہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں"۔

اور (اے نبیؐ کہو، مجھ پر یہ وحی بھی کی گئی ہے کہ) لوگ اگر راہِ راست پر ثابت قدمی سے چلتے تو ہم خوب سیراب کرتے تاکہ اس نعمت سے اُن کی آزمائش کریں، اور جو اپنے ربّ کے ذکر سے منہ موڑے گا اُس کا ربّ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا، اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں، لہٰذا اُن میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو، اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اُس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ اُس پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اے نبیؐ، کہو کہ "میں تو اپنے ربّ کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا"۔ کہو، "میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا"۔ کہو، "مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی بچا نہیں سکتا اور نہ میں اُس کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں، میرا کام اس کے سوا

کچھ نہیں ہے کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچادوں، اب جو بھی اللہ اور اس کے رسُولؐ کی بات نہ مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اور ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

(یہ لوگ اپنی اس روش سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا اِن سے وعدہ کیا جارہا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کا جتھا تعداد میں کم ہے، کہو، "میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ قریب ہے یا میرا ربّ اس کے لئے کوئی لمبی مدّت مقرّر فرماتا ہے، وہ عالمُ الغیب ہے، اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اُس رسول کے جسے اُس نے (غیب کا علم دینے کے لئے) پسند کر لیا ہو۔ تو اُس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے ربّ کے پیغامات پہنچا دئے، اور وہ اُن کے پُورے ماحول کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور ایک ایک چیز کو اُس نے گن رکھا ہے۔"

نصیر الدّین نصیرؔ (حبِّ علی) ہونزائیؒ (ایس۔ آئی)

اتوار، ۲۴، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۸

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:۔

مسئلہ: ہم سلسلۂ نورٌ علیٰ نور کے عاشقانِ صادق ہیں لہٰذا ہم قرآن، حدیث اور ارشاداتِ ائمّۂ طاہرین علیہم السّلام کے ساتھ ساتھ تاریخ میں بھی نور ہی کا نام و نسب پڑھنا چاہتے ہیں، تو کیا آپ ایک مستند روایت کے حوالے سے حضرتِ نوح علیہ السّلام کا نسب بتائیں گے؟

جواب: نوح بن لامک بن متوشالح بن اُخنوخ یا خنوخ بن یارُد بن مہلئیل بن قینان بن انوش بن شیث (علیہ السّلام) بن آدم (علیہ السّلام) بحوالۂ قصص القرآن، مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا نسب نامہ: ابراہیم خلیل اللہؑ بن تارُخ بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالح بن عابر بن شالح بن ارفکشاذ بن سام بن نوحؑ (بحوالۂ کتابِ مذکورۂ بالا)۔

ابھی ابھی خواب میں بھائی تولد شاہ، نائب شاہ وغیرہ کے ساتھ ایک گھر میں خداوندِ قدّوس کی بے شمار نعمتوں کا جوش و جذبے سے سرشار ہو کر مناجاتی شکر کر رہے تھے، بہت کم الفاظ یاد رہے، میں تھا یا کوئی اور جو زوردار ترنّم سے کہہ

رہا تھا: اُسی مولا نے تمہیں ہر ہر نعمت عطا کر دی، اسی نے تم کو فرشِ زمین سے عرشِ برین تک پہنچا دیا، الغرض کوئی نعمت ایسی نہیں جو تم کو نہ دی گئی ہو، اس نورانی خواب کی یہ تاویل ہے کہ یہ میرے جملہ عزیزان تھے جن کو میں آج کل برادران و خواہرانِ روحانی کہہ کر مخاطب کرتا ہوں، کیونکہ وہ جسمانی بھائی مثال ہیں اور یہ روحانی بھائی بہن ممثول، میں کوئی بھی اشارۂ حکمت ضائع کرنا نہیں چاہتا ہوں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر ۲۵، مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۶۹

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی:۔

مسئلۃ: حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے اپنی والدۂ ماجدہ کی شان میں کیا ارشاد فرمایا؟ جواب: مولا کا ارشاد یہ ہے:۔

"میری والدہ خود مسلم روایات کے مطابق اصلی صوفی تھیں، جس طرح اُن کے بہت سے قریبی ساتھی تھے، وہ عادتاً اپنا بہت سا وقت عبادت میں صرف کرتی تھیں جو روحانی نور اور خدا سے قرب حاصل کرنے کے لئے ہوا کرتی تھی، اس قسم کی ذہنیت میں تعصّب کے لئے کوئی جگہ نہ تھی، بہت سے دوسرے صوفیوں کی طرح میری والدہ کے اندر ایک گہرا شاعرانہ ذوق موجود تھا، میں نے اُن کو تقریباً وجدانی حالت میں رومی اور حافظ کے بعض اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے جن کے اندر وہ اعلیٰ تشبیہات ہوتی تھیں جو انسان کے متبرک تصوّرِ باری تعالیٰ اور اس عارضی حسن کے درمیان پائی جاتی ہیں جو پھولوں کے رنگوں میں، رات کے راگ اور جادو میں اور ایرانی صبح کی عارضی سج دھج میں نظر آتا ہے۔" (از آپ بیتی، باب: ہندوستان میں لڑکپن کا زمانہ، صہ ۶۸-۶۹)۔

"میری والدہ جنہوں نے میرے ابتدائی لڑکپن میں میری تعلیمی تربیت پر

زور دیا تھا اتنی زیادہ ہوشیار اور نگرانی کرنے والی تھیں جتنی کہ وہ محبّت کرنے والی تھیں، وہ اور میں دونوں سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبّت والے خلوص کے ساتھ رہتے تھے اور اسی طرح پر ہم اُن کی ساری طویل زندگی میں رہے اُس زمانہ میں ہر رات کو میں اُن کے کمرہ میں چلا جاتا تھا اور اُن کے ساتھ عبادت میں شریک ہو جاتا تھا، وہ عبادت جو اتّحاد کے لئے اور ملاء اعلیٰ کی مصاحبت کے لئے (Companionship on high) ہوتی ہے، اور جو مسلم مذہب کی جان ہے، میرا خیال ہے کہ اس مشترکہ تجربہ نے ہم دونوں میں وہ قوّت پیدا کی جس سے ہم اپنی دماغی اور روحانی تھکاوٹ اور بے چینی کے بوجھ کو، جو ان مشکل سالوں میں کسی طریقہ پر ہلکا نہ تھا، آسانی سے اُٹھا سکیں، مگر میری والدہ کا مذہب نہایت مستقل طریقہ پر عملی قسم کا بھی تھا، اُن کے نزدیک ایمان میں بغیر عمل کے کوئی نیکی نہ تھی اور اپنی قومی زندگی کی ابتدا سے میں نے ان اُصولوں کو تسلیم کر لیا اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کی"۔ (از آپ بیتی، باب: میں مغربی دنیا کا سفر کرتا ہوں، ص ۸۶)

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ (ایس آئیؔ)

پیر، ۲۵، مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۷۰

سوالِ معظمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ روحانی:-

مسئلۃ: جب آنحضرتؐ معراج کی طرف تشریف لے جارہے تھے تو اُس دوران آپؐ نے آسمانِ چہارم پر جو بڑا حیران کُن معجزہ دیکھا تھا، وہ کیا ہے؟

جواب: و روي عن رسول اللہ أنه قال: لما عرج بي إلى السماء الرابعة رأيت علياً جالساً على كرسي الكرامة والملائكة حافين به يعظمونه ويعبدونه ويسبحونه ويقدسونه فقلت حبيبي جبرائيل سبقني أخي علي إلى هٰذا المقام فقال لي: يا محمّد إن الملائكة شكت إلى اللہ شدّة شوقها إلى علي لعلمها بعلوه ومنزلته وسألت النظر إليه فخلق اللہ هٰذا الملك على صورة علي وألزمهم طاعته فكلما اشتاقوا إلى علي نظروا إلى هٰذا فيعبدوه ويسبحوه ويقدسوه وذٰلك قوله: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ (۴۳:۸۴)- و قد قال رسول اللہ (صلّى اللہ عليه وآله وسلّم): النظر إلى وجه علي عبادة أعظم من الطاعة، وأي طاعة تتم إلّا بطاعته،

فلذٰلک توجهت العباد إلیہ۔

ترجمہ: آنحضرتؐ سے روایت کی گئی ہے: آپؐ نے فرمایا: جب میں شبِ معراج آسمانِ چہارُم پر پہنچ گیا تو وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ علیؑ کُرسیٔ کرامت و عِزّت پر جلوہ فرما ہے، اور فرشتے اس کو گھیرے ہوئے اس کی تعظیم و عبادت اور تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں، پس میں نے کہا اے میرے دوست جبرائیل! کیا میرا بھائی علیؑ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گیا؟ تو جبرائیل نے مجھ سے کہا یا محمدؐ! اصل واقعہ یہ ہے کہ جب فرشتوں کو علیؑ کے مرتبۂ عالی کا علم ہوا تو ان میں علیؑ کے دیدار کا بڑا شدید شوق پیدا ہوا جس کی انہوں نے اللہ سے شکایت کی، پس اللہ نے علیؑ کی صورت پر اس فرشتے کو پیدا کیا اور ان پر اس کی طاعت لازم کر دی، پس جب جب ان کو علیؑ کے دیدار کا اشتیاق ہوتا ہے تو وہ اِس فرشتے کا دیدار کرتے ہیں۔ (بحوالۂ کتابُ السّرائر ص ۱۱۵-۱۱۶)

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

منگل، ۲۶، مارچ ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۱۷

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی:۔

مَسئَلَة: سلسلۂ نزولِ قرآن کی آخری آیت کونسی ہے؟ جواب: وہ آیۂ کریمہ یہ ہے: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (۳:۵)۔

ترجمہ: آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

سوال: آیا بزرگانِ دین کی کسی کتاب میں یہ ذکر یا اشارہ ہے کہ قبل از آدم روحانی ادوار تھے؟ جواب: جی ہاں، ایسا ذکر ہے، کتابِ سرائر ص ۲۱، کتابِ اثبات النبوءات ص ۱۸۲، کتاب دعائم الاسلام جلد ثانی (عربی) ص ۲۹۱۔ سیّارۂ زمین پر آدم سے پہلے جنّات رہتے تھے، اور جنّات کی تاویل اہلِ باطن ہیں۔

سوال: بحوالۂ سُورۂ شوریٰ (۴۲: ۲۹) کیا اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات میں جاندار مخلوقات پھیلادی ہیں؟ جواب: جی ہاں، اس آیۂ شریفہ کی

مکمل تاویل کرنی ہوگی، کیونکہ اس میں بہت سے مسائل کا حل موجود ہے۔

سوال: کیا اِس آیت (۴۲: ۲۹) کے مطابق ہر پہاڑ، ہر وادی، ہر دشت وصحرا، اور ہر بیابان میں مخلوقِ لطیف موجود ہو سکتی ہے؟ جواب: جی ہاں، یقیناً، اچھی بھی اور بُری بھی۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
بُدھ، ۲۷ ، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۷۲

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران و خواہرانِ رُوحانی:۔

مسئلہ: کُلّ کائناتی جاندار مخلوقات سے متعلقہ آیتِ کریمہ کونسی ہے؟

جواب: وہ آیۂ شریفہ یہ ہے: وَمِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ مَا بَثَّ فِیۡہِمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ ؕ وَہُوَ عَلٰی جَمۡعِہِمۡ اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ۔ (۴۲ : ۲۹) ترجمہ: اُس کی آیاتِ قدرت میں سے ہے یہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور یہ جاندار مخلوقات جو اُس نے دونوں جگہ پھیلا رکھی ہیں، وہ جب چاہے انہیں (بذریعۂ روحانی قیامت عالمِ شخصی میں) جمع کرسکتا ہے۔

حضرتِ آدم خلیفۃُ اللہ علیہِ السّلام کے لئے بحکمِ خدا کُلّ کائناتی ارواح و ملائکہ نے منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں وُقوعی سجدہ (یعنی گرتے ہوئے سجدہ) کیا تھا، اور یہی تسخیرِ کائنات کا معجزۂ اعظم بھی تھا، اور حظیرۂ قدس میں تمام ارواح و ملائکہ نے حضرتِ آدمؑ کے لئے یک حقیقتی سجدہ کیا۔ سب کے سب نفسِ واحدہ میں فنا ہوگئے تھے۔

سورۂ اعراف کی (۷ : ۱۱) وَلَقَدۡ خَلَقۡنٰکُمۡ ثُمَّ صَوَّرۡنٰکُمۡ ثُمَّ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ .... اس آیۂ کریمہ کو بار

بار غور سے پڑھنے کی فکری عبادت کریں، آدم کے قِصّے میں آپ کا قصہ کیوں ملا ہوا ہے؟ یہ آیۂ کریمہ اَسرارِ عظیم سے پُر ہے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

جمعرات، ۲۸، مارچ ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۴۷

سوالِ معظمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواھرانِ روحانی:۔

تیمّناً وتبرُّکاً (برکت اور تبرُّک کے طور پر) شرحُ الأخبار سے کچھ بتائیں؟ جواب: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: نادیٰ مُنادٍ مِنَ السّماءِ یومَ اُحُد: لَافتیٰ اِلاّ علي، ولاسیفَ اِلاّ ذُوالفقار۔ ترجمہ: علیؑ جیسا کوئی بہادر نہیں، اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں۔ بحوالۂ شرحُ الأخبار، جلدِ دوم، جزءِ نہم، ص۳۸۱۔ جنگِ اُحُد میں آسمان پر کوئی فرشتہ وصفِ علی کا یہ اعلان کر رہا تھا۔

کتابِ حیاتُ القلوب، جلدِ دوم، باب ۳۲ حالاتِ جنگِ اُحُد میں ص۲۵۳ پر ہے:۔ ..... آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علی تم نے اپنی تعریف نہیں سنی، وہ دیکھو آسمان سے فرشتۂ رضوان نعرہ لگا رہا ہے: لَاسَیفَ اِلاّ ذُوالفِقَار ولَافتیٰ اِلاّ عَلي۔ ص۲۵۱ پر ہے کہ یہ تعریفی اعلان جبرائیل کر رہا تھا، بہرحال لافتیٰ میں جو علیؑ کی آسمانی تعریف ہے وہ بہت ہی مشہور ہے، شرحُ الأخبارِ مذکورہ کے فٹ نوٹ میں بھی دیکھیں۔

کِتاب شرحُ الأخبار فِي فضائِلِ الأئِمّۃِ الاَطھار جلد

اول، جز: ۲ میں یہ حدیثِ شریف ہے: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ حُبَّ عَلِي شَجَرَةً اَصْلُهَا فِى الْجَنَّةِ وَاَغْصَانُهَا فِى الدُّنيا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بَغُصنٍ من اغصانها في الدُّنيا اَوردهُ الجَنَّة۔ خدائے عزّوجلّ نے علی کی پاک محبّت کو ایک درخت کی مثال پر پیدا کیا جس کی جڑ جنّت میں اور شاخیں دنیا میں ہیں، پس جو شخص دنیا میں ان شاخوں میں سے کسی شاخ کے ساتھ وابستہ ہو جائے تو وہ اِس شاخ کے ذریعے سے جنّت میں وارد ہو جائے گا۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعۃ المبارک ۲۹، مارچ ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۷۴

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی:۔

مسئلہ: ازکتابِ مستطاب گنجینۂ جواہرِ احادیث‘ ص۳۷: ارشادِ نبیؐ ہے: ذِکرُ علِیّ عِبادۃٌ = علی کی یاد عبادت ہے۔ اَلنّظرُ اِلٰی وجہِ علیٍ عِبادۃٌ = چہرۂ علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ان دونوں باتوں میں کیا حکمت ہے؟ جواب: علی = امامِ زمانؑ کی یاد عبادت اس لئے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے، اور اسمِ اعظم کی یاد سب سے بڑی عبادت ہے، اور چہرۂ علی = امامِ زمانؑ کی طرف دیکھنا اس وجہ سے عبادت ہے کہ امامِ زمان وجہ اللہ = صورتِ رحمان بھی ہے، اور قرآنِ ناطق بھی ہے، پس صورتِ رحمان کا دیدار اور قرآنِ ناطق کا مطالعہ کیونکر خصوصی عبادت نہ ہو!

یہ حدیثِ شریف شرحُ الأخبار جزءِ اوّل ص۱۰۵ پر ہے: وَقد خلفتُ فِیکُم ماإن تمسکتم بِہ بعدی لن تضلُّوا، کتاب اللہ وعِترتی اہلِ بیتی فاِنّھما لن یفترِقا حتّٰی یرِدا علیّ الحوض، حبلٌ ممدُودٌ مِنَ السّماءِ اِلیکم طرفہ بِیدِ اللہ

وَطَرفہ بایدیکم۔

ترجمہ: میں نے تمہارے درمیان اُس (معجزانہ چیز) کو اپنا خلیفہ اور نمائندہ بنا دیا ہے کہ اگر تم میرے بعد اس کو پکڑے چلو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو جاؤ گے، وہ کتاب اللہ (قرآن) اور میرے اہلِ بیت کی عترت (امام) ہیں، یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جُدا نہ ہوں گی تا آنکہ حوضِ کوثر پر مجھ سے مل جائیں، یہ گویا آسمان سے زمین تک لگائی ہوئی ایک رسّی ہے، اس کا بالائی سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور زیرین سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

سنیچر، ۳۰، مارچ ۲۰۰۲ء

کَنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۷۵

سَوالِ معظم عرفانی برائے اِضافۂ معلوماتِ برادران وَخواہرانِ رُوحانی :۔

مَسْئَلَۃ : عُروَۃُ الوُثقٰی (۲:۲۵۶)۱ یعنی مضبوط حلقہ سے کیا مراد ہے؟ جواب: ولایتِ علیؑ۔ (بحوالۂ شرحُ الأخبار۔ ۱، ج: ۲، ص ۲۴۰)۔

مثل قل ھو اللہ أحد : عن سلمان الفارسی قدّس اللہ روحہ، أنہ قال: سمعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ یقول لعلی علیہ السّلام: یا علی فیك مثل قل ھو اللہ أحد، من قرأھا مرۃ کان لہ أجر من قرأ ثلث القرآن، ومن قرأھا مرتین کان لہ اجر من قرأ ثلثی القرآن، ومن قرأھا ثلاث مرات کان لہ ثواب من قرأ القرآن کلہ، و کذٰلك أنت یا علی من أحبك بقلبہ، کان لہ ثواب ثلث الاِسلام، ومن أحبك بقلبہ، وأثنی علیك بلسانہ، کان لہ ثواب ثلثی الاِسلام، ومن أحبك بقلبہ، وأثنی علیك بلسانہ واعانك بیدہ، کان لہ مثل ثواب الاِسلام کلہ۔

ترجمہ: علی علیہ السلام میں قُل ھُوَاللّٰہُ اَحَد کی مَثَل ہے:

سلمان فارسی قدّس اللہ روحہٗ کی روایت ہے کہ رسولِ کریمؐ نے حضرتِ علیؑ سے فرمایا: یا علی تجھ میں قُل ھُوَاللّٰہُ اَحَد کی مثل ہے کہ جو شخص ایک بار قُل ھُوَاللّٰہ، کو پڑھتا ہے، اُس کو ایسے شخص کا اجر ملتا ہے جس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا ہو، اور جو دو بار قُل ھُوَاللّٰہ کو پڑھتا ہے، اُس کو دو تہائی قرآن پڑھنے والے کا اَجر ملتا ہے، اور جو تین بار قُل ھُوَاللّٰہ کو پڑھتا ہے، اس کو کُلّ قرآن پڑھنے والے کا اَجر ملتا ہے، اور اسی طرح تُو ہے اے علی، کہ جو شخص قلبی طور پر تجھ سے محبّت کرتا ہے اس کو اسلام کا ایک تہائی ثواب مل جاتا ہے، اور جو شخص دل میں تیری محبت رکھتا ہے، زبان سے تیری تعریف بھی کرتا ہے، اس کو دو تہائی اسلام کا ثواب مل جاتا ہے، اور جو شخص دل میں تیری محبّت رکھتا ہے، زبان سے تیری تعریف کرتا ہے، اور ہاتھ سے تیری مدد کرتا ہے، تو اس کو کُلّ اسلام کے ثواب کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔ بحوالۂ شرحُ الأخبار۔ ۲، ج: ۸، ص ۲۶۵۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

اتوار، ۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۷۶

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ ذخیرۂ معلوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی:۔

مسئلۃ: حدیثِ شریف ہے: اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا۔ یعنی میں علمِ دین = علمِ الٰہی کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے کیا قرآن وحدیث کا کوئی علم اس شہر سے باہر ہوسکتا ہے؟ جواب: نہیں ہرگز نہیں، جس کا واحد دروازہ علی = امامِ مُبین ہے۔

سوال: آیا قرآنِ عزیز میں اس حدیث کا کوئی حکیمانہ اشارہ موجود ہے؟

جواب: جی ہاں، اللہ کا حکم ہے: وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا = تم گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو (۲ : ۱۸۹)۔ جامع ترمذی جلدِ دوم میں یہ حدیث ہے: ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے محبّت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی اُن سے محبّت کرتا ہے، آپؐ سے پوچھا گیا: ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہیں؟ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علی بھی انہی میں سے ہے، اور ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں۔

حَدِیْثُ الطَّیْر: ایک مرتبہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس ایک پرندے (چکور) کا گوشت تھا، آپؐ نے دُعا کی کہ یا اللہ! اپنی مخلوق

میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ میرے ساتھ اِس پرندے کے گوشت میں سے کھائے، چُنانچہ علیؑ آئے اور آپؐ کے ساتھ اُس پرندے کے گوشت میں سے کھانے لگے۔ حوالۂ ترمذی، باب۔ ۱۸۰۹، نیز شرحِ الاخبار، جز: ۱۔

سُورۂ بقرہ (۲: ۱۴۳) میں ارشاد ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ تاویلی مفہوم: اور اسی طرح اے ائمّۂ آلِ محمّدؐ ہم نے تم کو ایک عادل اُمّت بنایا ہے، تاکہ تم ظاہراً و باطناً لوگوں پر گواہ رہو، اور نورانیت میں رسولؐ تم پر گواہ رہے۔ امام محمّد باقر علیہ السّلام کے ارشاد کو پڑھیں: دعائمُ الاِسلام جلد اوّل مضمون ولایتِ أئمّۂ اہلِ بیت علیہمُ السّلام۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیسر، یکم اپریل ۲۰۰۲ء

کنزُالاَسرار۔ قسط۔ ۷۷

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اِضافۂ معلُوماتِ برادران وخواہرانِ روحانی:۔

سورۂ انبیاء (۲۱: ۷) کے مطابق اہلِ ذکر سے کس طرح علم و حکمت کا کوئی سوال ممکن ہے؟ جواب: دیکھو کتابِ ہزار حکمت ح: ۱۵۳-۱۵۵، آپ نے سوال سوال کچھ بھی نہیں کرنا ہے، صرف امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کے نورِ اقدس میں فنا ہو جانا ہے وہاں جواب ہی جواب ہے اور کوئی سوال ہے ہی نہیں۔

"سوال"، علمی بھوک اور پیاس کا احساس ہے جو اِس دنیا میں ہے، اور اپنی جگہ پر ہونا چاہیئے، لیکن جب امامِ زمانؑ کا نُورُ عالمِ شخصی میں طلُوع ہو جاتا ہے، تو تب وہاں بہشت کا عالم ہو جاتا ہے، اور بہشت میں بھوک نہیں پیاس نہیں۔

امامِ زمانؑ کا نور صامت (خاموش) بھی ہے، اور ناطق (بولنے والا) بھی ہے، عالمِ خیال میں جو نور طلوع ہو جاتا ہے، وہ صامت ہے، لیکن جب روحانی قیامت کے آغاز کے ساتھ نور طلُوع ہو جاتا ہے تو وہ ناطق (بولنے والا) ہے۔

کتابِ دعائمُ الاِسلام عربی، جلدِ اوّل ص۱۶۷ پر دُعائے نور درج

ہے، یہ پاک دعا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ کی زبانِ وحی بیان سے ہے، اس لئے یہ یقیناً کلامِ الٰہی کی طرح ہے، یہ سرِّ معرفت خوب یاد رہے کہ جب روحانی قیامت میں مومنِ سالک پر امامِ زمانؑ کا نور طلوع ہو جاتا ہے تو اس میں بالکل ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ دُعائے نور میں اس کا بیان ہے، اب آپ کتابُ العلاج، قرآنی علاج ص ۲۱۳ - ۲۲۱ "امواجِ نور کا تصوّر" خوب غور سے پڑھیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
منگل، ۲، اپریل ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۷۸

سوالِ معظّمِ عرفانی بغرضِ اضافۂ معلوماتِ عزیزانِ روحانی سلامت باشند!

مسئلہ: کیا دعائے نور آنحضرتؐ کے لئے صرف ذاتی ہے یا اُمّت کے علم و عمل کے لئے بھی ہے؟ جواب: چونکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ تمام لوگوں کے لئے رسول اور مُعلّمِ ربّانی تھے اس لئے آپ کی یہ دُعا اُمّت کے علم و عمل کے لئے بھی ہے، اور اِس کی عملی صورت غیر ممکن نہیں، بلکہ عین ممکن ہے، لہٰذا اِس دعا کے اسرار کی معرفت بیحد ضروری ہے، بیحد ضروری، پس جب اللہ کے فضل و کرم سے تم پر روحانی قیامت قائم ہوگی، تو اس وقت امامِ زمان علیہ السّلام کا نور تمہارے عالمِ شخصی میں طلوع ہو جائے گا، جس سے تمہارے قلب میں نور ہوگا، کان، آنکھ، زبان میں نور ہوگا، بلکہ تمہاری پُوری ہستی کے خلیہ خُلیہ اور ذرّہ ذرّہ میں نور ہوگا، واللہ تم طوفانِ نور میں مُستغرق ہو جاؤ گے، اس مرتبۂ عالی کے لئے تم شب و روز کوشش کرو، بہت زیادہ کوشش کرو، اپنے دل میں امامِ زمانؑ کا عشق و محبّت قائم کرو، زبان سے ہمیشہ اس کی تعریف اور ہاتھ سے اس کی مدد کرتے رہو، پھر اِنْ شَاءَ اللہ تم امامِ زمانؑ کے نور میں فنا ہو جاؤ گے۔

دعائے نور: اَللّٰھُمَّ اجعل لی نوراً فی قلبی، ونوراً فی

سمعی، ونوراً فی بصری، ونوراً فی لسانی، ونوراً فی شعری، و نوراً فی بشری، ونوراً فی لحمی، ونوراً فی دمی، ونوراً فی عظامی، ونوراً فی عَصبی، ونوراً من بین یدَیَّ، ونوراً من خلفی، ونوراً عن یمینی، ونوراً عن یساری، ونوراً من فوقی، ونوراً من تحتی

ترجمہ: یا اللہ! میرے لئے میرے دل میں ایک نور مقرّر کر دے، اور میرے کان، آنکھ، اور زبان میں بھی نور بنا دے، میرے بال، کھال، گوشت، خون، ہڈیوں، اور رگوں میں بھی نور بنا دے، اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر، اور نیچے بھی نور مقرّر فرما! (کتاب العلاج، قرآنی علاج ص ۲۱۳-۲۱۴)۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس، آئی)
منگل، ۲، اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۷۹

سوالِ معظّمِ عرفانی بغرضِ اضافۂ معلوماتِ عزیزانِ رُوحانی سلامت باشند!

قرآنِ حکیم (۶۶: ۴) میں صالح المؤمنین کس کا مُبارک نام ہے؟ جواب: حضرت مولانا علی علیہ السلام کا۔ س: اس پاک نام کی تاویلی حکمت کیا ہے؟ ج: مؤمنین کے باطنی احوال کی اِصلاح کرنے والا (۴۷: ۵)۔

مَسْئَلَة: رسولِ پاک صلعم کی رسالت کا گواہِ اوّل تو اللہ تعالیٰ ہے، اور اس نے گواہِ ثانی کس کو بنایا ہے؟ ج: اُس شخص کو جس کے پاس کتاب = قرآن کا باطنی علم و حکمت ہے۔ س: وہ کون ہے؟ ج: حضرتِ علیؑ (۱۳: ۴۳)۔

سوال: قرآنِ حکیم میں وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ (۳: ۷) = اور وہ لوگ جو علم میں پُختہ کار ہیں، یہ جملہ آیا ہے، جو حضرات اللہ کے اس ارشاد کے مطابق علم میں پُختہ کار ہیں وہ کون ہیں؟ جواب: وہ سب سے اوّل اور سب سے افضل حضرتِ محمّد صلعم ہیں، اور آپ کے بعد آپ کے خاندان کے ائمۂ طاہرین قرآن کی تاویل میں پُختہ کار ہیں۔

سوال: شاید یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ کنیڈا کی ایک مشہور یونیورسٹی کے ایک بڑے پروفیسر نے آپ سے یہ سوال کیا کہ آپ کے امامؑ کے پاس کیا معجزہ

ہے؟ اس پر آپ نے یہ جواب دیا کہ میں امامِ زمان ع کا ایک ادنیٰ سا مرید ہوں پھر بھی میں آپ کے سامنے ایک ایسا عجیب وغریب علم پیش کروں گا جو نہ آپ کے پاس ہوگا اور نہ دنیا میں کسی اور کے پاس، پھر آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ میرے امام علیہ السلام کے پاس کیسے کیسے بڑے عجیب وغریب علمی معجزات ہیں۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ اس وقت گواہی کے لئے جنابِ محترم ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی صاحب، بحرالعلوم بھی تشریف رکھتے تھے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

بدھ، ۳؍ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۸۰

سوالِ مُعظّمِ عرفانی بغرضِ اضافۂ حقائق و معارفِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھُم اللہ تعالیٰ!

مَسئَلَہ: سُورۂ عنکبُوت (۲۹: ۴۹) میں ارشاد ہے: بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ۔

تاویلی مفھوم: بلکہ وہ (قرآن) پُرنور معجزات کی صورت میں ہے، ان لوگوں کے باطن میں جن کو علمِ لَدُنّی عطا کیا گیا ہے۔ یہ أئمۂ طاہرین علیھم السّلام ہیں جن کے باطن میں قرآن بصورتِ نورانی معجزات موجود و محفوظ ہے، اور انہی حضرات کو علمِ لَدُنّی عطا ہوا ہے، دعائم الاسلام عربی جلدِ اوّل کے شروع میں جو کتاب الولایۃ ہے اس کو تا آخر ضرور پڑھ لیں، تاکہ آپ کو أئمّۂ اہلِ بیت علیھم السّلام کی تفسیر و تاویل کی معرفت حاصل ہو۔

سوال: آیا امامِ زمانؑ = امامِ مُبینؑ کے نورِ پاک میں قرآن بصورتِ نورانی معجزات موجود و محفوظ ہے؟ جواب: جی ہاں۔ س: ایسے نورانی معجزات کا مشاہدہ کون کر سکتے ہیں؟ ج: ہر وہ عارف جو روحانی قیامت کے ذریعے سے جیتے جی امامِ زمانؑ کے نور میں فنا ہو جاتا ہے۔

سوال: یہ سوال دُعائے نور کے حوالے سے ہے، کیا امامِ زمان علیہ السلام کا نور سمعی، بصری، لِسانی، قلبی وغیرہ ہوتا ہے؟ جواب: جی ہاں۔

سوال: یہ سوال از بس عجیب وغریب اور انتہائی عظیم ہے کہ جب روحانی قیامت قائم ہونے لگتی ہے، اور امامِ زمانؑ کا نور طلوع ہوتا ہے، تو اس وقت انسان میں جو جنّ ہے، اس پر کیا گزرتا ہے؟ جواب: وہ اس وقت مسلمان ہو کر فرشتہ بن جاتا ہے۔ س: اس پر قرآن کی کونسی شہادت ہے؟ ج: دیکھو (۷: ۱۴-۱۵) جنّ = شیطان کو مہلت دی گئی ہے، وہ صرف قیامت تک ہے اور بس۔ نیز دیکھو (۱۵: ۳۶-۳۷) اور (۳۸: ۷۹-۸۰) پس روحانی قیامت کے شروع ہی میں جنّ مسلمان ہو کر فرشتہ بن جاتا ہے، اور جو فرشتہ ہے، وہ عظیم ہو جاتا ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

جمعرات، ۴؍ اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط-۸۱

سوالِ معظّمِ عرفانی بغرضِ اضافۂ حقائق و معارفِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھُو اللہ تعالیٰ!

وہ اسرارِ عظیم جو بڑے حیران کُن اور عقل سے ماورا ہیں:

حدیث کی مشہور کتاب: المُستدرك، الجُزءُ الثالِث، ص ۱۱۶ کے آخر اور ۱۱۷ کے شروع میں یہ روایت ہے کہ حضرتِ مولانا علی علیہ السّلام کی والدۂ ماجدہ کا اسمِ گرامی فاطمہ بنتِ اسد تھا، اسد حضرتِ ہاشم کا بیٹا تھا۔

جب وقت آنے پر فاطمہ بنتِ اسد زوجہ حضرتِ ابو طالبؑ نے داعیٔ اجل کو لبّیک کہا، تو زہے نصیب کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ نے بطورِ بے مثال رحمت اپنی مُبارک قمیص سے ان کو کفن دیا، ان کی قبر میں اُتر کر لیٹ گئے اور قبر کو بڑی بابرکت بنا دیا، اور دستِ مُبارک سے فراخیٔ قبر کے معجزانہ اشارے کئے، حضورِ اکرم صلعم نے فاطمہ بنت اسد کے لئے جو نمازِ جنازہ پڑھی وہ بھی یکتا اور بے مثال تھی کہ حضورِ پاکؐ نے ستر تکبیرات کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھی، اصحابِ کبار میں سے بعض نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے اِس خاتون کے لئے وہ کچھ کیا جو کسی کے لئے نہیں کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ خاتون میری ماں تھیں جس نے مجھے جنم دیا (شاید اِس ارشاد میں تاویل ہے۔) پھر رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ جبرائیل

علیہ السّلام نے میرے ربّ سے مجھے یہ خبر دی ہے کہ یہ خاتون اہلِ جنّت میں سے ہے، اور جبرائیلؑ نے مجھے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستّر ہزار فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس خاتون کے حق میں نمازِ جنازہ پڑھیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

جمعہ، ۵، اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۸۲

سوالِ معظّم عرفانی بغرضِ اضافۂ حقائق و معارفِ عزیزانِ روحانی سلّمھُم اللہ تعالیٰ!

سورۂ ضحیٰ (۶:۹۳) میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ ترجمہ: کیا اُس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟ آنحضرتؐ کی ولادتِ باسعادت سے پہلے ہی آپؐ کے والد وفات پا چکے تھے، چھ سال کی عمر تھی کہ والدہ نے رحلت کی، پھر آٹھ سال کی عمر تک اپنے دادا (عبدالمطلب) کی کفالت میں رہے، آخر اس دُرِّ یتیم اور نادِرِ روزگار کی ظاہری و باطنی تربیت و پرورش کی سعادت آپ کے بعد شفیق چچا حضرتِ ابوطالبؑ کے حصہ میں آئی، انہوں نے زندگی بھر آپؐ کی نُصرت و حمایت اور تکریم و تعظیم میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا، ہجرت سے کچھ پہلے وہ بھی دُنیا سے رُخصت ہوئے۔

مذکورہ آیۂ شریفہ کا یہ ظاہری ترجمہ اور وضاحت اپنی جگہ پر درست ہے، ساتھ ہی ساتھ اس میں تاویلی اسرار بھی ہیں، کتابِ سرائر ص۲۳۲ پر آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: وَاَقَمْتُ مَعَ مِیْكَائِیْلَ عِشْرِیْنَ سَنَةً = اور میں میکائیل کے ساتھ بیس سال رہ چکا ہوں۔ اس کی ایک تاویل یہ ہے کہ آنحضرتؐ اپنے چچا

حضرتِ عمران = ابوطالب (امامِ مُقیم) کی کفالت یعنی روحانی پرورش میں بیس سال تک رہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے اِس اِرشاد: "اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی = کیا اُس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟" میں اِن حضرات کی بے مثال خدمات کا اِشارہ ہے: عبدُ المطلب، عمران = ابوطالب، فاطمہ بنتِ اَسد (زوجۂ ابوطالب) اور خدیجہ زوجۂ نبیؐ، انہی ارضی فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و ہدایت سے اِس دُرِّ یتیم کی بے مثال خدمات سرانجام دیں جن کا ریکارڈ اللہ نے حکمتِ قرآن میں محفوظ کر لیا۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

سنیچر، ۶، اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۸۳

سوالِ معظّم بسرّی برائے اضافۂ معلوماتِ عزیزانِ روحانی سلّمھُم اللہ تعالیٰ!

بحوالۂ کتاب سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی و علامہ سید سلیمان ندوی، جلد اوّل، ص ۱۱۷-۱۱۸، جناب عبد المطلب کی کفالت:۔ والدۂ ماجدہ کے انتقال کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ کو اپنے دامنِ تربیت میں لیا، ہمیشہ آپؐ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے، عبدالمطلب نے بیاسی برس کی عمر میں وفات پائی اُس وقت آنحضرت صلعم کی عمر آٹھ برس کی تھی، عبدالمطلب کا جنازہ اُٹھا تو آنحضرتؐ بھی ساتھ تھے اور فرطِ محبت سے روتے جاتے تھے، عبدالمطلب نے بوقتِ انتقال اپنے بیٹے ابوطالب کو آنحضرتؐ کی تربیت سپرد کی، ابوطالب نے اس مقدس فرض کو جس خوبی سے ادا کیا اس کی تفصیل آگے آتی ہے، یہ واقعہ خاص طور پر لحاظ رکھنے کے قابل ہے۔......

ابوطالبؑ کی کفالت: عبدالمطلب کے دس بیٹے مختلف ازواج سے تھے، ان میں سے آنحضرتؐ کے والد عبداللہ اور ابوطالب ماں جائے (حقیقی = سگے) بھائی تھے، اس لئے عبدالمطلب نے آنحضرتؐ کو ابوطالب ہی کے آغوشِ تربیت میں دیا، ابوطالب آنحضرتؐ سے اس قدر محبت رکھتے

تھے کہ آپ کے مقابلہ میں اپنے بچّوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے، سوتے تو آنحضرتؐ کو ساتھ لے کر سوتے اور باہر جاتے تو ساتھ لے کر جاتے۔

غالباً جب آپؐ کی عمر دس بارہ برس کی ہوئی تو آپ نے بکریاں چرائیں، عرب میں بکریاں چرانا معیوب کام نہ تھا، بڑے بڑے شُرفاء اور اُمراء کے بچے بکریاں چراتے تھے، خود قرآنِ مجید (۱۶: ۵-۶) میں ہے: وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ = ان میں تمہارے لئے جمال ہے جب کہ صبح تم انہیں چرنے کے لئے بھیجتے ہو اور جب کہ شام انہیں واپس لاتے ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عالم کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا، یعنی یہ اس حقیقت کی تمہید تھی کہ آپؐ آگے چل کر ساری کائنات کی سرداری کرنے والے تھے۔

نصیر الدین نصیرؔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

اتوار، ۷، اپریل ۲۰۰۲ء

کنزُالاَسرار۔ قِسط۔ ۸۴

سوالِ مُعظّمِ عِرفانی برائے اِضافۂ معلوماتِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھُمُ اللہ تعالیٰ!

اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجہِ عَلِیٍ عِبادَۃٌ۔ المُستدرك، سرائرُ شرحُ الأخبار وغیرہ۔ سوال: اِس میں کیا راز ہے؟ جواب: پہلا راز یہ ہے کہ علی = امامِ زمانؑ وجہُ اللہ = اللہ کا نور ہے، دوسرا راز یہ ہے کہ وہ قرآنِ ناطق ہے، تیسرا راز یہ ہے کہ وہ اِسمِ اَعظم اور اسماءُ الحُسنیٰ ہے، چوتھا راز یہ ہے کہ وہ آئینۂ خُدانُما ہے، پانچواں راز یہ ہے کہ وہ بہشتِ مُجسّم ہے، چھٹا راز یہ ہے کہ وہ اللہ کا دین ہے، اور ساتواں راز یہ ہے کہ وہ کنزِ معرفت ہے۔

عَلِیٌّ مَعَ الْقُرآنِ وَالْقُرآنُ مَعَ عَلِیٍ لَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوضَ۔ المُستدرك۔

آئینۂ خدانُما: وہ زندہ اور معجزانہ آئینہ جس میں خدا کا دیدار ہو سکتا ہے۔

شعر: آئینۂ خُدائے نُما مُرتضیٰ بُوَد
در چشمِ جان تجلّیٔ جانان کُند علی

ترجمہ: مُرتضیٰ علی وہ معجزانہ آئینہ ہے، جس میں دیکھنے سے خدا کا

دیدار ہوتا ہے، علی ہی ہے جو چشمِ باطن میں جانان (خدا) کی تجلی کرتا ہے۔

اَلنَّظَرُ اِلٰی عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ = اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ، یہ ایک ہی حقیقت کی دو حدیثیں ہیں، اور دونوں صحیح ہیں، المستدرک، الجزءُ الثّالِث، ص۱۵۲۔

یہ تاویلی راز ہمیشہ یاد رہے کہ علی علیہ السّلام سے امامِ زمانؑ مراد ہے۔

حَدِیْثِ مَدِیْنَۃِ الْعِلْم کونسی ہے؟ حدیثِ دارِ حکمۃ بتاؤ؟ حضرتِ امام محمّد باقر علیہ السّلام کے ارشادِ مَا قِیْل کو پڑھ کر سناؤ؟ اگر آپ کو حدیثِ قدسی کُنْتُ کَنْزًا یاد ہے تو سناؤ؟ حدیثِ مَنْ عَرَفَ کا زیادہ تر تعلق عارف سے ہے یا عاشق سے؟

کیا امامِ مُبین (۳۶: ۱۲) اللہ تعالیٰ کا خَزِیْنَۃُ الْخَزَائِن ہے؟ خدا کے اس خزانۂ خزائن سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر، ۸ ؍اپریل ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کَنزُالاَسرار۔قِسط۔۸۵

سوالِ مُعظّمِ سِرّی برائے اِضافۂ مَعلُوماتِ عزیزانِ رُوحانی سَلّمَھُم اللہ تعالیٰ!

جامعِ تِرمذی جلدِ دُوم باب ۱۸۱۲: جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؑ کو بُلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے: آج آپؐ نے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی، فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ مذکورہ کتاب میں مَناقِبُ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ کے عنوان کے تحت یہ حدیث بھی درج ہے: اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ مِّنْ بَعْدِیْ۔ ترجمہ: یقیناً علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی اور سرپرست ہے۔ وہاں یہ ارشاد بھی ہے: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ= یعنی میں جس کا مولا اور آقا ہوں، علی اس کا مولا اور آقا ہے۔

اِنَّ مِنْکُمْ مَنْ یُّقَاتِلُ عَلٰی تَاْوِیْلِہٖ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ۔ ترجمہ: یقیناً وہ شخص تم میں سے ہے جو قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا، جس طرح میں نے اس کی تنزیل پر جنگ کی۔ جو اصحاب حاضر تھے انہوں نے پوچھا: یا حضرت وہ کون ہے؟ حضورِ پاکؐ نے مولا علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا:

هُوَ ذَالِکُم خاصِفُ النّعل = یہ وہ جوتی درست کرنے والا شخص ہے۔ وہ علی تھا، شرحُ الأخبار۔۱، جزء۳، ص۳۲۱ پر دیکھیں۔

یحد ضروری سوال: قرآن کی تاویلی جنگ دراصل کیا چیز ہے؟ جواب: قرآن کی تاویلی جنگ روحانی قیامت ہے۔سورۂ اعراف (۷: ۵۲-۵۳) میں غور سے دیکھیں، یہ کتاب = قرآن کی تاویل روحانی قیامت بھی ہے اور تاویلی جنگ بھی، اور علی = امامِ مُبین قائمِ قیامت بھی ہے اور قیامتی = تاویلی جنگ کا سردار بھی ہے، پس امامِ زمان ؑ عددِ جسمانی میں کہیں روحانی قیامت برپا کر کے تاویلی جنگ کے ذریعے سے دینِ خدا کی عالمی اور کائناتی فتح کا تجدّد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا انتہائی عظیم پروگرام یہ ہے کہ ہر روحانی قیامت (۱۷:۷۱) میں اس کا دین تمام ادیان پر غالب آتا ہے، دیکھو (۹: ۳۳)، (۴۸: ۲۸)، (۶۱: ۹) اور یہ سب سے عظیم کارنامہ بحکمِ خُدا امامِ آلِ محمدؐ انجام دیتا ہے، خدا اور رسُول نے جس مقصد کے لئے امام کو قائم کیا ہے، وہ عظیم مقصد بھی یہی ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

منگل، ۹۔ اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۸۶

سوالِ مُعظّمِ اسراری برائے اضافۂ علمِ مخزون عزیزانِ روحانی سلّمھُواللہ تعالیٰ!

صحیح بُخاری، جلدِ دوم باب ۳۹۱ مناقبِ علی بنِ ابی طالب القُرشی الہاشمی ابی الحسن (علیہ السّلام) قال النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: لِعَلِیٍّ اَنتَ مِنّی وَاَنا مِنکَ۔ یعنی نبیٔ کریم صلعم نے علیؑ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

یہ حدیثِ شریف آنحضرتؐ کا ایک عظیم الشان عرفانی معجزہ ہے جس کی روشنی میں ہر اُس حدیث کی حکمت نمایاں ہو جاتی ہے، جو مولا علیؑ کی شان میں ہے، کیونکہ اس حدیث میں محمدؐ و علیؑ کے نورِ واحد کا واضح اشارہ ہے، جو عاشقان و عارفان ہیں وہ سب کے سب اِس سرچشمۂ آبِ حیات سے سیراب ہو سکتے ہیں۔

صحیح بُخاری، جلدِ دوم باب ۱۰۷ میں یہ حدیثِ شریف ہے: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی یَرکَبُونَ البَحرَ الاَخضَرَ فِی سَبِیلِ اللہِ مَثَلُھُم مَثَلُ المُلُوکِ عَلَی الاَسِرَّۃِ۔ ترجمہ: میری اُمّت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے بحرِ اخضر پر سوار ہوں گے، ان کی مثال (دُنیا اور آخرت میں) تخت پر بیٹھے

ہوئے بادشاہوں کی سی ہے۔ بحرِ اخضر = سبز سمندر، تاویلاً روحانیت ہے۔

یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمۡ (۱۷: ۷۱) اِس میں کم از کم چار چیزیں ہیں: اوّل یہ روحانی قیامت ہے، جس کا ذکر تمام قرآن میں محیط ہے، دوم یہ قرآن کی تاویلی جنگ ہے، سوم یہ جہادِ روحانی ہے، اور چہارم یہ لوگوں کو خدا کی طرف آخری اور زبردستی دعوت ہے، پس اِس جہادِ باطن میں شرکت کے لئے حقیقی مومنین و مومنات کی روحیں اطرافِ عالم سے بحرِ اخضر (بحرِ روحانیت) پر سوار ہو کر آتی ہیں۔

مرکزِ علم و حکمت (لندن) کی جانب سے ایک بڑا عجیب و غریب کَنۡزُ الۡاَسۡرار کا انمول تحفہ آیا ہے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡعَزِیۡز جلد از جلد جملہ عزیزان کو ارسال کر دیں گے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

بُدھ، ۱۰ر اپریل ۲۰۰۲ء

کَنزُ الاَسرار۔ قِسط۔ ۸۷

سوالِ مُعظّم بِسّری برائے اِضافہ علمِ مَخزُون عزیزانِ رُوحانی سَلّمَھُو اللہ تعالیٰ !

حضرتِ جعفرِ طیّار بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم کے بارے میں المستدرک سے چند احادیث کا ترجمہ:

۴۹۳۳ : حضرتِ ابنِ عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "میں گزشتہ رات جنّت میں داخل ہو کر کیا دیکھتا ہوں کہ جعفر (بن ابی طالبؑ) فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہا ہے اور حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہے۔"

۴۹۳۵ : اُبوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "میں نے جعفر بن ابی طالب کو دیکھا کہ وہ ایک فرشتہ ہو گیا ہے اور دو فرشتگانہ بازوؤں سے فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہا ہے۔"

۴۹۴۱ : جابر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ خیبر سے واپس آئے تو اس وقت حضرتِ جعفرِ طیار بھی حبشہ سے واپس آئے، رسول اللہؐ نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کی پیشانی کو چوما اور فرمایا: "خدا کی قسم! میں نہیں جانتا ہوں کہ میں فتحِ خیبر اور جعفر کے واپس آنے میں سے کس سے زیادہ خوش ہوں (دونوں میں سے کس سے زیادہ خوش ہوں فتحِ خیبر یا قدومِ جعفر سے)۔"

۴۹۴۳: ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "آج رات جعفر فرشتوں کی ایک جماعت میں میرے پاس سے گزرے اس حال میں کہ (اس کے) دونوں بازو خون میں رنگے ہوئے اور دل سفید تھا۔"

۴۹۳۷: ابنِ عباس سے روایت ہے کہ جب کہ رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے اور اسماء بنتِ عمیس آپ سے قریب تھیں، تب آنحضرتؐ نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: "اے اسماء یہ جعفر بن ابی طالب ہے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے ساتھ، انہوں نے ہمیں سلام کیا، اس لئے ان کے سلام کا جواب دو۔"

حضرتِ جعفرِ طیّار نے اپنے بارے میں فرمایا: "میرا مشرکین سے مقابلہ ہوا اور میرے جسم کے اگلے حصّوں میں تیر، نیزہ اور تلوار کے ۷۳ زخم لگے (چوٹیں لگیں) پھر میں نے عَلَم کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا، اس کو کاٹا گیا، پھر (عَلَم کو) بائیں ہاتھ میں لیا، وہ بھی کاٹا گیا، پس خدا نے دو ہاتھوں کے عوض مجھے دو فرشتگانہ پَر دئے، ان کے ذریعے میں جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ اُڑتا ہوں، جہاں چاہوں جنّت سے اُترتا ہوں اور جو چاہوں جنّت کے پھلوں سے کھاتا ہوں۔"

اسماء نے کہا: خدا نے جعفر کو نیکی کا جو رزق عطا فرمایا ہے وہ اس کیلئے مُبارک ہو (گوارا ہو) لیکن مجھے خوف ہے کہ لوگ اسکی تصدیق نہیں کریں گے اسلئے (براہِ کرم) منبر پر چڑھیئے اور اس کے بارے میں ان کو بتائیے، پس آنحضرتؐ منبر پر چڑھے، خدا کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا: "اے لوگو! یقیناً جعفر جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ ہے، خدا نے اسے اس کے دو ہاتھوں کے عوض دو بازو دئے ہیں، اس نے مجھے سلام کیا۔" پھر آنحضرتؐ نے حضرت جعفر کی مشرکین کے ساتھ مڈھ بھیڑ کا ان کو بتایا اور اس لئے ان کو "الطیّار فی الجنّۃ" کہا گیا، یعنی جنّت میں پرواز کرنے والا۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) بُدھ، ۱۰ اپریل ۲۰۰۲ء

کنزُالاَسرار۔ قسط۔ ۸۸

سوالِ معظّم عرفانی برائے اضافۂ علم مخزونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھُم اللہ تعالیٰ!

حضرتِ مولانا امام سلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: تم نورانی بدن (جسمِ لطیف) کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ اِس بابرکت فرمان میں چوٹی کی حکمتیں جمع ہیں۔

مولائے پاک نے فرمایا ہے: "مومن کی رُوح ہماری رُوح ہے"۔ آپ اس پر فکری عبادت کریں اور نتیجہ نکالیں کہ اِس ارشاد کا آخری راز کیا ہے؟

جواب: اِس کا آخری راز "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ" میں ہے یعنی جس نے اپنی رُوحِ عُلوی کو پہچان لیا اُس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔

جیسا کہ حدیثِ قدسی کا مفہوم ہے: اے آدم زمان کا روحانی فرزند حقیقی معنوں میں میری اطاعت (فرمانبرداری) کر تاکہ میں تجھے اپنی مثل بناؤں گا۔

سوال: کیا مومنات کا بھی روحانی جہاد سے تعلّق ہے؟

سوال: بحرِ اخضر = سبز سمندر کی کیا تاویل ہے؟

سوال: آیا حدیث بحرِ اخضر میں شاہانِ بہشت کا ذکر ہے؟

سوال: حدیثِ جعفرِ طیّار کی چند حکمتیں بیان کرو۔

عزیزوں میں سے ایک نے سوال کیا تھا کہ کتابِ اِثباتُ النبّوءات کس کی ہے؟

جواب: ابو یعقوب اسحاق السجستانی کی ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) جمعہ، ۱۲ را پریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔۸۹

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مخزونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمہمُ اللہ تعالیٰ!

حضرتِ علیٔ مُرتضیٰ صلوات اللہ علیہ کا پاک ارشاد ہے:
"اَنَا وَمُحَمّدٌ نورٌ واحدٌ مِن نورِ اللہِ...... اَنا صاحِبُ الرّجفۃِ (چار مقاماتِ قرآن) صاحِب الآیات = معجزات (قرآن کے بہت سے مقامات) ...... وَاَنا النّباءُ العظیمُ الّذی ھُوفِیہِ مُختلِفُون (۷۸: ۳) .... اَنا الکتٰبُ.... اَنا اللّوحُ المحفُوظُ (۸۵: ۲۱-۲۲) وَاَنَا القُراٰنُ الحکیمُ...... اَنَا مُحمّدٌ وَمُحمّدٌ اَنا...... فادم، وَشیث، وَنوح، وَسام، وَابراھیم، وَاسماعیل، وَمُوسیٰ، وَیوشع، وَعیسیٰ، وَشمعُون، وَمُحمّد وَاِنّا کُلّنا واحدٌ"۔

آپ نُورٌ علیٰ نورٍ کی سب سے مستند تفسیر و تاویل کو جاننا چاہتے تھے، پس یہ ہے وہ تفسیر و تاویل اور تاریخ سِلسلۂ نور جو خود مولا علیٔ مرتضیٰ کے ارشادات پر مبنی ہے۔

قرآنِ عزیز کا تمام جوہر حکمت اور نور کی صورت میں جمع ہے کیونکہ اللہ نور اور حکیم ہے، رسولؐ نور اور حکیم ہے، قرآن باطن میں نور اور حکیم ہے،

نیز علیؑ امامِ مُبین نور اور حکیم ہے، پس آپ قرآن کی بہشت میں نور اور حکمت کے دروازے سے داخل ہو جائیں، آمین!

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
سنیچر، ۱۳۔ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنز الاسرار ۔ قسط ۔ ۹۰

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مکنونِ عزیزانِ روحانی سلّمھم اللہ تعالیٰ!

روحانی قیامت کے سلسلے میں جتنے عظیم معجزات سامنے آتے ہیں ان سب کا ذکر قرآنِ عزیز میں موجود ہے، چنانچہ ان معجزات میں معجزۂ زلزلہ بھی کئی بار ہوتا ہے، جس کے قرآنی حوالہ جات یہ ہیں: (۹۹:۱)، (۲:۲۱۴)، (۳۳:۱۱)، (۲۲:۱) ایسے سخت گیر معجزات میں عظیم اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں، یہ ظاہری اور مادّی بھونچال ہرگز نہیں، یہ تو باطنی اور روحانی معجزۂ زلزلہ ہے، یہ معجزہ یقیناً سخت گیر ہے، مگر انجام میں زبردست حکمت آگین اور رحمتوں اور برکتوں سے مملو ہے، اور یہ مومنِ سالک کے لئے معجزانہ ریاضت ہے، اور انہی چند آزمائشوں کے بعد حظیرۂ قدس کی بہشت آتی ہے، جس کا بارہا ذکر ہو چکا ہے، آپ محوّلہ بالا آیاتِ کریمہ کو ترجمہ کے ساتھ پڑھ لیں تاکہ اِن شاءَ اللہ تاویل کے لئے تیاری ہو سکے۔

آپ واقعاتِ قیامت سے ضرور ڈرتے رہیں، ساتھ ہی ساتھ اللہ پر حُسنِ ظن بھی رکھیں، یہ حُسنِ ظن اللہ کا لُطفِ عمیم ہے، تاہم آپ علم و حکمت کے لئے سعیٔ بلیغ کرتے رہیں، آمین! ثُمَّ آمین!

جا رجلوۂ اوّل غَنُمُلو زَلُزَلہ ئیُثم = یعنی مجھے دیدارِ اوّل کے موقع پر معجزۂ زلزلہ ہوا تھا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس، آئی)
اتوار، ۱۴، اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۱

سوالِ معظّم سِرّی برائے اضافۂ علمِ مکنونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمہُمُ اللہ تعالیٰ!

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلواتُ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ "مومن کی روح ہماری روح ہے۔" یعنی مومن کی حقیقی رُوح = رُوحِ عُلوی (کلامِ امامِ مُبین حِصّہ اوّل، راجکوٹ، ۲۰۔۲۔۱۹۱۰ء) یہ سِرِّ اعظم خطیرۂ قدس کی جنّت کے اسرار میں سے ہے۔

امامِ عالی مقامؑ کا یہ فرمانِ اقدس جوہرِ قرآن میں سے ہے، لہٰذا ہم آپ کو قرآنِ حکیم کی کئی آیاتِ کریمہ میں اِس فرمانِ پاک کی حقیقت دکھا سکتے ہیں، مثلاً: (۸۵:۱۷) مفہوم: رُوح کا بالائی سِرا ہمیشہ میرے رب کے کلمۂ کُن (ہوجا) میں ہے، اور کلمۂ کُن حقیقی بہشت ہے جس میں بہشت کے عام تصوّر سے بڑھ کر نعمتیں ہیں، اور وہاں کوئی نعمت غیر ممکن نہیں، اِس حقیقتِ حال میں مومن کی روح امامؑ میں فنا ہو کر امامؑ کی ہوسکتی ہے۔

سورۂ تین (۹۵: ۱-۸) میں اَسرارِ رُوح کا ایک بھرا ہوا خزانہ موجود ہے۔ تاویلی مفہوم: یہاں اَسرارِ عظیم ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے چار اصول کی قسم کھائی ہے، وہ اُصول عقلِ کُلّ، نفسِ کُلّ، ناطق، اور اساس ہیں، پھر جوابِ قسم

میں انسان کی روحانی تخلیق وتکمیل اور سلامتی کی سیڑھی پر ہمیشہ عروج ونزول کا ذکر فرمایا ہے، ان بھیدوں کو سمجھنے کے لئے کامل معرفت کی ضرورت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی ۔ اے اللہ میں تیرے اسماءُ الحُسنیٰ کی حرمت سے سوال کرتا ہوں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر، ۱۵ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۲

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اِضافۂ علمِ مخزونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھُمُ اللہ تعالیٰ!

حضرتِ آدم خلیفۃُ اللہ علیہ السّلام، اور حظیرۂ قدس؛ سُنّتِ الٰہی کے مطابق امامِ زمان علیہ السّلام نے آدمؑ کو اسمِ اعظم کا ذکر سکھا دیا تھا جس میں اُس نے بہت خوب سعیٔ بلیغ کی، جس کے نتیجے میں بذریعۂ روحانی قیامت آدمؑ میں خدائی = الٰہی رُوح پھونک دی گئی، اور آدمؑ صورتِ رحمان پر پیدا ہُوا، پھر سوائے اِبلیس کے کُل فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حوّاؑ یعنی عقل اور رُوح کو اسی حظیرۂ قدس کی جنّت میں ٹھہرایا، لیکن آدمؑ و حوّاؑ نے شَجَرۂ ممنوعہ سے پھل کھایا، جس کی وجہ سے وہ دونوں اور ان کے تمام ساتھی اس تجرباتی اور عرفانی جنّت سے نیچے آئے، جیسا کہ قرآنِ حکیم (۲: ۳۸) کا ارشاد ہے: قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا۔ ترجمہ: ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔

حضرتِ ادریس علیہ السّلام کے حظیرۂ قدس میں داخل ہو جانے کا ذکر اِس طرح ہے: (۱۹: ۵۶۔ ۵۷) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا۔ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔ ترجمہ: اور اپنی

روحانیت و نورانیت کی کتاب میں ادریس کو یاد کرو کہ وہ صِدّیق (امام) اور نبی تھا، اور ہم نے اسے بلند مقام (حظیرۂ قدس) پر مرفوع کیا تھا۔

قصۂ نوحؑ کے تاویلی اشارے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرتِ نوحؑ کی روحانی قیامت کا طوفان حظیرۂ قدس میں جاکر تھم گیا تھا جہاں کوہِ جودی = کوہِ عقل (۱۱: ۴۴) موجود ہے، اسی سورہ یعنی سورۂ ھُود کے ارشاد (۱۱: ۴۸) کو غور سے پڑھیں، حکم ہوا کہ: اے نوحؑ اُتر جا، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں ہیں تجھ پر اور ان گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔

نصیر الدین نصیرؔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
منگل، ۱۶، اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۳

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علم مخزونِ عزیزانِ روحانی سلّمھم اللہ تعالیٰ!

حُجّتِ قائم صلوٰتُ اللہ علیہما کے پاک ارشادات اسرارِ معرفت سے لبریز ہیں، قرآنِ ناطق = امامِ مُبین علیہ السّلام کے ان نورانی ارشادات میں اسمِ اعظم کی تعریف ہے اور بار بار یہ فرمایا گیا ہے کہ تم بذریعۂ مخصوصی عبادت موت قبل از موت کا تجربہ کرو، یعنی معجزانہ موت سے مرکر بہشت کی معرفت کو حاصل کرو، تم آخرت اور بہشت کا مشاہدہ کرسکتے ہو، تم اِس دنیا ہی میں عرشِ عظیم کو بھی دیکھ سکتے ہو، تم امامِ زمان علیہ السّلام کے باطنی معجزات کو دیکھ سکتے ہو، تم فنا فی اللہ ہو سکتے ہو، جو تاویلاً فنا فی الامام ہی ہے، تو پھر کونسا روحانی معجزہ ناممکن ہے؟

قرآنِ حکیم میں آنحضرتؐ کے اُسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) کا ذکر ہے: (۳۳: ۲۱) اور حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کے اُسوۂ حسنہ کا بھی (۶۰: ۴)۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السّلام کو جتنے باطنی عظیم معجزات دئے تھے وہ سب کے سب صراطِ مُستقیم پر تازہ بتازہ

نُو بنُو محفوظ و موجود ہیں، صِراطِ مُستقیم اللہ کا سیدھا راستہ دراصل امامِ زمانؑ ہی ہے اور آپ خدا کے حکم سے ہمیشہ صِراطِ مُستقیم پر چلنے کے لئے اللہ سے توفیق و ہمّت طلب کرتے رہتے ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

بُدھ، ۱۷، اپریل ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۹۴

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مکنون عزیزانِ روحانی سلّمھم اللہ تعالیٰ!

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ نے ابنِ عباس کے لئے دُعا کی تھی کہ "اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْہُ التَّاوِیْل" یعنی بارِالٰہا تُو اُس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور تاویل کا علم مرحمت کر۔ الاتقان حصّۂ دوم نوع اٹھتر (۷۸)۔

اِس سے یہ حقیقت روشن ہوگئی کہ اگرچہ علمِ تاویل سخت مشکل ہے لیکن غیر ممکن ہرگز نہیں، کیونکہ تاویل کا دوسرا نام حکمت ہے، اور تیسرا نام معرفت ہے، اور یقین بھی اسی تاویل ہی کا نام ہے جو علمُ الیقین، عینُ الیقین، اور حقُّ الیقین کے تین درجوں میں ہے۔

اِمامِ زمانؑ = مُؤَوِّل = صاحبِ تاویل یعنی تاویلی جنگ کا سردار ہے اور آپ اور ہم سب تاویلی جنگ کے لشکر میں شامل ہیں، اور اس میں نمایاں طور پر کام کرنے کی شرط یہ ہے کہ تم امامِ زمانؑ سے اسمِ اعظم اور پاک دعا حاصل کر کے خصُوصی عبادت اور سخت ریاضت کرو، تاکہ تم روحانی قیامت کی سختی کو برداشت کر سکو، اگر آپ نے علم و عمل کے ساتھ امامِ زمانؑ کے پاک

عشق میں ترقّی کی اور ہر تکلیف امامِ آلِ محمّدؐ کی خوشنودی کی خاطر برداشت کی تو ممکن ہے کہ آپ پر روحانی قیامت آئے اور آپ تجرباتی اور عرفانی طور پر امام میں فنا ہو جائیں، یہ فنا صرف تجربہ اور معرفت ہی کے لئے ہے، یاد رہے کہ ہر نبی، ہر ولی، اور ہر عارف زندگی ہی میں روحانی قیامت سے گزرتا ہے، ہر عارف روحانی قیامت کے ذریعے سے امامِ زمانؑ میں فنا ہو کر معرفت و حکمت اور تاویل کے خزانوں کو حاصل کرتا ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعرات ، ۱۸؍ اپریل ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۹۵

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مخزونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمہُمُ اللہ تعالیٰ!

سُورۂ نحل (۱۶: ۸۹) میں ارشاد ہے: وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ۔

ترجمۂ ظاہر: (اے نبیؐ، انہیں اُس دن سے خبردار کردو) جب کہ ہم ہر اُمّت میں خود اسی کے اندر سے ایک گواہ اُٹھا کھڑا کریں گے جو اس کے مقابلہ میں شہادت دے گا، اور ان لوگوں کے مقابلے میں شہادت دینے کے لئے ہم تمہیں لائیں گے۔ (اور یہ اسی شہادت کی تیاری ہے کہ) ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کردی ہے (یعنی ظاہراً کتابِ صامت، اور باطناً کتابِ ناطق) (۲۳: ۶۲/ ۴۵: ۲۹) یعنی أئمّۂ آلِ محمّدؐ جو خدا اور رسول کی طرف سے ہر زمانے کے لوگوں پر گواہ ہیں، جبکہ قانونِ قرآن یہی کہتا ہے، دیکھو: (۲: ۱۴۳) أُمَّةً وَسَطًا (۲۲: ۷۸) هُوَ اجْتَبَاكُمْ، (۱۳: ۴۳) مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ۔

سُورۂ توبہ (۹: ۱۰۵) ترجمہ: اور اے نبیؐ، ان لوگوں سے کہدو

کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال نامہ کو دیکھیں گے۔

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے سائل اس آیت میں اللہ و رسولؐ کے بعد جن مومنین کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ قیامت کے دن مومنوں کا اعمال نامہ دیکھیں گے، ان مومنین سے ہم مُراد ہیں۔ بحوالۂ کتاب دعائم الاسلام۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعہ ۱۹، اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۶

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مکنونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھُمُ اللہ تعالیٰ!

سُورۂ توبہ (۹: ۱۱۹) میں ارشاد ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، اور سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے سائل اس آیتِ کریمہ میں صادقین سے ہم مراد ہیں۔ بحوالۂ کتابِ دعائم: کتابُ الولایۃ۔

جس طرح أئمّۂ طاہرین علیہم السّلام کا ایک وصفی نام صادقین ہے (۹: ۱۱۹) اسی طرح ان کا ایک مبارک نام اُمّۃً وّسطًا = عادل اُمّت = جماعت ہے (۲: ۱۴۳) اسی آیت کے بموجب حضراتِ أئمّہ علیھم السّلام لوگوں پر گواہ بھی ہیں، نیز اسی آیۂ کریمہ میں یہ ذکر بھی ہے کہ رسُولؐ أئمّہ پر شہید = حاضر = گواہ ہے، یعنی رسُولؐ کا نور امامؑ کے نور کے ساتھ ہے، أئمّہ کا ایک پاک و پُرحکمت نام مومنون بھی ہے (۹: ۱۰۵)۔

حضرتِ ابراہیم اور حضرتِ اسماعیل علیہما السّلام خانۂ کعبہ کی تعمیر کے دوران جو دعا کر رہے تھے اس میں یہ مبارک الفاظ بھی ہیں: وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ

اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۔ اگر آپ بحقیقت عاشقِ مولا ہیں تو مولا کے قرآنی ناموں کو بھول نہ جانا کہ یہ مبارک نام (اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً) محمدؐ و آلِ محمدؐ ہی کے لئے خاص ہے، کیونکہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السّلام کی ذُرِّیَّت ان کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ (۲ : ۱۲۷-۱۲۹)، اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ = تم میں جو اللہ کے امر والے ہیں۔ (۴ : ۵۹) امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اِس آیت سے خاص طور پر ہم مُراد لئے گئے ہیں۔

اَهۡلَ الذِّكۡرِ (۱۶ : ۴۳) اور الۡعٰلِمُوۡنَ (۲۹ : ۴۳) أئمۂ آلِ محمدؐ ہیں، جو تمام امثالِ قرآن کو جانتے ہیں، اَهۡلَ الۡبَيۡتِ = اَہلِ کِساء (پنجتنِ پاک) (۳۳ : ۳۳) کی شان میں جو آیتِ کریمہ ہے اس کی نورانی معرفت کو سمجھنے کے لئے سعیٔ بلیغ کرنا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
سنیچر، ۲۰ اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۷

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مکنونِ عزیزانِ روحانی سلّمھُمُ اللہ تعالیٰ!

سورۂ بقرہ (۲: ۱۲۷۔ ۱۲۹) کے ترجمۂ ظاہر کے ساتھ حکمتِ باطن کو بھی سمجھنے کے لئے کوشش کریں، حضرتِ ابراہیم ناطق اور حضرتِ اسماعیل اساس علیہما السّلام کعبۂ ظاہر اور کعبۂ باطن کی تعمیر کے دوران دعا کرتے جاتے تھے جس میں چند خاص الخاص اسرارِ معرفت ہیں: ..... کہ اے ہمارے ربّ ہم دونوں کو درجۂ حظیرۂ قدس میں اپنی انا تیرے سپرد کر دینے والے بنا، تاکہ ہم تجھ میں فنا ہو جائیں۔ لفظی معنی کے لئے کوئی مستند عربی لغات دیکھئے، مثلاً لغات القرآن نعمانی۔ جلدِ سوم، ص ۲۲۵ پر آخری سطر میں لفظِ سَلَمَ کے تحت۔

اللہ تعالیٰ ہی انسانِ کامل کو کنزِ معرفت عطا کر دینے کے لئے حظیرۂ قدس کی بہشت میں داخل کر دیتا ہے، تاکہ وہ وہاں اپنا جوہرۂ جان = انائے عُلوی اللہ کے سپرد کر دیں، یہ ایک انتہائی اعلیٰ اور پُراسرار مثال ہے، پھر ایسے میں اللہ جلّ جلالہ، ہر انسانِ کامل کو اس کے باپ آدمؑ کی طرح صورتِ رحمان پر پیدا کرتا ہے، اور یہی فنا فی اللہ وبقا باللہ کا سب سے بڑا راز ہے۔

جب تک کوئی مترجم اور مُفَسّر نورِ قرآن اور نورِ اسلام سے واقف و آگاہ نہ ہو تب تک اس کو اسرارِ قرآن کے سمجھنے میں بے شمار مشکلات ہو سکتی ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
اتوار، ۲۱۔ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۸

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مخزونِ عزیزانِ رُوحانی سلّمھمُ اللہ تعالیٰ!

سورۂ اَنعام (۶: ۷۴-۷۹) میں حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کے روحانی معجزات کا تذکرہ ہے اور اس کے آخر (۶: ۷۹) میں یہ تاویلی مفہوم ہے: یقیناً میں نے اپنا چہرۂ روح خالق کائنات کے لئے خاص کر دیا تاکہ میں فنا فی اللہ ہو کر خدا کا عارف اور حقیقی مُوحّد ہو سکوں۔

مسئلۃ: آیا قرآنِ حکیم کے مُتعدّد کلمات والفاظ میں فنا فی اللہ کا اشارہ موجود ہے؟

جواب: جی ہاں، لِقاءاللہ (خدا کی ملاقات) جیسے الفاظ میں، کیونکہ اللہ کی ملاقات یا دیدار میں فنا فی اللہ کا اشارہ ہے، اور رجُوع کے معنی والے الفاظ میں بھی یہی حقیقت ہے۔

سُورۂ لقمان (۳۱: ۲۲): وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى = تاویلی مفہوم: اور جس نے اپنا چہرۂ جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور وہ نیکوکار بھی ہو، پس یقیناً اس نے بڑی مضبوط رسّی کو محکم پکڑا۔

سُورۂ نساء (۴ : ۱۲۵) وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ .... تاویلی مفہوم: اور دین میں اُس سے بہتر کون ہو سکتا ہے، جس نے اپنا چہرۂ روح = جان کو اللہ کے سپُرد کر دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے، اور اس نے مِلّتِ ابراہیمی کی پیروی کی، جو مثالی مُوَحِّد تھا، اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو دوست بنالیا تھا۔

اِسلام درحقیقت اپنے جوہر میں حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کی ملّت ہے۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر، ۲۲ اپریل ۲۰۰۲ء

کنزالاسرار۔ قسط۔ ۹۹

سوالِ معظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مکنون عزیزانِ روحانی سلّمھُواللہ تعالیٰ!

سورۂ اعراف (۷: ۱۸۱) میں ارشاد ہے: وَمِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّةٌ یَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَبِهٖ یَعۡدِلُوۡنَ۔ ترجمہ: اور جن کو ہم نے پیدا کیا ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے، جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے مطابق عدل کرتے ہیں۔ یہ اُمّت أئِمَّۂ آلِ محمّدؐ ہیں، جیسے حضرتِ ابراہیم اور حضرتِ اسماعیل علیھما السّلام کی دعا میں اس اُمّت = جماعت کا ذکر ہے (۲: ۱۲۷-۱۲۹)۔

حضرتِ مولانا امام سلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ (ارواحنا فداہٗ) نے فرمایا: اگر دینی علم کی کتابیں پڑھ کر ان پر عمل کروگے تو عرش تک جا پہنچوگے۔ (کلامِ امامِ مُبین، حصّۂ اوّل، کچھ مندرا، ۲۸-۱۱-۱۹۰۳ء)

جنہیں (حقیقی) علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا انہیں روحانی معاملات میں اپنی طرح کرنے کی کوشش کرو۔ (کلامِ امامِ مُبین، حصّۂ اوّل، راجکوٹ، ۲۰-۲-۱۹۱۰ء)۔

تم پر لازم ہے کہ اپنے بچّوں کو تعلیم دو، اگر تمہیں قرآنِ شریف سیکھنے

کی خواہش ہو تو اس کے حقیقی معنی جاننے والوں کے شاگرد بنو، اِس طرح تمہیں اس کے حقیقی معنی معلوم ہوں گے، تم خوجوں کو دین کی بہت سی کتابوں کی خبر نہیں ہے اسی لئے زیادہ تر لوگوں نے ایسی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا، ایسی کُتب پڑھو گے تو تمہیں سمجھ آئے گی اور تم میں خرابی نہیں رہے گی، ان کتابوں کے پڑھنے سے تمہاری عقل گواہی دے گی کہ تمہارا دین سچا ہے، اس کا تمہیں پتہ چلے گا۔ (کلامِ امامِ مُبین، حصّۂ اوّل، زنجبار، ۱۴-۹-۱۸۹۹ء)۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)
منگل، ۲۳، اپریل ۲۰۰۲ء

کنز الاسرار۔ قسط۔ ۱۰۰

سوالِ مُعظّمِ عرفانی برائے اضافۂ علمِ مخزونِ عزیزانِ رُوحانی سَلَّمَہُمُ اللہ تعالیٰ!

اے میرے عزیزانِ علمی! میں آپ سے یہ پُرخلوص سوال کرنا چاہتا ہوں جو میرے نزدیک بیحد ضروری ہے کہ سورۂ یٰسٓ جو قلبِ قرآن ہے اس کے اِس نام میں اصل راز کیا ہے؟ جواب: اس کا اصل راز امامِ مُبینؑ ہے (۱۲:۳۶) کیونکہ قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام اور قرآنِ صامت ہے، اور امامِ مُبینؑ اللہ کا پاک نور اور قرآنِ ناطق ہے، پس قرآن کا نورانی دل امامِ مُبینؑ میں ہے جبکہ قرآن اور امامِ مبینؑ یقیناً ایک ہیں، پھر قرآن کا دھڑکنے والا دل امامِ مبینؑ میں ہے، چُنانچہ اہلِ معرفت نے قرآن کے نورانی معجزات کو امامِ مُبینؑ کے نور میں دیکھا ہے، جبکہ امامِ زمانؑ کا نور روحانی قیامت کی صورت میں عالمِ شخصی پر طلوع ہو جاتا ہے۔

جس طرح ظاہر میں آفتابِ عالمتاب دُنیا کی آبادی اور مادّی فیوض و برکات کا کبھی ختم نہ ہونے والا سرچشمہ ہے، اسی طرح ہر ہر عالمِ شخصی کی باطنی اور روحانی آبادی اور پرورش امامِ زمانؑ کے نور سے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ، ہر روحانی قیامت میں ستّر ہزار اعلیٰ ایمانی روحوں پر امامِ

زمانؑ کا نور ڈال کر ان کو ایسے فرشتے بناتا ہے کہ ہر فرشتہ اپنے باطن میں ایک کائناتی بہشت اور ایک بہشتی خلافت وسلطنت رکھتا ہے۔

قرآنِ حکیم میں دیکھو: ۲۴: ۵۵، ۶: ۱۶۵۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

منگل، ۲۳ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دُرِّ مکنُون ظہیر کے بہت ہی پیارے نام پر ایک

نامۂ کارنامہ

ہم سب کو خصُوصی دعاؤں کے ساتھ کہنا چاہیئے کہ چشمِ بد دُور! چشمِ بد دُور!

اس چھوٹی سی عمر میں یہ حیران کُن کارنامہ دراصل قرآنی برکات و معجزات میں سے ہے، میرا عقیدہ یہ ہے کہ دُرِّ مکنون کے پیارے نام میں دو دفعہ جوہرِ قرآن = نورِ قرآن کا ذکر ہے، اور یہی امامِ زمانؑ کا نور بھی ہے، قرآنِ حکیم کے ناموں میں سے ایک نام مبارک ہے، یعنی گوناگون برکتوں والی کتاب = گوناگون برکتوں والی کتاب = قرآن (۶: ۹۲)، (۶: ۱۵۵)، (۲۱: ۵۰)، (۳۸: ۲۹)۔

ہم دُرِّ مکنون ظہیر کی اس کامیابی پر سب سے پہلے مرکزِ علم و حکمت لندن کو جان و دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور ان کے نیک بخت والدین کو بھی جو ہائی ایجوکیٹڈ ہیں، نیز تمام لِٹل اینجلز کو بھی کہ یہاں ان کی بڑی کامیاب نمائندگی ہوئی۔

مرکزِ علم و حکمت لندن کی کیا تعریف ہوسکتی ہے کیونکہ اس کے زندہ پھول اور پھل بہت زیادہ ہیں اور امریکا میں بھی لِٹل اینجلز کے باغاتِ بہشت

ہیں، وہاں جو کوشش کرتے ہیں ان سب پر مولائے پاک کی نظرِ رحمت ہے اور غلام قادر بیگ کی کوششوں پر بھی۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

سنیچر ۱۳؍ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فرمانِ مُبارک اور نورانی بدن یعنی جسمِ لطیف

حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: تم نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّہ اوّل۔ منجیوڑی۔ ۲۸۔ ۱۲۔ ۱۸۹۳)۔

اگر دینی علم کی کتابیں پڑھ کر ان پر عمل کرو گے تو عرش تک جا پہنچو گے۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّہ اوّل۔ کچھ مندرا۔ ۲۸۔ ۱۱۔ ۱۹۰۳ء)

لغات الحدیث کتاب "ق" میں ہے: رُوحُ المؤمنِ بَعدَ الموتِ فی قالبٍ کقالِبہٖ فی الدّنیا یعنی مومن کی روح مرنے کے بعد ایک قالب میں رکھی جاتی ہے جو اُسی صورت کا ہوتا ہے جیسے دنیا میں اس کا قالب تھا، (صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ دُنیا کا قالب کثیف تھا وہ لطیف اور نورانی ہوتا ہے) ہزار حکمت (ح ۶۷۲) میں بھی دیکھیں۔

تمہارے دل میں خداوندِ تعالیٰ کا نُور ہے، اگر دین پر سچّے دل سے چلو گے تو یہ نُور ظاہر ہوگا۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّہ اوّل۔ جامنگر۔ ۹۔ ۴۔ ۱۹۰۰)۔

"مومن کی روح ہماری روح ہے"۔ (کلامِ امامِ مُبین حصّہ اوّل۔ راجکوٹ۔ ۲۰۔ ۲۔ ۱۹۱۰)۔

اِس فرمانِ عالی میں عجیب و غریب اسرارِ روحانی مخفی ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعرات، ۲۵ اپریل ۲۰۰۲ء

مُخمّس

شُلگُویِ مَرَکان مَنِسْ عِشقے فِرِشتان مَنِسْ
نُورہ قصیدان مَنِسْ ھیرِچُمے سَجدان مَنِسْ

میغمہ میون دُویَ سَن (دو بار)

یٓحَن کُسے ایمان مَنِسْ مَیس شُلے دُنیان مَنِسْ
رازِکہ قرآن مَنِسْ قائمے پہچان مَنِسْ

میغمہ میون دُویَ سَن (دو بار)

ذِکرِ خُدا میرِ شَچَن حمد و ثنا میرِ شَچَن
تھلا تھلا میرِ شَچَن عشقے فنا میرِ شَچَن

میغمہ میون دُویَ سَن (دو بار)

عشقِ علی جَنّتَن کھوت بہ اکھیل راحتن
اودِ کھرَس دولتن عقلے اُیُمِ عِزّتَن

میغمہ میون دُویَ سَن (دو بار)

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ھونزائیؔ (ایس۔ آئی)
جمعرات ۲۵ ،اپریل ۲۰۰۲ء

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

بُروشسکی جدید مُخمّس کا ترجُمہ

فرمائش منجانبِ عزیزانِ غربی

(۱) آرزوئے جان و دل تو یہ ہے کہ حقیقی محبت والوں کی ایک محفل قائم ہو جس میں لشکرِ اسرافیلی کا کوئی فرشتۂ عشق ہو، اور قصیدہ امامِ زمانؑ کے نُور کی تعریف میں ہو جس کے زیرِ اثر عُشّاق کو خوب رونا آئے، اور روتے ہُوئے عاشقانہ سجدے ہوں،

زہے خوش بختی ہم سب کا عشقِ مولا میں پگھل جانا۔

(۲) حقیقی ایمان ہو، دل حُبِّ مولا کا ایک عالم ہو، اسرارِ قرآن سے وابستگی نصیب ہو، اور سب سے بڑی آرزو تو یہ ہے کہ حضرتِ قائم کی پاک معرفت حاصل ہو!

زہے نصیب ہم سب پگھل جائیں گے۔

(۳) ذکرِ الٰہی کی شرابِ طہور سے ہم مست ہو جائیں گے، اور حمد و ثنا سے ہم مست ہو جائیں گے، ہم ضرور رفتہ رفتہ مست ہو جائیں گے۔

زہے خوشی ہم سب پگھل جائیں گے۔

(۴) عشقِ علی ایک روحانی بہشت ہے، یہ کیسی عجیب و غریب باطنی راحت ہے، یہ دولت ایسی ہے جو کبھی کم نہیں ہوگی، یہ عقل کی سب سے

بڑی عزّت ہے۔

زہے نیک بختی ہم سب پگھل جائیں گے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

پیر ۲۹، اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دَورِ قیامت = دَورِ تاویل = دَورِ کشف

سورۂ قَدر (۹۷:۱) اِنَّآ اَنزَلنٰهُ فِی لَیلَةِ القَدرِ ۔ تاویلی مفہوم:
ہم نے نورِ قائم کو اس کے باپ حُجّت میں نازل کیا تاکہ جس طرح رات چیزوں کو چھپالیتی ہے، اسی طرح شبِ قدر = حُجّتِ قائم اپنے فرزند = قائمؑ کو چھپائے، تاکہ شبِ قدر (حُجّتِ قائم) اور حضرتِ قائم کی پُر از حکمت معرفت پر لوگوں سے خوب امتحان لیا جائے، جس طرح اسمِ اعظم کی معرفت پر لوگوں سے سخت امتحان ہے، حالانکہ وہ قرآنِ پاک میں موجود ہے، اور قرآن خوان حضرات اس کو پڑھ کر گزرتے ہیں، لیکن اسمِ اعظم کے خزانہ دار کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے اسمِ اعظم کی معرفت ناممکن ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بلد (۹۰) میں حُجّتِ قائم اور حضرتِ قائم عَلَیہِما السّلام کی قسم کھائی ہے، کتابِ وجہِ دین کلام: ۳۳ کے آخر میں ہے: کہ قائم کو کوئی شخص نہ پہچان سکے گا، مگر پانچ حُدُود کے ذریعے سے، وہ یہ ہیں: اساس، امام، باب، حجت، داعی۔

وجہِ دین کے آخر میں حُدُودِ دین کا انڈیکس ہے اس کی مدد سے کتاب میں دیکھ لیں کہ حُجّتِ قائم اور حضرتِ قائم سلام اللہ علیہما کے بارے میں کیا کیا اسرارِ معرفت درج ہوئے ہیں، اگر چہ پیچ عصرِ حاضر دَورِ قیامت = دَورِ تاویل =

دَورِکشف ہے تو ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عقل مندی سے سوچنا اور کچھ کرنا ہوگا، ایسا نہ ہو کہ حُجّتِ قائمؑ اور حضرتِ قائمؑ اپنے انتہائی عظیم معجزات کو ختم کرلیں اور ہمیں کچھ خبر نہ ہو، اس لئے کہ ہم کو مولا کے عشق اور معرفت کا کوئی غم نہ تھا، ہم کو حیوان کی طرح صرف کھانے پینے اور سونے کا غم تھا۔

اے دلِ نادان! اے دلِ حَیوان! بیدار ہو جا! ہُشیار ہو جا! حُجّتِ قائمؑ اور قائمؑ کو کم از کم علمُ الیقین سے پہچان لے۔

نصیرالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
سنیچر، ۲۷، اپریل ۲۰۰۲ء

رَفیعُ الشّان اِرشادَاتَ

حُجتِ قائمؑ کے وہ عالی قدر ارشادات، جن میں کُنُوزُ الاسرار کی کلیدیں مخفی ہیں:

تم نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ آپ سب اِس فرمانِ پاک کو حفظ کر کے اس سے عالمانہ اور حکیمانہ فائدہ اُٹھائیں اور فائدہ دلائیں، اسی مقصد کے پیشِ نظر مولا کے حکمت سے لبریز ارشادات بار بار لکھے جاتے ہیں۔

تم عُرشِ عظیم پر پہنچو، عرشِ عظیم پر پہنچنے کے لئے پاک ہونا ضروری ہے اس لئے تم اپنا دل ہمیشہ پاک رکھو، اگر تمہارا دل پاک ہوگا تو اس دنیا میں ہی عرشِ عظیم دیکھ سکو گے، یہ بہت دور نہیں ہے۔ (کلامِ امامِ مُبین، حصّہ اوّل، منجیوڑی، ۳-۱۱-۱۹۰۳)۔

پاک بنو تو اس دنیا میں ہی بہشت ملے گی، اس دنیا میں بہشت حاصل کرنے میں بڑا فائدہ ہے، مگر دنیا میں رہ کر اس زندگی میں بہشت حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ (کلامِ امامِ مُبین، حصّہ اوّل، کچھ مندرا، ۲۵-۱۱-۱۹۰۳ء)۔

وارث محمّد رحیمو نے ہماری بہت خدمت کی ہے، اُن کی مثال اہلِ بیت کے ممبر کی سی ہے جسطرح وزیر بصریا اور وزیر رحیم بصریا اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ (کلامِ امامِ مبین، حصّہ دوم، کراچی، ۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء)۔

تم ہماری روحانی اولاد ہو، اور یاد رکھنا کہ: "روح ایک ہی ہے۔"

اس پاک فرمان میں ایک انتہائی عظیم انقلابی حکمت پوشیدہ ہے، وہ البتہ یک حقیقت ہو سکتی ہے، مولا ہمیشہ فنا فی الامام ہونے کی تعلیم اور ہمت دیتے ہیں، اور مولا کا یہ فرمانا کہ "مومن کی روح ہماری روح ہے۔" کیا یہ کوئی عام بات ہے؟ نہیں ہرگز نہیں، یہ مونوریالٹی = یک حقیقت کا بڑا انقلابی تصوّر ہے، فنا فی الامام کا مرتبہ ہی فنا فی اللہ ہے۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
سنیچر ۲۷، اپریل ۲۰۰۲ء

اِمامِ زمان صلواتُ اللہ علیہ وسلامہٗ
کی جبینِ مُبارک میں نُور اور بہشت

سورۂ یٰسٓ (۳۶ : ۱۲) میں ارشاد ہے: وَکُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ = ہر چیز = تمام چیزوں کو ہم نے امامِ مُبین میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے۔

اِس آیۂ شریفہ کا ایک نام کُلیّہ امامِ مُبین ہے، اس کی اصل تفسیر و تاویل روحانی قیامت اور فنا فی الامام کے عظیم معجزات میں ہے، جب امامِ مُبین میں خدا کی خدائی = بادشاہی کا سب کچھ ہے، تو فنا فی الامام میں سب کچھ ہے، اوّل اوّل اُس اسمِ اعظم میں بحدِّ قوّت سب کچھ موجود ہے، جو خود امام عطا کرتا ہے، پھر آغازِ قیامت کے ساتھ ناقور (صُور) میں سب کچھ ہے، کیونکہ مولا کا نور ناقور ہے، اور ناقور ہی میں آکر ہر چیز حمد کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتی ہے (۱۷ : ۴۴) اور عالمِ ذرّ میں سب کچھ ہے، کیونکہ اس وقت عالمِ ذرّ کا ظہور ہوتا ہے، اور کائنات میں سب کچھ ہے، جبکہ وہ عالمِ شخصی میں مرکوز و محدود ہو جاتی ہے۔

یہ تمام معجزات امامِ مُبینؑ کے ایسے خوش نصیب مرید دیکھتے ہیں جو امامِ زمانؑ کے نور میں فنا ہو چکے ہیں، بالآخر حظیرۂ قدس کے معجزات کا آغاز

ہوتا ہے، اور وہ معجزات انتہائی عالی شان اور سب سے عظیم ہیں، یہ عالمِ شخصی کا آسمان ہے، عرش = بہشت، اور اس کے بہت سے نام ہیں۔

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر ۲۹، اپریل ۲۰۰۲ء

فَنَا فِی الاِمَام کے اَسرارِ عظیم

سُورۂ شوریٰ (۴۲ : ۱۱) میں ارشاد ہے : لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

تاویلی مفہوم : اُس کی مثل (امامِ مُبین) کے مُشابہ کوئی چیز نہیں ہے، وہ سب کچھ سُننے اور دیکھنے والا ہے۔

یہ حدیثِ قدسی شاید آپ سب کو معلوم ہے، جو اس طرح شروع ہوتی ہے: کہ اے ابنِ آدم میری اطاعت کر تاکہ میں تجھ کو اپنی مثل بناؤں گا۔ یہ حدیثِ قدسی حکیم پیر ناصر خسرو کی شہرۂ آفاق کتاب زاد المسافرین ص ۱۸۳ پر ہے اور اربعہ رسائل اسماعیلیہ کے ص ۱۵ پر ہے۔

اس سے یہ حقیقت روشن ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنی سُنّتِ قدیم کے مطابق (جس میں کوئی تبدیلی نہیں) ہر زمانے کے لوگوں کے لئے اپنی مثل (امامِ زمانؑ) مقرّر کرتا ہے، جو آیۂ مذکورۂ بالا کے مطابق اپنے وقت میں یگانہ اور بے مثال ہوتا ہے، اور یہ جاننا از بس ضروری ہے کہ اِس حدیثِ قدسی کا خطاب آدمِ زمانؑ یعنی امامِ زمانؑ کے ہر روحانی فرزند سے ہے تاکہ وہ حقیقی اور کُلّی اطاعت سے فنا فی الامام ہو جائے، تاکہ اِس حدیثِ قدسی میں جو کچھ وعدۂ اِلٰہی ہے، وہ اس کے حق میں پورا ہوگا۔

فنافی الامام کے اسرارِ عظیم بے شمار اور بے پایان ہیں، مختصر یہ کہ فنا فی الامام فنا فی الاسمِ اعظم بھی ہے، فنا فی القرآن بھی، فنا فی الرّسول بھی ہے اور فنا فی اللہ بھی ہے۔

فنا فی اللہ کا نتیجہ بقاء باللہ ہے، چُنانچہ صوفیوں کی ساری اصطلاحیں ان دو جامع اصطلاحوں میں جمع ہو جاتی ہیں، پہلی اصطلاح ہے: سَیر اِلی اللہ یعنی خدا کی طرف چلنا، اس میں اسلام کے سارے اعمال آجاتے ہیں اور دوسری اصطلاح ہے: سَیر فی اللہ یعنی خدا میں چلنا، اور اِس کا ایک اشارہ امام سلطان محمّد شاہ صَلوَاتُ اللہ علیہ کے فرمان میں ملتا ہے، کہتے ہیں کہ ہم خدا میں حرکت کرتے ہیں یعنی خدا میں چلتے ہیں۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
منگل ۳۰ اپریل ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (۲۴ : ۳۵)

کی آخری تاویل عالمِ شخصی میں ہے

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (۲۴ : ۳۵) کی آخری تاویل عالمِ شخصی میں ہے، کیونکہ جب امامِ زمانؑ کا نور (جو خدا کا نور ہے) عالمِ شخصی میں طلوع ہو جاتا ہے، تو حقیقتِ حال بالکل وہی ہوتی ہے جیسی اس آیۂ کریمہ میں ہے۔

اللہ (ہمیشہ) آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں روشن چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا، اور وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی، جس کا تیل آپ ہی آپ روشن ہوتا ہو، چاہے آگ اس کو نہ لگے۔

اے عزیزان ہمیں ناشکری سے بار بار ڈر کر گریہ وزاری کا سہارا لینا ہے کیونکہ اس رفیع الشّان آیت کی پُر از اسرار تاویل ایک محتاط طریقے سے آپ کو بتائی ہوئی ہے، کیا آپ نے گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کے کچھ اسرار کو نہیں سُنا ہے؟ اگر چراغِ روشن سے گوہرِ عقل مراد ہے یا کتابِ مکنون، تو طاق کیا ہے؟ کیا درختِ زیتون نفسِ کُلّی ہے؟ کیا ایک نہایت اعلیٰ چیز کی چند مثالیں ہو سکتی

ہیں؟ جیسے گوہرِ عقل = روشن چراغ = فانوس = کوکبِ دُرّی = کتابِ مکنون = نور = سورج = چاند = نجم = نجوم وغیرہ وغیرہ، طاق کی تاویل کے بارے میں آپ سے عہد لیا ہے کہ اس کو عام نہیں کرنا ہے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
بدھ، یکم مئی ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فنا فی الامام کے عظیم معجزات و اسرار

سورۂ عنکبوت (۲۹ : ۶۹) میں ارشادِ خداوندی ہے : وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ ترجمہ : جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انہیں ہم اپنے (نورانی) راستے دکھائیں گے، اور یقیناً اللہ نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ کا ارشاد ہے : اَلۡمُجَاهِدُ مَنۡ جَاهَدَ نَفۡسَهٗ فِی اللّٰهِ۔ یعنی مجاہد وہ شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔

ایک دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے : رَجَعۡنَا مِنَ الۡجِهَادِ الۡاَصۡغَرِ اِلَی الۡجِهَادِ الۡاَکۡبَرِ = ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ صحابۂ کبار نے پوچھا : حضور! جہادِ اکبر کیا چیز ہے؟ فرمایا : اَلَا وَهِیَ مُجَاهَدَةُ النَّفۡسِ = اچھی طرح سُن لو! جہادِ اکبر مجاہدۂ نفس ہے۔ (بحوالۂ کشف المحجوب ص ۳۹۷)

جہادِ اکبر میں کامیابی کے لئے اسمِ اعظم کا وسیلہ بیحد ضروری ہے اور وہ پاک و پاکیزہ اور عظیم معجزاتی اسم صرف امامِ زمانؑ ہی عطا کرسکتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زندہ اسمِ اعظم خود امامِ آلِ محمدؐ ہی ہے، اللہ تعالیٰ کے زندہ اسمِ اعظم کے اُصولی ذکر سے روحانی قیامت برپا ہوتی ہے، جس میں بیشمار

معجزات اور اسرارِ معرفت ہیں۔

آپ سب آدمِ زمانؑ کے فرزندانِ روحانی ہیں، لہٰذا حدیثِ قدسی میں اللہ آپ ہی سے فرماتا ہے کہ میری حقیقی اور کُلّی اطاعت کرتا کہ میں تجھ کو اپنی مِثل بناؤں گا۔ کیا یہ امر (کام) ممکن ہے یا ناممکن؟

نصیر الدّین نصیرؔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعرات ۲، مئی ۲۰۰۲ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حدیثِ قدسی میں عاشقانِ نور کے لئے

فنافی الامام کی اشارت وبشارت

یَابْنَ آدَمَ اَطِعْنِیْ اَجْعَلْكَ مِثْلِیْ حَیًّا لَا تَمُوْتُ وَعَزِیْزًا لَاتَذِلُّ وَغَنِیًّا لَا تَفْتَقِرُ۔ یعنی اے آدمِ زمان کا فرزندِ روحانی! میری حقیقی اور کُلّی اطاعت کر، تاکہ میں تجھ کو اپنی مثل بنادوں گا، ایسا زندہ کہ تو کبھی نہ مرے، اور ایسا عزّت والا کہ کبھی ذلیل نہ ہو، اور ایسا غنی کہ کبھی مفلس نہ ہو۔ اور عاشقانِ نور کے لئے یہ ازلی وابدی سعادت، صرف فنافی الامام ہی کے ذریعے سے ممکن ہے، اس حدیثِ قدسی کا حوالہ ہے: کتاب زاد المسافرین ص ۱۸۳ نیز اربع رسائل اسماعیلیہ ص ۱۵۔

یقیناً میرا کوئی بھی مقالہ کسی سے بحث ومناظرہ کی غرض سے ہرگز نہیں نہ اپنی جماعت میں اور نہ جماعت سے باہر، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ائمۂ آلِ محمّد (صلوات اللہ علیہ وعلیہم) نے جس طرح مجھ پر روحانی قیامت برپا کردی، اور جیسے بے شمار معجزات دکھائے ان کا تذکرہ بقدرِ امکان صرف اپنے شاگردوں ہی کے لئے کرتا ہوں، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ حضرت مولانا امام سلطان محمّد شاہ (روحی فداہٗ) کے عہدِ امامت میں ایک بہت بڑی روحانی قیامت برپا ہوئی ہو، جس کی وجہ سے یہ زمانہ دَورِ قیامت = دورِ تاویل = دورِ روحانی اور دَورِ

کشف ہو۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
جمعہ ۳، مئی ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فنا فی الامام میں کنزِ کلّ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

تمام اصل اور اعلیٰ چیزیں خزائنِ الٰہی میں ہیں (۱۵: ۲۱)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے جملہ خزانوں کو امامِ مُبینؑ میں جمع کیا ہے (۳۶: ۱۲)۔ اب جو شخص فنا فی الامام ہو جائے گا وہ یقیناً ازلی و ابدی نیک بخت ہوگا، اس کو وہ سب سے بڑی نعمت حاصل ہوگی جو جنّت سے بھی عالی ہے، وہ اللہ پاک کی خوشنودی ہے، جس کا قرآنی نام رِضوان (۹: ۷۲) ہے۔

اے عزیزان! آیا یہ بات ممکن ہے کہ امامِ مُبینؑ (۳۶: ۱۲) میں اللہ کے خزانوں میں سے کوئی خزانہ غیر موجود ہو، نہیں نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کے وہ سب خزانے (۱۵: ۲۱) جو کبھی ختم نہیں ہوتے، وہ سب کے سب امامِ مُبینؑ میں بلا کم و کاست ہمیشہ موجود ہیں۔

الحمدُ لِلّٰہِ علیٰ مَنِّہٖ و احسانہٖ۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

اسلام آباد

اتوار ۵ مئی ۲۰۰۲ء

Table of Contents

This Page Intentionally Left Blank

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آیاتِ قرآنی

نمبر شمار	حوالہ آیت (سورہ:آیت)	صفحہ نمبر
۱	۶:۱	۱۶
۲	۳۰:۲	۵۲
۳	۳۸:۲	۱۸۱
۴	۱۲۹-۱۲۷:۲	۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۵
۵	۱۳۸:۲	۳۰، ۴۸
۶	۱۴۳:۲	۱۵۱، ۱۸۷، ۱۸۹
۷	۱۸۹:۲	۱۵۰
۸	۲۱۴:۲	۱۷۷
۹	۲۴۵:۲	۱۲۵
۱۰	۲۵۵:۲	۶
۱۱	۲۵۶:۲	۱۴۸
۱۲	۲۶۱:۲	۱۲۵
۱۳	۲:۳	۶
۱۴	۷:۳	۱۵۶
۱۵	۳۴-۳۳:۳	۱۱۴
۱۶	۱۲۵-۱۲۴:۳	۹۴
۱۷	۱:۴	۶۷
۱۸	۵۴:۴	۷۳
۱۹	۵۹:۴	۲۰، ۳۷، ۱۹۰
۲۰	۱۲۵:۴	۱۹۴
۲۱	۳:۵	۱۴۰
۲۲	۱۲:۵	۷۸
۲۳	۱۵:۵	ل
۲۴	۱۶-۱۵:۵	۸۵
۲۵	۱۶:۵	۱۲۴
۲۶	۴۸:۵	۷
۲۷	۴۲:۶	۱۰۸
۲۸	۴۳:۶	۱۰۸
۲۹	۶۳:۶	۱۰۸
۳۰	۶۴:۶	۱۰۷
۳۱	۷۹-۷۴:۶	۱۹۳
۳۲	۹۲:۶	۱۹۹
۳۳	۹۸:۶	۶۷
۳۴	۱۳۲:۶	۷
۳۵	۱۵۵:۶	۱۹۹
۳۶	۱۶۵:۶	۹۰، ۱۹۸
۳۷	۱۱:۷	۹، ۱۴۲
۳۸	۱۵-۱۴:۷	۱۵۹
۳۹	۵۳-۵۲:۷	۱۶۹
۴۰	۵۳:۷	۳۸
۴۱	۵۵:۷	۱۰۸
۴۲	۹۴:۷	۱۰۸

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	حوالہ آیت (سورہ:آیت)	صفحہ نمبر
۴۳	۱۸۰:۷	م، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۱۰۷، ۱۲۲
۴۴	۱۸۱:۷	۱۹۵
۴۵	۱۸۹:۷	۶۷
۴۶	۲۰۵:۷	۱۰۸
۴۷	۳۳:۸	۷۶
۴۸	۳:۹	۱۲۱
۴۹	۳۲:۹	۱۰۹
۵۰	۳۳:۹	۱۶۹
۵۱	۷۲:۹	۲۱۹
۵۲	۱۰۵:۹	۱۸۷، ۱۸۹
۵۳	۱۱۹:۹	۱۸۹
۵۴	۷:۱۱	۱۱، ۲۲
۵۵	۱۷:۱۱	۱۱۳
۵۶	۴۴:۱۱	۱۸۲
۵۷	۴۸:۱۱	۱۸۲
۵۸	۵۶:۱۱	۱۶
۵۹	۸۸:۱۱	ل
۶۰	۱۰۸-۱۰۵:۱۲	۸۶
۶۱	۷:۱۳	۱۶
۶۲	۴۳:۱۳	۱۵۶، ۱۸۷
۶۳	۳۴:۱۴	۹۱
۶۴	۲۱:۱۵	۳۸، ۲۱۹

نمبر شمار	حوالہ آیت (سورہ:آیت)	صفحہ نمبر
۶۵	۲۹:۱۵	۱۴
۶۶	۳۷-۳۶:۱۵	۱۵۹
۶۷	۴۷:۱۵	۶۰
۶۸	۶-۵:۱۶	۱۶۵
۶۹	۴۳:۱۶	۱۹۰
۷۰	۸۹:۱۶	۱۸۷
۷۱	۴۴:۱۷	۲۸، ۹۷، ۲۰۹
۷۲	۷۰:۱۷	۱۱
۷۳	۷۱:۱۷	۱۶۹، ۱۷۱
۷۴	۷۲:۱۷	۵۰
۷۵	۸۵:۱۷	۱۷۹
۷۶	۱۰۱:۱۷	۳۲
۷۷	۱۱۰:۱۷	۱۰۷
۷۸	۳۱:۱۸	۶۲
۷۹	۱۷:۱۹	۴
۸۰	۵۷-۵۶:۱۹	۱۸۱
۸۱	۸:۲۰	۱۰۷
۸۲	۱۰:۲۰	۵۶
۸۳	۱۱۱:۲۰	۶
۸۴	۷:۲۱	۱۵۲
۸۵	۵۰:۲۱	۱۹۹
۸۶	۷۶:۲۱	۱۰۷
۸۷	۱:۲۲	۱۷۷

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for united humanity

نمبر شمار	حوالہ آیت (سورہ: آیت)	صفحہ نمبر
۸۸	۲۷:۲۲	۱۲۱
۸۹	۷۸:۲۲	۱۸۷
۹۰	۶۲:۲۳	۱۸۷
۹۱	۷۶:۲۳	۱۰۸
۹۲	۱۰۱:۲۳	۱۲۳
۹۳	۳۵:۲۴	۱۰۴،۱۰۹،۲۱۳
۹۴	۵۵:۲۴	۹۰،۱۹۸
۹۵	۸۹:۲۶	۱۰۷
۹۶	۸:۲۷	۵۵،۵۶
۹۷	۱۷:۲۷	۸۸
۹۸	۶۰:۲۷	۴۸
۹۹	۸۲:۲۷	۱۲۱
۱۰۰	۲۹:۲۸	۵۶
۱۰۱	۴۳:۲۹	۱۹۰
۱۰۲	۴۹:۲۹	۱۱۳،۱۵۸
۱۰۳	۶۹:۲۹	۴۰،۲۱۵
۱۰۴	۲۲:۳۱	۱۹۳
۱۰۵	۲۸:۳۱	۶۷
۱۰۶	۱۱:۳۳	۱۷۷
۱۰۷	۲۱:۳۳	۱۸۳
۱۰۸	۳۳:۳۳	۱۹۰
۱۰۹	۴۲-۴۱:۳۳	۴۱-۴۰
۱۱۰	۴۳:۳۳	۱۰۶
۱۱۱	۱۳:۳۴	۸۸
۱۱۲	۱۲:۳۶	۹۸،۱۶۷،۱۹۷، ۲۰۹،۲۱۹
۱۱۳	۴۱:۳۶	۱۱،۱۲،۲۲
۱۱۴	۵۶-۵۵:۳۶	۶۲
۱۱۵	۶۸:۳۶	۸۴
۱۱۶	۷۶:۳۷	۱۰۷
۱۱۷	۸۴:۳۷	۱۰۷
۱۱۸	۱۱۵:۳۷	۱۰۷
۱۱۹	۲۹:۳۸	۱۹۹
۱۲۰	۷۲:۳۸	۱۴
۱۲۱	۸۰-۷۹:۳۸	۱۵۹
۱۲۲	۶:۳۹	۱۴،۶۷
۱۲۳	۱۵:۴۰	۲۵
۱۲۴	۶۰:۴۰	۱۰۷
۱۲۵	۳۰:۴۱	۳۶
۱۲۶	۳۲-۳۰:۴۱	۳۷
۱۲۷	۱۱:۴۲	۲۱۱
۱۲۸	۲۹:۴۲	۱۴۰،۱۴۱،۱۴۲
۱۲۹	۵۱:۴۲	۵۰
۱۳۰	۵۲:۴۲	۱۱۳
۱۳۱	۲۸:۴۳	۷۳
۱۳۲	۳۶:۴۳	۳۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	حوالہ آیت (سورہ:آیت)	صفحہ نمبر
۱۳۳	۸۴:۴۳	۱۳۸
۱۳۴	۳:۴۴	۶
۱۳۵	۲۹:۴۵	۱۸۷
۱۳۶	۱۵:۴۶	۱۰۲
۱۳۷	۳۲-۲۹:۴۶	۱۲۹
۱۳۸	۵:۴۷	۱۵۶
۱۳۹	۲۶:۴۸	۹۶
۱۴۰	۲۸:۴۸	۱۶۹
۱۴۱	۲-۱:۵۳	۳۱
۱۴۲	۳۳:۵۵	۳
۱۴۳	۳:۵۷	۱۱۰
۱۴۴	۱۳-۱۲:۵۷	۱۱۱
۱۴۵	۲۸:۵۷	۱۲۳،۶۵
۱۴۶	۲۴:۵۹	۱۰۷
۱۴۷	۴:۶۰	۱۸۳
۱۴۸	۸:۶۱	۱۰۹
۱۴۹	۹:۶۱	۱۶۹
۱۵۰	۴:۶۶	۱۵۶
۱۵۱	۸:۶۶	۱۱۱
۱۵۲	۷:۶۹	۹۸
۱۵۳	۱۹:۶۹	۳۸
۱۵۴	۴-۱:۷۰	۷
۱۵۵	۲۸-۱:۷۲	۱۳۳-۱۳۱
۱۵۶	۸:۷۴	۹۷
۱۵۷	۱۳:۷۶	۶۲
۱۵۸	۳:۷۸	۱۷۵
۱۵۹	۲۳:۸۳	۶۲
۱۶۰	۳۵:۸۳	۶۲
۱۶۱	۲۲-۲۱:۸۵	۱۷۵
۱۶۲	۲۲:۸۹	۸۳
۱۶۳	۳۰-۲۷:۸۹	۹۲
۱۶۴	۳:۹۰	۲۰۵
۱۶۵	۸:۹۱	۳۴،۳۳
۱۶۶	۶:۹۳	۱۶۳،۱۶۲
۱۶۷	۸-۱:۹۵	۱۷۹
۱۶۸	۱:۹۷	۲۰۵
۱۶۹	۵-۱:۹۷	۶،۳
۱۷۰	۱:۹۹	۱۷۷
۱۷۱	۴-۱:۱۱۲	۵۲

احادیثِ شریفہ

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۱	انما مثل اهل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح من رکبها نجا و من تخلف عنها هلک.	۲۵
۲	عبدی! اطعنی اجعلک مثلی حیالا تموت وعزیزا لا تذل وغنیا لاتفتقر. (حدیثِ قدسی)	۲۸
۳	لولا تکثیر فی کلامکم وتمریج فی قلوبکم لرایتم ماأری ولسمعتم مااسمع.	۴۰
۴	اول ماخلق اللّٰه نوری	۱۰۴،۴۲
۵	اول ماخلق اللّٰه القلم	۴۲
۶	اول ماخلق اللّٰه العقل	۴۲
۷	اول ماخلق اللّٰه اللوح	۴۲
۸	اول ماخلق اللّٰه الروح	۴۲
۹	النظر الیٰ وجه علي عبادة.	۱۴۶،۱۳۸،۵۴، ۱۶۷،۱۶۶
۱۰	اللہ تعالیٰ نے مولا مرتضیٰ علیؑ کے چہرۂ مبارک۔۔۔	۵۸
۱۱	ان اللّٰه خاطبنی لیلة المعراج بلغة علی	۵۸
۱۲	میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔۔۔	۶۵
۱۳	فعلي منی وانا منه	۱۰۵
۱۴	الشریعة اقوالی، والطریقة افعالی، والحقیقة احوالی، والمعرفة اسراری.	۱۲۷

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۱۵	لما عرج بي الى السماء الرابعة رأيت عليا جالسا علىٰ كرسي الكرامة والملا ئكة ....فكلما اشتاقوا الىٰ علي نظروا الىٰ هٰذا فيعبد وه ويسبحوه ويقد سوه.	۱۳۸
۱۶	نادىٰ مناد من السماء يوم احد: لا فتىٰ الا علي، ولا سيف الا ذو الفقار.	۱۴۴
۱۷	اے علی! تم نے اپنی تعریف نہیں سُنی ، وہ دیکھو آسمان۔۔۔	۱۴۴
۱۸	ان اللّٰه عزوجل خلق حب علي شجرة اصلها فی الجنة واغصانها فی الدنیا،فمن تعلق بغصن من اغصانها فی الدنیا او رده الجنة.	۱۴۵
۱۹	ذکر علي عبادة.	۱۴۶
۲۰	وقد خلفت فیکم ماان تمسکتم به بعدي لن تضلوا، کتاب اللّٰه وعترتی اهل بیتی فانهمالن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض،حبل ممدود من السماء الیکم طرفه بید اللّٰه وطرفه بایدیکم.	۱۴۶
۲۱	یاعلي فیک مثل قل هو اللّٰه أحد بمن قرأها مرة کان له أجر من....	۱۴۸
۲۲	انا مدینة العلم وعلي بابها.	۱۵۰،۱۶۷
۲۳	ان اللّٰه امرنی بحب اربعة واخبرنی انه یحبهم (قیل یارسول اللّٰه (صلع) سمهم لنا)قال علي منهم یقول ذلک ثلثا و ابوذر ومقداد و سلمان.	۱۵۰
۲۴	کان عند النبی (صلع) طیر فقال اللّٰهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی هٰذا الطیر فجاء علي فاکل معه.	۱۵۰
۲۵	اللّٰهم اجعل لی نورا فی قلبی ،ونورا فی سمعی ،ونورا فی بصری	۱۵۲،۱۵۴-۱۵۵،۱۵۹

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۲۶	واقمت مع میکائیل عشرین سنة.	۱۶۲
۲۷	علي مع القرآن والقرآن مع علي لن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض.	۱۶۶
۲۸	انا دار الحکمة وعلي بابها.	۱۶۷
۲۹	کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لکی اعرف. (حدیثِ قدسی)	۱۶۷
۳۰	دعا رسول اللّٰہ (صلع) علیا یوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواهمع ابن عمه فقال رسول اللّٰہ (صلع)مانتجیته ولکن اللّٰہ انتجاه.	۱۶۸
۳۱	ان علیا منی وانا منه وهو ولی کل مومن من بعدی.	۱۶۸
۳۲	من کنت مولاه فعلي مولاه.	۱۶۸
۳۳	ان منکم من یقاتل علیٰ تاویله کما قاتلت علیٰ تنزیله.	۱۶۸
۳۴	قال النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم: لعلي انت منی وانا منک.	۱۷۰
۳۵	ناس من امتی یرکبون البحرالاخضرفی سبیل اللّٰہ مثلهم مثل الملوک علی الاسرة.	۱۷۰
۳۶	دخلت الجنة البارحة فنظرت فیها فاذا جعفر یطیر مع الملا ئکة و اذا حمزةمتکئی علی سریر.	۱۷۲
۳۷	رأیت جعفر بن أبی طالب ملکا یطیر مع الملا ئکة بجناحین.	۱۷۲
۳۸	لما قدم رسول اللّٰہ(صلع)من خیبر قدم جعفرؓ من الحبشه تلقاه رسول اللّٰہ(صلع)فقبل جبهته ثم قال: لا واللّٰہ مأادری بأیها أنا أفرح بفتح خیبر أم بقدوم جعفر.	۱۷۲
۳۹	مزبی جعفر اللیلة فی ملأ من الملائکة وهو مخضب الجناحین بالدم أبیض الفؤاد.	۱۷۳

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۴۰	"یا اسماء هٰذا جعفر بن أبی طالب مع جبرائیل ومیکائیل واسرافیل سلموا علینافردی علیهم السلام"..........	۱۷۳
۴۱	ثم قال یاأیها الناس ان جعفر مع جبرئیل ومیکائیل له جناحان عوضه اللّٰه من یدیه سلم علی.	۱۷۳
۴۲	یا بن آدم اطعنی اجعلک مثلی حیا لا تموت و عزیزا لا تذل وغنیا لا تفتقر.	۱۷۴،۲۱۱، ۲۱۶،۲۱۷
۴۳	اللّٰهم فقهه فی الدین وعلمه التاویل.	۱۸۵
۴۴	روح المؤمن بعد الموت فی قالب کقالبه فی الدنیا.	۲۰۱
۴۵	المجاهد من جاهد نفسه فی اللّٰه.	۲۱۵
۴۶	رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر.	۲۱۵

ISW LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ارشادات واقوال

نمبر شمار	ارشاد	صفحہ نمبر
	حضرت علی علیہ السّلام	
۱	انا النور الذی اقتبس منه موسیٰ فهدٰی.	۵۴،۵۶
۲	انا الذی عندی اثنان وسبعون اسما من العظام.	۹۶
۳	انا الناقور الذی قال اللّٰه تعالیٰ فاذا نقر فی الناقور.	۹۷
۴	انا و محمد نور واحد من نور اللّٰه،فآدم وشیث ونوح وسام وابراهیم واسماعیل وموسیٰ ویوشع وعیسیٰ و شمعون ومحمد وانا کلنا واحد.	۱۰۵،۱۷۵
۵	انا دابة الارض.	۱۲۱
۶	انا الذی اقوم الساعة .	۱۲۲
۷	من عرف نفسه فقد عرف ربه.	۱۶۷،۱۷۴
۸	انا صاحب الرجفةَ	۱۷۵
۹	انا صاحب الآیات.	۱۷۵
۱۰	انا النباء العظیم الذی هم فیه مختلفون.	۱۷۵
۱۱	انا اللوح المحفوظ.	۱۷۵
۱۲	انا القر ان الحکیم.	۱۷۵
	حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام	
۱۳	ماقیل فی اللّٰه فهو فینا......	۱۷،۵۴، ۸۷،۱۶۷

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	ارشاد	صفحہ نمبر
۱۴	" وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ " قال إيانا عنى بهٰذا.	۱۸۸
۱۵	" يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ " قال نحن الصّادقون، و إيانا عنى بهذا.	۱۸۹
	حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام	
۱۶	اللہ تعالیٰ نے عرش چار طرح کے انوار سے بنایا:۔۔۔	۲۶
۱۷	لو لا ان الشياطين يحومون حول قلوب بنى آدم لرأ ملكوت السمٰوٰت والارض.	۴۰
	حضرت امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ	
۱۸	جب میں منہ کھولتا ہوں تو جواہرات کا ڈھیر لگ جاتا ہے۔	۱۸
۱۹	مومن کی روح ہماری روح ہے۔	۱۹، ۶۹، ۱۷۴، ۱۷۹، ۲۰۱، ۲۰۸
۲۰	اگر صرف ایک مومن ہمت والا ہو تو ہم اس اکیلے کو ایک لاکھ۔۔۔	۱۹
۲۱	تم ہماری روحانی اولاد ہو، اور یاد رکھنا کہ "روح ایک ہی ہے"۔	۱۹، ۶۷، ۲۰۸
۲۲	تم عرشِ عظیم پر پہنچو، عرشِ عظیم پر پہنچنے کیلئے پاک ہونا ضروری ہے۔۔۔	۲۲، ۲۰۷
۲۳	تم نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔	۶۳
۲۴	ہمارا مذہب روحانیت کا مذہب ہے، اسلئے تمہیں اسکا پورا پورا علم ہونا چاہئے۔	۸۶
۲۵	اب ہم ذوالفقارِ آہنی سے نہیں بلکہ ذوالفقارِ علمی سے جنگ کریں گے۔	۹۴
۲۶	تم نورانی بدن (جسمِ لطیف) کیساتھ بہشت میں جاؤ گے۔	۱۷۴، ۲۰۱، ۲۰۷

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	ارشاد	صفحہ نمبر
۲۷	اگر دینی علم کی کتابیں پڑھ کر ان پر عمل کروگے تو عرش تک جا پہنچو گے۔	۱۹۵،۲۰۱
۲۸	جنہیں (حقیقی) علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا انہیں روحانی معاملات میں اپنی طرح کرنے کی کوشش کرو۔	۱۹۵
۲۹	تم پر لازم ہے کہ اپنے بچّوں کو تعلیم دو، اگر تمہیں قرآنِ شریف سیکھنے کی خواہش ہو تو اس کے حقیقی معنی جاننے والوں کے شاگرد بنو۔۔۔۔۔	۱۹۵-۱۹۶
۳۰	تمہارے دل میں خداوند تعالیٰ کا نور ہے، اگر دین پر سچے دل سے چلو گے تو یہ نور ظاہر ہوگا۔	۲۰۱
۳۱	پاک بنو تو اس دنیا میں ہی بہشت ملے گی، اس دنیا میں بہشت حاصل کرنے میں بڑا فائدہ ہے، مگر دنیا میں رہ کر اس زندگی میں بہشت حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔	۲۰۷
۳۲	وارث محمد رحیمو نے ہماری بہت خدمت کی ہے، ان کی مثال اہل بیت کے ممبر کی سی ہے، جس طرح وزیر بصیریا اور وزیر رحیم بصیریا اہلِ بیت میں شامل ہیں۔	۲۰۷
۳۳	کہتے ہیں کہ ہم خدا میں حرکت کرتے ہیں۔	۲۱۲
	نور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امام صلوات اللہ علیہ	
۳۴	دانا ہو جاؤ، دانائی اور حکمت سے کام لو!	۶۶

اشعار

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱	زندانے اُیَم یاد جہ مو[٣] بیلٹے تلاجم جنّت نکا[٢] آر دین نمی زندان لو ئیڈم	۴
۲	اے نصیرالدّین تجھ کو سرِّ اعظم یاد ہے؟ عالم علوی میں تنہا ایک گوہر ہے کتاب	۱۸
۳	الٰہی شکرِ نعمت کیلئے اب چشمِ گریاں دے فنائے عشق ہو جاؤں یہی ہر لحظہ ارمان دے	۲۹
۴	اس قالبِ خاکی میں دل عالمِ اکبر ہے دل دائرۂ کُل ہے اور ارض و سما ہے دل	۳۶
۵	اس مرتبۂ دل کو عارف ہی سمجھتا ہے گر پاک کرے کوئی تب عرشِ خدا ہے دل	۳۶
۶	اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں دل عقدۂ لاینحل اور عقدہ کُشا ہے دل	۳۶
۷	اِن مظہرے حق عرشِ خدا دینہ شہنشا جار جلوۂ اول غنم لو زلزلہ دیمی	۴۶، ۱۷۸
۸	ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن ہم عابد و ہم معبد و معبود علی بود	۵۷
۹	موسیٰ و عصا و یدِ بیضا و نبوّت در مصر بفرعون کہ بنمود علی بود	۵۷

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱۰	محمد بود قبلہ گاہِ عالم ولی برتختِ دل سلطان علی بود	۶۰
۱۱	تو ھو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہان تو ہے یوں ہو تو سمجھ لینا وہ جانِ جہان تو ہے	۶۴
۱۲	زنورِ او تو ہستی ہمچو پرتو حجاب از پیش بردار و تو او شو	۶۴
۱۳	عقلہ کان نمہ علمہ بُل نمہ دینہ باؔ پیٹہ پادشا! تِسّ ھغُر توبلجن ژُواپچرغیبہ برکت کانکن	۷۸
۱۴	دیوانہ نصیر دیمی کہ بس شلہ فُوایولجاؔی شلہ بزم لو بم شلگویو مَرَکا ڈہ فُوحپل خا	۷۹
۱۵	نُورلو تل معجزک نُورلو رحمانہ راز نورہ دمن ڈم ہینم حکمتہ قرآنہ راز	۸۰
۱۶	سَبُورہِن عاشِقن دیدارہ نیرشن بُجن ہیرچم علیہ شُرَیارہ نیرشن	۸۱
۱۷	گرہمی پُرسی زحالِ زندگی ہُہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام	۸۴
۱۸	اے پسر در آسمانِ ہفتمین با ملائک بارہا پرّیدہ ام	۸۵
۱۹	خشتِ اوّل چون نہد معمار کج تا ثریّا میرود دیوار کج	۱۰۰
۲۰	آئینۂ خدائے نما مرتضیٰ بُود درچشمِ جان تجلّیِ جانان کند علی	۱۶۶

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسمائے کتب

نمبر شمار	کتاب	صفحہ نمبر
۱	آپ بیتی آغا خان	۱۳۶، ۱۳۷
۲	اثباتُ النبوءات	۱۴۰، ۱۷۴
۳	اربعہ رسائل اسماعیلیہ	۲۱۱، ۲۱۷
۴	اردو جامع انسائیکلوپیڈیا	۳۸
۵	المستدرک	۱۶۰، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۲
۶	الملل والنحل	۱۱۷
۷	المیزان فی تفسیر القرآن	۴۰
۸	تاویل الدّعائم	۷۸
۹	ترجمۂ اشرف علی تھانوی	۷
۱۰	جامع ترمذی	۱۵۰، ۱۵۱، ۱۶۸
۱۱	حیاتُ القلوب	۱۱۷، ۱۴۴
۱۲	دعائمُ الاسلام	۱۴۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۸۸، ۱۸۹
۱۳	زادُ المسافرین	۵۳، ۲۱۱، ۲۱۷
۱۴	سرائرُ و اسرارُ النطقاء	۵۲، ۶۷، ۷۳، ۷۵، ۸۰، ۸۲، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۶۲، ۱۶۶
۱۵	سلسلۂ نورِ امامت	۶۰
۱۶	سیرۃُ النبی	۷۱، ۱۶۴

نمبر شمار	کتاب	صفحہ نمبر
۱۷	شرح الاخبار	۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۱، ۱۶۶، ۱۶۹
۱۸	صحیح البخاری	۱۰۶، ۱۷۰
۱۹	صنادیقِ جواہر	۴۲
۲۰	عشقِ سماوی	۳۶
۲۱	عملی تصوّف اور روحانی سائنس	۶۵
۲۲	فرہنگ فارسی	۱۰۰
۲۳	قانونِ کُل	۱۰۱
۲۴	قرآنی مینار	۱۰۱
۲۵	قصص القرآن	۳۲، ۱۳۴
۲۶	کتابُ الاتقان	۳۸، ۱۸۵
۲۷	کتابُ العلاج	۱۰۶، ۱۵۳، ۱۵۵
۲۸	کشفُ المحجوب	۲۱۵
۲۹	کلامِ امامِ مبین	۱۹، ۲۳، ۶۳، ۶۷، ۶۹، ۸۶، ۱۷۹، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۱، ۲۰۷
۳۰	کوکبِ دری	۵۴، ۵۶، ۵۸، ۹۶، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۲۱، ۱۲۲
۳۱	گنجینۂ جواہرِ احادیث	۱۶، ۲۵، ۱۴۶
۳۲	لعل و گوہر	۱۶
۳۳	لغاتُ الحدیث	۲۶، ۲۰۱
۳۴	لغاتُ القرآن نعمانی	۱۹۱
۳۵	وجہِ دین	۵، ۴۴، ۵۲، ۱۱۳، ۲۰۵
۳۶	ہزار حکمت	۱۶، ۵۴، ۹۱، ۱۵۲، ۲۰۱

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرستِ اعلام

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱	حضرت امام آد	۷۴
۲	حضرت آدم علیہ السّلام	۱۰، ۱۴، ۲۵، ۵۲، ۶۷، ۶۹، ۸۰، ۹۰، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۴، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۷۵، ۱۸۱، ۱۹۱
۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	۷۳، ۷۴، ۷۸، ۸۰، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۱۵، ۱۲۱، ۱۳۴، ۱۷۵، ۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵
۴	حضرت ابوذرؓ	۲۶، ۱۵۰
۵	حضرت ابوطالب علیہ السّلام (عمرانؑ)	۷۱، ۷۴، ۷۵، ۱۰۵، ۱۱۵، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴
۶	حضرت ابوہریرہؓ	۱۷۲، ۱۷۳
۷	ابو یعقوب اسحاق السجستانی	۱۷۴
۸	اُبی بن کعب	۷۵
۹	حضرت اخنوخ	۱۰۱، ۱۳۴
۱۰	حضرت امام اُدد	۷۴
۱۱	حضرت ادریس علیہ السّلام	۸۰، ۱۰۱، ۱۸۱، ۱۸۲
۱۲	حضرت ارفخشد (ارفکشاذ)	۱۰۱، ۱۳۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱۳	حضرت اسحاق علیہ السّلام	۷۱،۷۲،۷۳،۱۱۶
۱۴	اسد بن ہاشم	۱۶۰
۱۵	حضرت اسرافیل علیہ السّلام	۲۸،۸۸،۹۷،۱۷۳
۱۶	حضرت اسماعیل علیہ السّلام	۷۱،۷۲،۷۳،۷۴،۸۰،۱۰۵،۱۱۶،۱۷۵، ۱۸۹،۱۹۰،۱۹۱،۱۹۵
۱۷	حضرت اسماء بنتِ عمیس	۱۷۳
۱۸	امام افراہیم	۸۲
۱۹	امام الحمل	۷۴
۲۰	امام الھمیسع	۷۴
۲۱	حضرت الیاس	۷۱،۷۴
۲۲	حضرت انوش	۱۳۴
۲۳	حضرت بحیرا	۷۲،۱۱۶
۲۴	حضرت تارخ	۱۳۴
۲۵	حضرت جابر بن عبداللہؓ	۱۶۸،۱۷۲
۲۶	حضرت جبرائیل علیہ السّلام	۸۲،۱۳۹،۱۴۴،۱۶۰،۱۶۱،۱۷۳
۲۷	حضرت امام جعفر الصادق علیہ السّلام	۲۶،۴۰
۲۸	حضرت جعفر طیارؓ	۱۷۲،۱۷۳،۱۷۴
۲۹	حضرت جلال الدّین رومی	۵۶،۶۰،۸۴،۱۳۶
۳۰	حضرت حارث بن عبدالمطلب	۷۵
۳۱	حافظ شیرازی	۱۳۶

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۳۲	حضرت حسن علیہ السّلام	۲۶
۳۳	حضرت حسین علیہ السّلام	۲۶
۳۴	حضرت حمزہ بن عبدالمطلب	۷۵
۳۵	حضرت حوّا علیہا السّلام	۱۵، ۱۸۱
۳۶	حضرت خدیجہؓ	۷۵، ۱۶۳
۳۷	حضرت خزیمہ	۷۱، ۷۴
۳۸	حضرت رَعو	۱۳۴
۳۹	حضرت زبیر بن عبدالمطلب	۷۵
۴۰	حضرت زکریا علیہ السلام	۸۰
۴۱	حضرت زید بن اُسامہ	۷۵
۴۲	حضرت زید بن عمروؓ	۷۵
۴۳	حضرت سام علیہ السّلام	۱۰۱، ۱۰۵، ۱۳۴، ۱۷۵
۴۴	حضرت سروج	۱۳۴
۴۵	امام سلامان	۷۴
۴۶	حضرت امام سلطان محمد شاہؒ	۵، ۶، ۱۸، ۲۱، ۲۶، ۴۶، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۹، ۸۶، ۹۲، ۹۴، ۱۳۶، ۱۷۴، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۰۱، ۲۱۲، ۲۱۷
۴۷	حضرت سلمان فارسیؓ	۲۶، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰
۴۸	حضرت سلیمان علیہ السّلام	۶۳، ۸۸
۴۹	سیّد سلیمان ندویؒ	۷۱، ۱۶۴

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۵۰	حضرت شالح	۱۳۴
۵۱	حضرت نور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امام	۱، ۲۲، ۶۶، ۹۵
۵۲	علامہ شبلی نعمانیؒ	۷۱، ۱۶۴
۵۳	حضرت شعیب علیہ السّلام	۸۰
۵۴	حضرت شمعون علیہ السّلام	۱۰۵، ۱۷۵
۵۵	حضرت شیث علیہ السّلام	۸۰، ۱۰۰، ۱۰۵، ۱۳۴، ۱۷۵
۵۶	حضرت صالح علیہ السّلام	۸۰
۵۷	صہیب الرومی	۷۵
۵۸	حضرت عابر	۱۳۴
۵۹	نوابہ عالیہ شمسُ الملک	۹۲
۶۰	حضرت عبداللہ ابنِ عبدالمطلب	۷۱، ۷۵، ۱۰۵، ۱۶۴
۶۱	حضرت عبداللہ ابن عباس	۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۵
۶۲	حضرت عبداللہ بن عثمان	۷۵
۶۳	حضرت عبدالمطّلب	۷۱، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۱۰۴، ۱۱۷، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴
۶۴	حضرت عبدمناف	۷۱، ۷۴
۶۵	حضرت عدنان	۷۱، ۷۴
۶۶	حضرت عزرائیل علیہ السّلام	۲۸، ۹۶
۶۷	حضرت علی علیہ السّلام	م، ۲۶، ۴۲، ۴۳، ۵۴، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۹۶، ۹۷، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷،

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
		۱۲۱، ۱۳۹، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۶، ۱۶۰، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۵، ۱۷۶
۶۸	حضرت عمار	۲۶
۶۹	حضرت عمران (پدرِ مریمؑ)	۸۰، ۱۱۵
۷۰	حضرت عمران (پدرِ موسیٰؑ)	۱۱۵
۷۱	حضرت عمرو بن نفیل	۷۵
۷۲	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام	۷۸، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۷۵
۷۳	حضرت غالب	۷۱، ۷۴
۷۴	حضرت فاطمہ بنتِ اسد	۱۶۰، ۱۶۳
۷۵	حضرت فاطمہ (بنتِ محمدؐ) علیہا السلام	۲۶
۷۶	حضرت فالح	۱۳۴
۷۷	حضرت فہر	۷۱، ۷۴
۷۸	حضرت قصی	۷۱، ۷۴
۷۹	حضرت قیدار	۷۴
۸۰	حضرت قینان	۱۳۴
۸۱	حضرت کعب	۷۱، ۷۴
۸۲	حضرت کلاب	۷۱، ۷۴
۸۳	حضرت کنانہ	۷۱، ۷۴
۸۴	حضرت لامک	۱۰۱، ۱۳۴

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۸۵	حضرت لُویؒ	۷۱، ۷۴
۸۶	حضرت مالک	۷۱، ۷۴
۸۷	حضرت متوشالح	۱۰۱، ۱۳۴
۸۸	حضرت محمّد صلعم	۳۱، ۴۳، ۵۶، ۵۹، ۶۰، ۷۱، ۷۸، ۸۰، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۲۳، ۱۳۹، ۱۵۶، ۱۷۰، ۱۷۵، ۱۹۰
۸۹	حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام	۱۷، ۵۴، ۸۶، ۱۵۱، ۱۶۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰
۹۰	ڈاکٹر محمّد معین	۱۰۰
۹۱	حضرت مدرکہ	۷۱، ۷۴
۹۲	حضرت مرّہ	۷۱، ۷۴
۹۳	حضرت مریم علیہا السّلام	۴، ۸۰، ۱۱۵
۹۴	حضرت مضر	۷۱، ۷۴
۹۵	حضرت معد	۷۱، ۷۴
۹۶	حضرت مقدادؓ	۲۶، ۱۵۰
۹۷	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	۳۲، ۵۴، ۵۶، ۷۸، ۸۲، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۰، ۱۷۵
۹۸	حضرت مہلئیل	۱۳۴
۹۹	حضرت میسرۃ	۷۵
۱۰۰	حضرت میکائیل علیہ السّلام	۱۶۲، ۱۷۳
۱۰۱	حضرت ناحور	۱۳۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱۰۲	حضرت حکیم پیر ناصر خسرو ق س	۶۴، ۱۱۳، ۲۱۱
۱۰۳	امام نبت	۷۴
۱۰۴	حضرت نزار	۷۱، ۷۴
۱۰۵	حضرت نضر	۷۱، ۷۴
۱۰۶	حضرت نوح علیہ السّلام	۷۸، ۸۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۴، ۱۷۵، ۱۸۲
۱۰۷	حضرت نون بن افراہیم	۸۲
۱۰۸	ورقہ بن نوفل	۷۵
۱۰۹	حضرت ھابیل علیہ السّلام	۱۰۰
۱۱۰	حضرت ھارون علیہ السّلام	۵۶، ۸۲، ۱۱۳، ۱۱۴
۱۱۱	حضرت ہاشم	۷۱، ۷۲، ۷۴، ۱۶۰
۱۱۲	حضرت ھنید علیہ السّلام	۱۰۰
۱۱۳	حضرت ھود علیہ السّلام	۸۰، ۹۸
۱۱۴	حضرت یارُد	۱۳۴
۱۱۵	حضرت یوسف علیہ السلام	۸۲
۱۱۶	حضرت یوشع بن نون	۸۲، ۱۰۵، ۱۱۷، ۱۷۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

www.monoreality.org

ISBN 190344023-8

9781903440230